وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (القرآن)

زادُ المجاھِد

ابو نعمان سیف اللہ خالد

www.KitaboSunnat.com

Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (القرآن)

زاد المجاہد

ابو نعمان سیف اللہ خالد

www.KitaboSunnat.com

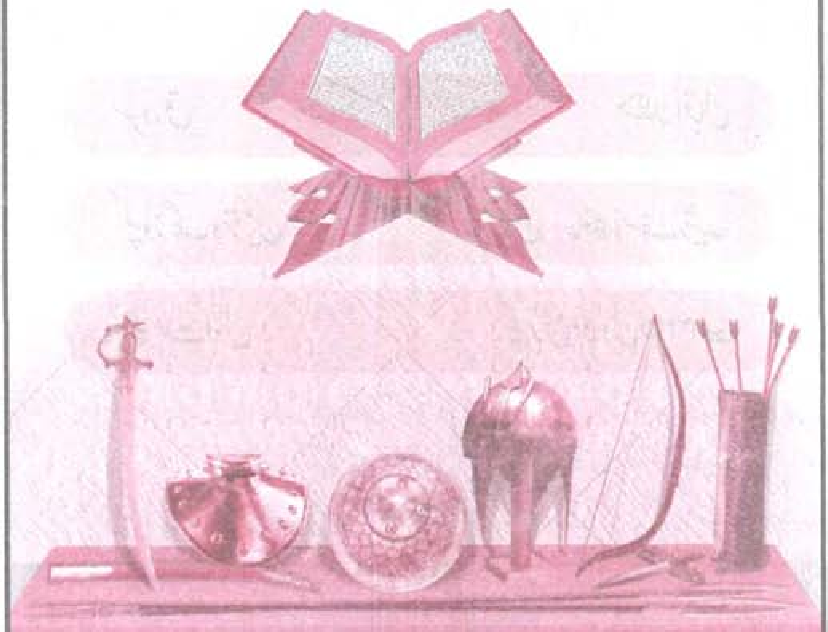

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

زاد المجاہد

ابو نعمان سیف اللہ خالد

سرورق .... حنظلہ اقبال

کمپوزنگ و تزئین .... محمد شفیق : حافظ آصف رشید

اشاعت اول .... یکم ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

Dar-ul-Andlus

دار الاندلس

4- لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549 | غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314

Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407

E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام شریعتوں میں حیاتِ انسانی کے تحفظ اور انسانی جان کی حرمت کا قانون موجود ہے۔ اس قانون کی رُو سے قتلِ انسان ایک عظیم گناہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''حقیقت یہ ہے کہ جس نے ایک جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر، یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے اسے زندگی بخشی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔'' [المائدة : ۳۲]

جب انسان اللہ کے بنائے ہوئے شرعی قوانین کو توڑتے ہیں، اللہ کی شریعت کے مقابلے میں باطل نظاموں کو کھڑا کرتے ہیں اور زمین میں فتنہ وفساد اور ظلم وستم برپا کرتے ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو ان کے مقابلے میں کھڑا ہونے کا حکم دیتا ہے اور اللہ کے صالح بندے حکمِ ربانی پر عمل کرتے ہوئے ایسی شیطانی قوتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ٹکراؤ اور مقابلے کی حکمت ومصلحت قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی ہے:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ﴾ [الحج : ۳۹] ''اجازت دے دی گئی ہے، ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، اس لیے کہ وہ مظلوم ہیں۔''

اس لیے اللہ نے ان باطل قوتوں کے خلاف جنگ کرنے اور ہر وقت جنگ کے لیے تیاری کا حکم دیا ہے، فرمایا: ﴿ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ﴾ [الأنفال : ٦٠]

''اور ان کے (مقابلے کے) لیے جہاں تک تمھارا بس چلے قوت کی صورت میں اور تیار بندھے گھوڑوں کی صورت میں تیاری رکھو۔''

اللہ کا یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) [مسلم : ۱۹۲۳] ''میری امت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک گروہ ہمیشہ حق پر قیامت تک قتال کرتا اور غالب آتا رہے گا۔"

اس لیے کفر و شرک اور باطل نظاموں کے خاتمے کے لیے ایسی جنگ جائز ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے دینی و اخلاقی فرائض میں سب سے بڑا اور سب سے اہم فریضہ ہے اور یہ عمل انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مظلوم بندوں کو انسان دشمن اور شیطان صفت کافر حکومتوں اور ظالم کافروں کے خلاف لڑنے کی اجازت دی ہے۔

ایسی قوتوں کے خلاف صرف اپنے ہی دفاع کے لیے جہاد کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ دوسرے مظلوموں کی اعانت و حمایت کا بھی حکم دیا گیا ہے، فرمایا: "اور تمھیں کیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔" [النساء : ۷۵]

ایسی جنگ جو ظالموں کے مقابلے میں اپنے دفاع اور مظلوموں کی مدد کے لیے لڑی جائے، اللہ نے اس خاص جنگ کو "جہاد فی سبیل اللہ" قرار دیا ہے۔ کیوں کہ یہ جنگ دنیاوی مفادات کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور مظلوموں کی مدد کے لیے لڑی جاتی ہے۔ اس جنگ کو اس وقت تک جاری رکھنے کا حکم ہے جب تک اللہ کے بندوں پر ظلم وستم کا سلسلہ بند نہ ہو جائے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ [البقرة : ۱۹۳] "ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے (اور فساد کا نام ونشان اس طرح مٹ جائے کہ اس کے مقابلے کے لیے جنگ کی ضرورت باقی نہ رہے)۔" اللہ تعالیٰ نے حمایتِ حق اور مظلوموں کی مدد کی خاطر جہاد کو مصلحت اور ضرورت قرار دیا ہے۔ یہی وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے جس کی فضیلت قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔ اس جہاد کا مقصد دولت کا حصول اور علاقوں پر قبضہ نہیں بتایا گیا۔

پس وہ گروہ جو محض اللہ کی خاطر دنیا کو فتنوں سے پاک کرنے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دے، اس سے زیادہ اللہ کا محبوب کون ہو سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے زندگی کے عام معاملات میں تحمّل و برداشت کی تعلیم دی ہے، لیکن ایسے حملے کو برداشت کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیا جو دینِ اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں پر کسی باطل نظام کو مسلّط کرنے کے لیے کیا گیا ہو، بلکہ اس وقت یہ حکم ہے کہ اس کے مقابلے میں ہرگز کمزوری نہ دکھاؤ اور پوری قوت اور طاقت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرو۔ دینِ حق کی حفاظت اور مسلمانوں کے ملکوں کا دفاع کرنا ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ خاص طور پر جب کوئی بیرونی طاقت مسلمانوں پر حملہ آور ہو تو اس صورت میں ان تمام مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

روس نے جب اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل اور گرم پانیوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے 1979ء میں افغانستان پر حملہ کر دیا اور مسلمانوں کے مذہبی اور روحانی مراکز اور مقدس مقامات (بلد الحرمین) کو تاخت و تاراج کرنا ان کا اگلا ہدف تھا، تو افغانیوں نے غیرت ایمانی اور حمیتِ اسلامی سے سرشار ہو کر ''سوشلسٹ'' انقلاب کے خلاف اعلان جہاد کر دیا اور دفاعِ دین و ملت کے لیے قربانیاں اور شہادتیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح و کامرانی سے سرفراز کیا اور روس اور اس کے اتحادیوں کو عبرتناک شکست ہوئی۔ مجاہدین کی اس عظیم الشان فتح کے بعد روس کے ٹکڑے ہوئے اور نظریہ سوشلزم ہمیشہ کے لیے دفن ہو گیا اور پندرہ (15) مسلم ریاستیں آزاد ہوئیں۔

نائن الیون (9 ستمبر 2001ء) کے بعد دنیا کی دوسری بڑی سلطنت امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ افغانیوں نے پھر قربانیوں اور شہادتوں کی لازوال تاریخ رقم کی اور محدود وسائل کے باوجود ایک طاقتور اور جدید اسلحہ سے لیس فوج کو شرمناک ہزیمت سے دوچار کر دیا۔ آج امریکہ اور اس کے اتحادی شکست خوردہ ہیں، ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن چکی ہے اور وہ ذلت آمیز شکست کے بعد پسپائی پر مجبور ہیں۔

ان دو عالمی طاغوتی طاقتوں کو سیاسی اور عسکری میدان میں شکست دینے والے مجاہدین کو نظریاتی بنیاد پر کھڑا کرنے کے لیے علمائے امت نے قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ مدارس اور مساجد کو مرکز بنا کر نوجوان نسل کی فکری اور نظریاتی تعلیم کا بندوبست کیا، تاکہ عقیدہ و منہج کی بنیاد پر دعوت و جہاد کے ذریعے سے خلافت و امارت کا احیا ہو سکے اور نوجوان عقیدے کی بنیاد پر قافلۂ دعوت و جہاد میں شریک ہو کر اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

دعوتِ دین اور احیائے خلافت کے اس عظیم المرتبت اور عالی شان نظریے اور فکر کے فروغ کے لیے لٹریچر بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

یہ قابلِ قدر خدمت دعوت و جہاد کے میدان میں سرگرم عمل دیرینہ ساتھی، تعلیم و تربیت کے شعبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وابستہ، دعوت و اصلاح کے مشن میں ہمہ تن مصروف، تحریر و تقریر کا عمدہ ذوق رکھنے والے، مثبت اور تعمیری سوچ کے حامل اور مفسّرِ قرآن ابونعمان سیف اللہ خالد ﷾ نے "زاد المجاھد" کے نام سے جہاد کے موضوع پر قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ پر مشتمل ایک جامع اور موثّر مجموعہ ترتیب دیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب آیات و احادیث کا شاندار انتخاب اور حسن ترتیب کا بہترین نمونہ ہے، جس میں فاضل مؤلّف نے مضامین کے عناوین کی تقسیم اور ابواب بندی میں محدّثین کرام اور فقہائے عظام کے طرزِ استدلال اور طریقۂ استنباط کو اختیار کیا ہے، جو موصوف کی منہج سلف کے ساتھ گہری وابستگی کا ثبوت ہے۔

منفرد اوصاف کی حامل یہ کتاب جہاد کے موضوع پر ایک حسین مرقّع اور علمی دستاویز ہے، جس میں جہاد کی فرضیت و فضیلت، آداب و تربیت، انفاق فی سبیل اللہ، تصوّر شہادت، شہداء کے مراتب اور میدانِ جہاد کی دعاؤں کا بہترین انداز میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس سے قبل مذکورہ کتاب 1998ء میں شائع ہوئی تھی اور اب تک اس کے بیسیوں ہزار نسخے قارئین تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا جدید ایڈیشن نئی کمپوزنگ، دلکش کتابت اور شاندار ترتیب و تزئین کے ساتھ زیورِ طباعت سے آراستہ دارالاندلس کی طرف سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس نئے ایڈیشن کی تیاری اور پروف ریڈنگ حافظ سعید الرحمٰن نے بڑی توجّہ اور محنت سے کی ہے اور اس کی کمپوزنگ اور صفحات کی تزئین ابو خزیمہ محمد شفیق نے کی ہے۔ اس کا جاذبِ نظر سرورق باصلاحیت نوجوان ڈیزائنر حنظلہ اقبال نے تیار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قارئین کے دلوں میں جذبۂ جہاد اور شوق شہادت پیدا کرنے کا ذریعہ اور مؤلف کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے اور رفقائے ادارہ کو خیر کثیر سے نوازے۔ آمین!

محتاج دعا

جاوید الحسن صدیقی

مدیر دارالاندلس

یکم ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زادالمجاہد

عرضِ مؤلف 27

باب 01 فرضیت جہاد

جہاد فرض ہے چاہے ناگوار گزرے 30
کفر و شرک فتنہ کی بیخ کنی کے لیے لڑو 30
دین اسلام کے تمام ادیان پر چھا جانے تک لڑتے رہو 31
دشمن سے ٹکراؤ کے وقت ثابت قدمی اختیار کرو 31
جب جہاد کے لیے سب کو نکلنے کا حکم مل جائے 32
قریب کے کفار سے لڑنے کا حکم 32
جزیہ کی وصولی تک لڑتے رہو 32
کمزوروں کے دفاع کے لیے لڑو 33
مظلوم ظالم کے خلاف لڑے 33
ظلم و زیادتی کی روک تھام کے لیے لڑو 34
کفار سے مقبوضہ علاقے چھڑانے کے لیے قتال فرض ہے 34
شیطانی طاقتوں سے لڑو 34
کفار کے خلاف گوریلا جہادی کارروائیاں 35
کفار کو ایسی مار مارو کہ ان کے پچھلے بھی بھاگ کھڑے ہوں 35
جہاد نہ ہو تو زمین میں فساد پھیل جائے 35

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جہاد دنیا میں امن وسلامتی کا ضامن ہے 35
- عہد شکن قوم کی سرکوبی کے لیے لڑو 36
- ہر حالت میں جہاد کے لیے نکلو 36
- مقتولین اور شہداء کا انتقام لینے کے لیے جہاد کرو 36
- حربی کافروں کی گردنیں اڑانے کا حکم 37
- رسول اللہ ﷺ کو حکم قتال 37
- جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکل پڑو 38
- جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا 38
- کافروں سے جان، مال اور زبان سے جہاد کرو 38
- مومن تو اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے 39
- نہ صدقہ نہ جہاد تو جنت میں کیسے جاؤ گے؟ 39
- جہاد غموں اور پریشانیوں کا مداوا ہے 40
- میدانِ جہاد میں اسیر ہونے آزاد کروانے کا حکم 41
- اے نبی! آپ مشرکین سے جہاد کریں اللہ آپ کا ساتھ دے گا 41
- صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مرتدین کے خلاف اعلانِ قتال 42
- شہ رگ کٹنے تک کفار سے لڑتے رہنے کا نبوی عزم 43
- کلمہ گو مسلمان کا قتل جہاد نہیں 43
- کلمہ گو کے قتل کا وبال 44
- اسلام جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے 45

باب 02 جہاد کے متعلق نبوی پیش گوئیاں

- رسول اللہ ﷺ قیامت تک کے لیے تلوار کے ساتھ مبعوث کیے گئے 48
- ایک جماعت ہمیشہ حق کے لیے قیامت تک قتال کرتی رہے گی 48

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلبۂ اسلام جہاد ہی کے ذریعے ہوگا 49
جہادی راہوں پر گھوڑے قیامت تک گامزن رہیں گے 50
قربِ قیامت قیامِ خلافت کی پیشین گوئی 50
جہاد کو معطل سمجھنے والے جھوٹے ہیں 51
جہاد سے یہودیت کا انجام عبرتناک ہوگا 52
قیامت سے پہلے بیت المقدس فتح ہوگا 53
قیامت سے پہلے ترکوں سے جہاد ہوگا 53
جزیرۂ عرب، فارس اور روم کی فتح ہوگی 54
مسلمانوں کی عیسائیوں سے پہلے صلح اور پھر جنگ ہوگی 55
مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان عظیم معرکے اور فتح قسطنطنیہ کی پیش گوئی 56
روما (اٹلی) پھر فتح ہوگا 58
بغیر ہتھیاروں کے قسطنطنیہ کی فتح 59
عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے 60
کسریٰ بن ہرمز کے خزانے مجاہدین میں 62
اسلام ساری دنیا میں پھیل کر رہے گا 63
مشرقوں اور مغربوں میں اسلام کا غلبہ ہوگا 63
غلبۂ اسلام کے بعد ہر طرف امن وامان قائم ہوگا 64
روم اور ایران کے خزانے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے 65
ترکِ جہاد کے نتیجے میں اقوام عالم کی ملت اسلامیہ پر یلغار کی پیش گوئی 65
جہاد ہند میں شریک مجاہدین کی فضیلت 67

باب 03 فضیلت جہاد

اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث 70
سچے مومنوں کا کام 70

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اللہ کی رحمت کے حق دار 70
- عظیم درجات کے وارث مجاہدین 71
- جہاد کرنے والوں اور عبادت میں مصروف رہنے والوں کا تقابل 71
- جنت کے بدلے جان و مال کے سودے 72
- جہاد کامیابی اور بھلائی کی ضمانت ہے 73
- جہاد کامیاب تجارت 73
- اللہ تعالیٰ ! مجاہد صحابہ کی خوبیاں بیان کرتا ہے 74
- جہاد افضل ترین اعمال میں سے ہے 75
- ایمان کے بعد افضل عمل 75
- جہاد تمام گناہوں کا کفارہ ہے 76
- جہاد حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی آباد کاری سے افضل ہے 77
- جہاد اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل 78
- مجاہد سب لوگوں سے افضل 79
- جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ثواب کسی عمل کا نہیں 79
- جہاد گوشہ نشینی سے افضل ہے 81
- مجاہد تمام لوگوں میں سے معزز و محترم ہے 82
- مجاہد کے ثواب کو کوئی نہیں پہنچ سکتا 83
- مجاہد جنت میں سو درجے کی بلندی پر ہوگا 84
- امت محمد ﷺ کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے 85
- اسلام میں چوٹی کا عمل جہاد فی سبیل اللہ 86
- جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا 86
- مجاہد کے لیے اللہ تعالیٰ کی ضمانت 87
- فاقہ مست مجاہدین کے رزق کا بندوبست اللہ تعالیٰ کرتا ہے 87
- مجاہد کے لیے جنت کے بالا خانے 89

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جنت تلواروں کے سایوں تلے ہے 89
- پہلا جنتی گروہ مجاہدین کا ہوگا 90
- مجاہدین فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام کے مالک 91
- غموں اور پریشانیوں کا مداوا جہاد ہے 93
- مجاہد فتنوں سے محفوظ رہتا ہے 93
- شیطانی زنجیروں کو توڑنے والے مجاہد کے لیے جنت ہے 94
- مجاہد کے روزے کی فضیلت 95
- بہترین زندگی مجاہد کی ہے 96
- مجاہدین کی بیویوں کی فضیلت 97
- بدری مجاہدین کی فضیلت 97
- کمزور اور نیک لوگوں سے مجاہدین کی مدد کی جاتی ہے 99
- اللہ تعالیٰ فاجر و فاسق سے اپنے دین کا کام لے لیتا ہے 100

باب 04 جہاد کے آداب

- مجاہدین کے لیے رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں 102
- عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی پیشواؤں کے قتل کی ممانعت 105
- اچانک حملوں اور شب خون کارروائیوں میں عورتوں اور بچوں کا قتل 105
- بے خبری حالت میں حملہ نہ کرنے کا اصول 106
- اسلامی شعائر کے اظہار میں ظاہری حالت پر اعتماد 107
- مثلہ کرنے اور آگ لگانے کی ممانعت 108
- مکانات اور فصلوں کو تباہ کرنا اور نذر آتش کرنا 109
- جنگی معاملات میں اپنے رفقاء سے مشورہ 110
- شب خون کے لیے سِرُّ اللّیل (شعار) 113
- جنگی مہمات میں توریہ کرنا 113

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سفیروں کے قتل کی ممانعت 114
- مزدوروں کو قتل کرنے کی ممانعت 114
- بلا ضرورت غیر مسلم سے مدد لینے میں کراہت 115

باب 05 عزم جہاد (نیت جہاد)

- جہاد بھی عبادت ہے اور اس میں بھی اخلاص ضروری ہے 118
- تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے 118
- اخلاص ہو تو بغیر لڑے بھی جہاد کا ثواب مل جاتا ہے .... ?
- مجاہد وہ ہے جو محض کلمۂ اسلام کی سربلندی کے لیے لڑے 119
- تم جس حالت میں لڑو گے اسی حالت میں اٹھائے جاؤ گے 120
- جہاد کے نتیجہ میں دنیا کے طالب کے لیے کوئی اجر نہیں 121
- قبولیت کی شرط، اخلاص 122
- عمرو بن اقیش جنتیوں میں سے ہے 122
- نیت میں ذرہ بھر فتور جہاد کی بربادی کا سبب 123
- اخلاصِ نیت سے مجاہد کا سونا اور جاگنا بھی باعث اجر بن جاتا ہے 123
- ریا کاری شہید، عالم اور سخی کی تباہی کا 124
- ریاکاری کا انجام دیکھ کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو جاتی ہے 126
- ریاکاروں کا انجام سن کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ زار و قطار روتے تھے 128
- شہ رگ پر تیر لگے اور شہید ہو جاؤں 128
- تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی 130
- لڑائی کا نتیجہ صرف تین (۳) دینار 131

باب 06 راہِ جہاد پر نکلنے کی فضیلت

- راہ جہاد میں ہر قدم اٹھانے کا اجر ملتا ہے 134
- جہاد میں صبح یا شام کا نکلنا دنیا و مافیھا سے بہتر ہے 135

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں نکلنا مشرق ومغرب کے درمیان موجود ہر چیز سے بہتر ہے 135
جہاد پر جانے والا مجاہد اللہ کی ضمانت پر ہوتا ہے 136
جہاد پر نکلنے اور گھر میں عبادت کرنے کا تقابل 137
جہادی سفر سے واپسی کا اجر 138
خاک آلودہ قدموں کی فضیلت 139
جہادی غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہ ہوں گے 139
رسول اکرم ﷺ کا پیدل جہادی سفر 140
سمندر میں سفر کی فضیلت 140

باب 07 تدریب جہاد

جہادی قوت تیار رکھنا فرض ہے 142
قوت سے مراد نشانہ بازی ہے 142
ایک تیر تین آدمیوں کو جنت میں لے جائے گا 143
تیر اندازی میں کبھی غفلت نہ برتنا 144
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا پہلے تیر انداز ہونے کا اعزاز 144
تیر اندازی کا مقابلہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی 145
ایک تیر چلانے کا اجر ایک غلام کی آزادی کے برابر 146
جہادی مشقوں کو چھوڑ دینے کا وبال 147
رسول اللہ ﷺ گھر دوڑ کا مقابلہ کرواتے ہوئے 147
رسول اکرم ﷺ کی اونٹنی مقابلہ بازی میں 148
مسجد میں نیزہ بازی کی مشق 149
خواتین کو جہادی مظاہرے دکھانا 149
جہاد میں خود کا استعمال 150
جہاد میں زرہ کا استعمال 151

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزی نیزے کے سائے کے نیچے 152
رسول اللہ ﷺ کا گھوڑے اور جہادی اسلحہ خریدنے کا شوق 152
تیروں کے نشانے دیکھنا 153
پیدل دوڑ کا مقابلہ 153

باب 08 جہاد کی سواری کی فضیلت

دشمن کے لیے جہادی سواریاں ہمہ وقت تیار رکھو 156
جہادی گھوڑوں کی خوبیوں کا بیان 156
جہادی گھوڑا پالنا باعث اجر وثواب 157
گھوڑے پر خرچ کرنے کی فضیلت 157
گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی گئی ہے 157
اونٹ دوڑ، گھڑ دوڑ یا تیر اندازی کے مقابلہ کا جواز 158
رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ کروائی 158
گھوڑے باعث اجر، باعث پردہ اور باعث گناہ بھی ہیں 159
اونٹوں کی دوڑ کے مقابلے 160
رسول اللہ ﷺ کی طرف سے گھڑ سواروں کے لیے دوگنا حصہ 161

باب 09 حراسہ کی فضیلت

پہرے دار کے لیے نبوی خوش خبری 164
پہرے دار کی آنکھ جہنم سے آزاد 165
پہرہ داری کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنا 165
پہرے دار کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا 166
پہرہ دینے والی آنکھ پر جہنم کی آگ حرام 166
پہرے دار پر جنت واجب ہے 168

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 10 رباط کی فضیلت

اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا فرض ہے 172
سرحدوں پر تیار بندھے ہوئے گھوڑے مہیا رکھو 172
ایک دن کا رباط دنیا و مافیہا سے بہتر ہے 172
ایک دن رات کا رباط ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر 173
سرحدوں کا پہرے دار فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے 173
رباط کرنے والا بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا 174
رباط حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر میں عبادت سے افضل 174
رباط ہزار دنوں کی عبادت سے بہتر 175

باب 11 جہادی صف میں کھڑا ہونے کی فضیلت

صف بستہ مجاہدین اللہ کے محبوب بندے ہیں 178
جہادی صف میں کی گئی دعا رد نہیں ہوتی 178
جہادی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ (۶۰) سال کی عبادت سے بہتر ہے 179
جہادی صف میں کھڑا ہونا ستر (۷۰) سال کی نمازوں سے بہتر ہے 179
حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر میں قیام سے بہتر عمل 180
میدانِ بدر کی صف بندی 180

باب 12 انفاق فی سبیل اللہ

جہاد میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دینا ہے 182
سات سو گنا منافع 182
نکیل والی سات سو اونٹنیاں ملیں گی 183
کسی چیز کا جوڑا خرچ کرنیوالے کو جنت کے تمام دروازوں سے بلاوا 183
اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا افضل صدقہ ہے 184
اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو 185

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جہاد میں جان و مال خرچ نہ کرنا ہلاکت ہے 185
- صحابہ رضی اللہ عنہم کا بے مثال جذبۂ انفاق 187
- اللہ کے راستے میں پاکیزہ مال ہی خرچ کیا جائے 189
- ایک کھجور کے برابر صدقہ پہاڑ کے برابر کر دیا جاتا ہے 190
- انتہائی خاموشی سے خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سائے میں 190
- غربت کے باوجود جہاد فنڈ میں حصہ لینے کا شاندار نتیجہ 191
- غزوۂ تبوک اور انفاق فی سبیل اللہ میں (مسابقہ) مقابلہ آرائی کا بے مثال منظر 191
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا عظیم اعزاز 192
- امیر اور غریب کے جہاد فنڈ کا منظر 193
- خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتوں کی دعا 194
- اللہ کی راہ میں تھوڑا خرچ بھی جہنم کی آگ سے آزادی کا باعث ہے 194
- خرچ کرنے والوں کے لیے دعائے نبوی 194
- انفاق فی سبیل اللہ کا دوہرا اجر و ثواب 195
- نیکی کی رہنمائی کرنے کا ثواب 195
- انفاق کے لیے بہترین لوگ 196
- اپنا مال راہِ اللہ میں خرچ کرنے والے قابلِ رشک لوگ 196
- انفاق فی سبیل اللہ کی رغبت 197
- تم میری راہ میں خرچ کرو میں تمھیں عطا کروں گا 197
- اللہ کے راستے میں ردّی اور نکمّی اجناس نہ دی جائیں 198
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ انفاق 199
- اپنی پسندیدہ چیز اللہ کے راستے میں خرچ کرنا 199
- بخیلی سے بچنے کا حکم 200
- بخیل اپنا ہی نقصان کرتا ہے 200

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بخل نہایت قبیح خصلت ہے 201
- بخل قوموں کی بربادی کا باعث ہے 201
- گن گن کر نہ دو، ورنہ اللہ بھی گن گن کر دے گا 202

باب 13 تجہیز الغازی

- تنگ دست مجاہدین کے لیے اسبابِ جہاد مہیا کرنا امراء کی ذمہ داری ہے 204
- غازی کو بھیجنے والے کے لیے برابر کا اجر 204
- غازی کی مدد کرنے کا عظیم اجر 205
- مجاہد کا اجر کم نہ ہوگا 205
- مجاہد کی ضروریاتِ جہاد کو پورا کرنے والے کا اجر 206
- جو خود جہاد پر نہ جا سکے وہ دوسرے کو بھیجے 206
- غازی کو خیمہ، خادم یا اونٹنی دینا افضل صدقہ ہے 207
- غازیوں کو دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ الوداع کرنا 207
- مال دار غازی کا تعاون کرنے کی مثال 208
- غازیوں کے گھر سے تعاون جاری رہنا چاہیے 209
- مجاہد کی تیاری اور مجاہد کے گھر کی نگرانی عین جہاد ہے 210

باب 14 معرکہ کے علاوہ راہ جہاد میں فوت یا قتل ہونے کی فضیلت

- راہِ جہاد میں آنے والی موت اللہ کی رحمت اور بخشش کا باعث ہے 212
- راہ جہاد میں فوت ہونے والے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے 212
- راہِ جہاد میں فوت ہونے والا جنت میں داخل ہوگا 213
- ڈوب جانے والا، طاعون اور پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا بھی شہید ہے 214
- عمارت یا سلائیڈنگ کے نیچے آنے سے فوت ہونے والا بھی شہید ہے 214
- نمونیہ کے بخار اور آگ یا بارود سے جل کر فوت ہونے والا بھی شہید ہے 215

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہِ جہاد میں کسی حادثہ میں فوت ہونے والا بھی جنتی ہے 216
جہاد میں نامعلوم (اجنبی) فائر لگنے سے فوت ہونے والا بھی جنتی ہے 217
اپنی سواری سے گر کر شہادت پانے والی صحابیہ ام حرام رضی اللہ عنہا 218
راہِ جہاد میں فوت ہونے والے کا اللہ ضامن ہے 219
جو شخص اپنا ہی ہتھیار لگنے سے فوت ہو جائے 220
اپنے ہی ساتھیوں کے ہاتھوں غلطی سے قتل ہونے والا بھی شہید ہے 221

باب 15 کفار کو قتل کرنے کی فضیلت

اللہ کے راستے میں شہید یا غازی بننے والے اجر عظیم کے مستحق لوگ ہیں 224
کافروں کی گردنوں کو مارنے کا حکم ربانی 224
کافر کو قتل کرنے والا جہنم سے آزاد 225
میدانِ بدر میں سردارانِ مکہ کا قتل 225
کافر کا سامان اس کو قتل کرنے والے مجاہد کے لیے ہے 227
مقتول کافر کا سامان ابوقتادہ نے وصول کیا 227
مکہ کے اوباشوں کو مارو اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑو 228
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا حق ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے ادا کیا 229
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا بنوقریظہ کے جنگجوؤں کو قتل کرنے کا فیصلہ 230
غلاف کعبہ سے چمٹے ہوئے مجرموں اور گستاخانِ رسول کو قتل کرنے کا حکم 231
لوگوں میں سے بہترین کے قتل کے بعد لوگوں میں سے بدترین کا قاتل بھی وحشی 232
امیہ بن خلف کا میدانِ بدر میں عبرتناک انجام 233
سیدنا علی رضی اللہ عنہ مرحب کا سر تن سے جدا کرتے ہیں 234

باب 16 جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت

قیامت کے دن زخمی کے خون سے خوشبو کستوری کی آئے گی 236
سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا 236

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے راہِ جہاد میں لگنے والے زخم 238
راہِ جہاد میں جسم پر پھوڑا نکل آئے تو شہداء کی مہر لگ جاتی ہے 239
مجاہد کے زخم سے کستوری کی خوشبو آئے گی 240
رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم میدان اُحد میں زخموں سے چور چور ہوتے ہیں 240
سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نوے (۹۰) سے زائد زخم کھا کر شہادت پائی .. 241
سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جنت میں پروازیں 242
انبیاء بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوتے رہے 243

باب 17 شہادت کا سوال کرنے کی فضیلت

صدق دل سے شہادت کا سوال کرنے والا شہداء کے مرتبے پر فائز ہوگا 246
تب تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جائیں گی اور تیرا خون بہے گا 247
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت 247
سیدنا سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما کی عظیم دعائیں 248
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دعائے شہادت 249
خوشبو لگا کر اور کفن باندھ کر میدانِ جہاد میں کودنے والے 250
میرا سینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کی ڈھال بنا رہے 251

باب 18 میدان جہاد کے فدائی دستے

چھوٹے دستے بڑے لشکروں پر اللہ کے حکم سے غالب آتے ہیں 254
اپنی جانوں کا سودا کرنے والے 254
میدانِ جہاد کا فدائی اللہ کا قابل فخر بندہ ہوتا ہے 254
تاریخ اسلام کی سب سے پہلی فدائی کارروائی کرنے والے معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہما .. 255
انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا جذبہ جانفروشی 256
عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ کا منفرد جذبہ فدا کاری 258
ایک مجاہد کی رومیوں پر یلغار اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کا خطاب 259

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دشمن کے خلاف ڈٹ کر لڑنے والا مجاہد جنت کے بالاخانوں میں 261
- حدیبیہ میں صحابہ کی موت پر بیعت 262
- موت کو موت کی گھاٹیوں سے تلاش کرنے والے کی فضیلت 262
- سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ تنہا راہزنوں کو بھگا دیتے ہیں 263
- فدائی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کعب بن اشرف کا قتل 267
- سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ابورافع یہودی کا قتل 269
- خودکشی اور فدائی کارروائیوں میں فرق 270

باب 19 اسلحہ کی فضیلت

- کسی حالت میں بھی اسلحہ سے غفلت نہ برتو 276
- رحمت عالم دنیا میں جہادی تلوار دے کر بھیجے گئے 276
- اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے 277
- تلواریں جنت کی چابیاں ہیں 277
- جنت تلواروں کے سائے تلے ہے 278
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ اسلحہ تھا 278
- تلوار کی نیام توڑ کر لڑنے والا مجاہد 279
- جہادی اسلحہ خریدنے کا شوق 280
- کم سے کم اسلحہ سے زیادہ سے زیادہ دشمن کو تباہ کرنا 280
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زرہ اور خود پہنے ہوئے 281
- خون آشام تلواروں سے ابوجہل کا قلع قمع کیا گیا 281
- سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا یادگار ہتھیار 281

باب 20 جہادی اشعار کا بیان

- شاعرِ رسول سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت 286
- شاعری میں سب سے زیادہ سچا کلمہ 286

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اشعار کے ذریعے ترغیب جہاد 287
- رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے جنگی اشعار پڑھتے ہوئے 288
- میدانِ حنین میں شجاعت پر مبنی شعر پڑھتے ہوئے 289
- غزوۂ خیبر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے جہادی اشعار 289
- شہادت کے وقت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے اشعار 290
- سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار 291

باب 21 شہید کی فضیلت

- شہداء کو مردہ نہ کہو 296
- شہداء اللہ کے انعام یافتہ لوگ ہیں 296
- شہداء اللہ کے ہاں رزق پاتے ہیں 296
- اللہ سے عہد پورا کرنے والے لوگ 297
- کھجوریں پھینک کر شہادت پانے والا 297
- شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں اور جنت کی نہروں سے سیراب ہوتی ہیں 298
- شہید سے اللہ تعالیٰ کی براہِ راست ملاقات 299
- شہید دنیا میں واپس پلٹنے کی تمنا کرے گا 300
- قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف 301
- شہید پر فرشتے پروں سے سایہ کرتے ہیں 301
- جنت میں شہیدوں کو سب سے زیادہ خوبصورت گھر ملیں گے 302
- شہید جنتوں کے مہمان اور غازی کفار کی گردنوں کے حکمران بنیں گے 302
- دو شہید کہ جنھیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکرائیں گے 304
- حارثہ تو رتبۂ شہادت پانے کے بعد جنت الفردوس میں ہے 305
- ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا خوشبو لگا کر میدان شہادت میں کود جانا 306
- شہید کو چھ عالی شان انعام دیے جائیں گے 307

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کی سابقہ حالتیں بدل جاتی ہیں 308
شہید کو پورا پورا اجر دیا جاتا ہے 309
شہید کا اعلان کعبہ کے رب کی قسم! میں کامیاب ہو گیا 309
شہید کہ جس نے عمل کم کیا لیکن اجر بہت زیادہ پالیا 310
قابل فخر شہید جو عرش الٰہی کے نیچے خیمہ میں جاگزیں ہوں گے 311
شہید دس مرتبہ شہادت پانے کی خواہش کرے گا 312
شہید کے مسئلہ پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فخر کریں گے 313
شہداء کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکرائے گا تو ان کا کوئی حساب نہیں ہو گا 314
اللہ تعالیٰ شہداء پر ہمیشہ کے لیے راضی ہو جاتا ہے 315
سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ 315
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا سفر شہادت اور یہود بنو قریظہ کا انجام 316
شہید کے جنازے میں ستر ہزار فرشتوں کی شرکت 318
شہید جسے فرشتوں نے غسل دیا 319
میں تو جنت کی خوشبو پا رہا ہوں 319
سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت 320
سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت 324
عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کر کے رو پڑے . 324
سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی شہادت 325
پچھلے زمانے شہداء کے عظیم الشان واقعات 326

باب 22 معذور لوگ میدان جہاد میں

اللہ کے ہاں جہاد سے معذور لوگ کون ہیں؟ 332
معذور لوگ بغیر جہاد کے اللہ کی نعمتوں کے مستحق بن جائیں گے 332
میرے بیٹو! میرا سامان جہاد تیار کرو 333
نابینے صحابی کا وحی الٰہی میں مجاہدین کی فضیلت سن کر تڑپ جانا 334

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بڑھاپا جہاد میں رکاوٹ نہ بن سکا 334
- سورۂ توبہ گھر بیٹھنے نہیں دیتی 335
- لنگڑاپن بھی جہاد میں رکاوٹ نہ بن سکا 336
- مخلص معذور لوگوں کو پورا پورا اجر دیا جاتا ہے 337
- عمر رسیدہ بزرگ معسکرِ جہاد میں نشانہ بازی کی مشق کرتے ہوئے 338
- میدانِ جہاد میں کمزور مجاہدین کو کم تر خیال نہ کیا جائے 339
- کمزور اور بزرگ لوگوں سے مجاہدین کی مدد کی جاتی ہے 339

باب 23 جہاد میں فرشتوں کا کردار

- میدان بدر میں فرشتوں کی مدد 342
- احزاب میں آندھیوں اور فرشتوں کے لشکر 343
- میدان حنین میں اللہ کے لشکروں کا نزول 344
- بدر کا معرکہ لڑنے والے افضل فرشتے قرار پائے 344
- میدان بدر میں جبرائیل علیہ السلام لڑائی کے ہتھیار زیب تن کیے ہوئے آ پہنچے 345
- مجاہد کے لیے آسمان سے مدد کے فرشتے نازل ہوتے ہیں 345
- اے اللہ! حسان کی روح القدس (یعنی جبریل علیہ السلام) کے ساتھ مدد فرما 346
- جبرئیل اور میکائیل علیہ السلام جانبازی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہے 346
- خاک آلودہ حالت میں جبرئیل علیہ السلام نے یہود پر چڑھائی کا پیغام دیا 346
- بنی غنم کی گلیوں میں جبریل علیہ السلام کی سواری غبار اڑاتی ہوئی 347
- اگر ابوجہل نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو فرشتے اس کو پکڑ لیں گے 347
- سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے ستر ہزار فرشتوں کا نزول 348
- شہید پر فرشتوں کا اپنے پروں سے سایہ کرنا 348
- سیدنا حمزہ اور سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہما کے لیے فرشتوں کا نزول 349

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 24 بچوں کا جذبۂ جہاد

- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جہاد کے لیے انتخاب 352
- ابوجہل کو دو بچوں نے جہنم رسید کر دیا 352
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے 353
- عفراء کے بیٹوں نے مار مار کر ابوجہل کو ٹھنڈا کر دیا 354
- دس سالہ بچہ میدانِ جہاد میں 355
- معرکۂ خیبر میں شریک غلام بچہ گردن میں تلوار لٹکائے اور اسے گھسیٹتے ہوئے 355
- بچے غازیوں کا استقبال کرتے ہوئے 356
- دو بچے میدانِ معرکہ میں 356

باب 25 خواتین میدانِ جہاد میں

- عورتوں کا جہاد میں شرکت کی اجازت مانگنا 360
- خواتین کا جہاد میں خدمت اور فرسٹ ایڈ کا فریضہ ادا کرنا 361
- سیدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا غازیوں کے مشکیزے سلائی کرتی ہیں 361
- زخمیوں کی مرہم پٹی خواتین کے ذمے 362
- اگر کوئی مشرک قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی 362
- ام عطیہ رضی اللہ عنہا سات (۷) جنگوں میں شرکت کرتی ہیں 363
- خواتین کو جہادی مشقیں (جہادی مظاہرے) دکھانا 364
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے 364
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات کے درمیان جہاد کے لیے قرعہ اندازی کرنا 365
- تاریخ اسلام کے سب سے پہلے بحری جہاد میں شہادت پانے والی ام حرام رضی اللہ عنہا 365

باب 26 جہاد میں اطاعت امیر کی اہمیت

- اطاعت امیر حکم ربانی ہے 368
- غزوۂ احد میں معصیت امیر کی سزا 368

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نظم جماعت قائم رکھنے کے لیے ربانی ہدایات 369
- کارکنان کے لیے حکم کہ اہم اطلاعات کو فوراً امراء تک پہنچایا جائے 369
- غزوۂ احد میں معصیت امیر کا خوفناک انجام 370
- امیر ڈھال ہے، جس کی مدد سے دشمن، انتشار، بدنظمی اور بداعمالی سے بچا جاتا ہے . 371
- اطاعت امیر صرف معروف میں ہے 372
- پسند و ناپسند میں بھی اطاعت کرو 372
- جماعت سے بالشت برابر علیحدگی کا نتیجہ اسلام کی رسی گردن سے نکال دینا ہے . 373
- امیر کی ناگوار بات پر صبر کرنے کا حکم 374
- امراء کو ان کا حق دو اور اپنے حق کا اللہ سے سوال کرو 374
- اطاعت و فرماں برداری بقدر استطاعت ضروری ہے 375
- بہترین اور بدترین امراء کون؟ 375
- امراء کے سامنے کلمہ حق کہنے سے گریز نہ کیا جائے 376
- امارت چھیننے کی کوشش نہ کرنے پر بیعت 377
- تنگی اور آسائش ہر حال میں اطاعت کرو 377
- مسئولیت کا حق ادا کیا جائے تو رسوائی اور ندامت سے بچا جا سکتا ہے 378
- ہر آدمی سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا 378
- حبشی غلام بھی امیر ہو تو اطاعت کرو 379
- امیر کی اطاعت میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرو 380
- سوال کرنے والے یا طمع رکھنے والے کو مسئولیت نہ دی جائے 380
- بغیر خواہش کے مسئولیت ملے تو اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے 381
- امراء کو چاہیے کہ کارکنان کے لیے آسانی پیدا کریں، مشکل میں نہ ڈالیں 381

باب 27 جہاد سے فرار کی راہیں اور ترک جہاد کے نقصانات

- جہاد کے راستہ کی آٹھ رکاوٹیں 384
- جہاد کے لیے نہ نکلنے والوں کے لیے اللہ کے دردناک عذاب کی وعید 384

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امت میں ارتداد کی بڑی وجہ ترک جہاد ہوگی 385
- بغیر جہاد کے جنت میں داخلہ کیسے ممکن ہے؟ 386
- میدان جہاد سے فرار کی سزا 386
- جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مصروف ہونا ذلت کی نشانی 387
- جہاد کی مخالفت کرنے والے کا مقدر ذلت و رسوائی ہوتی ہے 387
- ترکِ جہاد کا نتیجہ، استحصالی قوتوں کی یلغار 388
- جہاد میں حصہ نہ لینا نفاق کی موت مرنا ہے 389
- کسی طور پر بھی جہاد میں حصہ نہ لینے والا شدید آفت سے دوچار ہوگا 389
- سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو 389
- سستی کی بنا پر بھی جہاد سے پیچھے رہ جانے کی سزا 390
- ترکِ جہاد کا تصور کرنا ہی ہلاکت و بربادی ہے 398

باب 28 میدان جہاد میں منافقین کا کردار

- جہاد منافقین کے لیے موت کا پیغام 402
- غزوۂ احزاب میں منافقوں کی سازشیں اور حیلے 402
- مومن کون اور منافق کون؟ 403
- منافقین کفر سے قریب تر ہوتے ہیں 403
- جہاد کی تیاری نہ کرنے والے منافق ہیں 404
- منافقین کے دعویٰ ایمان کی حقیقت 404
- منافقین مسجد بھی بنائیں تو اللہ کو قبول نہیں 405
- مخیّر احباب کو مجاہدین پر خرچ کرنے سے روکنے والے کون ہیں؟ 405
- جہاد سے فرار ہونا (منافق کو) موت سے نہیں بچا سکتا 406
- دولت مند منافقین خانہ نشین عورتوں کی مانند ہوتے ہیں 406
- جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے سخت وعید 407
- میدانِ جہاد سے منافقین کا فرار 407

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لمبی مسافت کا بہانا بنا کر پیچھے رہنے والے 408
پیغمبر اسلام آئے تو رئیس المنافقین کی سرداری جاتی رہی 408
منافق کی مثال 410
اللہ تعالیٰ منافقین کی خباثتوں کا پردہ چاک کرتا ہے 410
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ منافق کی گردن اڑانے کی اجازت مانگتے ہیں 411

باب 29 مالِ غنیمت میں خیانت کا گناہ

مالِ غنیمت میں خیانت اور بددیانتی حرام ہے 414
قیامت کے دن خیانت کرنے والوں کا انجام بد 414
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بھی خیانت کرے تو اس کا انجام بد ہوگا 416
خیانت خائن لوگوں کے لیے آگ اور عار ہے 417
مومن کسی حالت میں بھی خائن نہیں ہوتا 418
خیانت جنت میں جانے میں رکاوٹ بن جاتی ہے 419
خیانت سے عمل جہاد قابل قبول نہیں 419
عاملین و مسئولین کے لیے نبوی نصیحت 421
کرکرہ ایک چادر کی وجہ سے دوزخ میں گیا 422
مال غنیمت میں کوتاہی پر شدید وعید 423
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خائن کا جنازہ نہیں پڑھایا 424

باب 30 رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تلواروں کے سائے میں

ترغیب جہاد فریضۂ نبوی 426
حکم الٰہی اے نبی! تو تنہا بھی ہو تو قتال کر 426
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے کفار سے لڑنے کا حکم دیا گیا 427
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کے ساتھ مبعوث کیے گئے 427
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کے لیے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں 428
دس ہزار لشکر کے ہمراہ فتح مکہ کے لیے نکلے 428

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- فتح مکہ کے موقع پر آپ کا عظیم الشان انداز 429
- رسول عالم ﷺ بیت اللہ کے بتوں کو ٹھوکر مار مار کر گراتے ہیں 430
- گھوڑے کی ننگی پشت پر تلوار حمائل کیے ہوئے 431
- جرأت و شجاعت کا پیکر نبی (ﷺ) 432
- اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا 433
- لوگو! میری طرف توجہ کرو، میری طرف پلٹو، میں اللہ کا رسول ہوں 433
- میدانِ حنین میں تنہا مقابلہ کرتے ہیں 434
- محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے 435
- میدانِ جہاد میں معجزات کا ظہور 437
- خاندانِ نبوت کا گزر اوقات کیسا تھا؟ 439
- میدان بدر میں اپنے رب کے حضور فریادیں کرتے ہوئے 441
- سردارانِ مشرکین قریش کو بدر کے اندھے کنویں میں پھینکتے ہوئے 442
- میدان سے بھاگتے مجاہدین کو واپس بلاتے ہوئے 443
- صرف دو صحابہ کے ساتھ میدانِ جنگ میں ثابت قدمی کی مثال 444
- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر ماں باپ فدا کرنے کا منفرد اعلان کرتے ہوئے 444
- رسول اللہ ﷺ کی جہادی پہاڑوں سے محبت 444
- سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو عظیم الشان اعزاز مرحمت فرماتے ہوئے 445
- رحمت عالم کا کفر کے خلاف اقدامی جہاد کا اعلان 445
- نبی اکرم ﷺ نے بنی مصطلق پر شب خون مارتے ہوئے 446
- مسلمان چرواہوں کا قصاص لیتے ہوئے 446
- رسول اکرم ﷺ کو بارگاہِ الٰہی سے جہادی رعب کا اعزاز ملتا ہے 448
- رسولِ رحمت مشرک قبائل کے خلاف بد دعائیں کرتے ہوئے 449
- رسول اللہ ﷺ قنوت نازلہ کرتے ہوئے 450
- مکہ کے ظالم قریشی شہ سواروں کے خلاف بد دعا کرتے ہوئے 451
- رسول معظم ﷺ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے 452

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم ﷺ جہاد کے لیے بیعت لیتے ہوئے 452
رسول اکرم ﷺ صحابہ کی عقیدتوں کا مرکز 455
رسول اللہ ﷺ کی ہوا سے مدد کی گئی 455
ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے 456
رسول اکرم ﷺ کا رب تعالیٰ پر کمال توکل 456
اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر لے کر آ گئے 457

باب 31 بادشاہوں اور امراء کے نام خطوط

دعوت کا نیا اسلوب، بادشاہوں کو خطوط کے ذریعے دعوت 460
آپ ﷺ نے چاندی کی مہر بنوائی 460
ہرقل کے نام نبوی خط 461
ہرقل کی پریشانی 461
ہرقل اور ابوسفیان کے درمیان مکالمہ 462
بادشاہ کا تبصرہ 465
یہاں پر عنقریب محمد ﷺ کی حکمرانی ہو گی 466
خط مبارک کے الفاظ 467
بادشاہ کے دربار میں غلغلہ ہو گیا 468
روم کے پوپ نے اسلام قبول کر لیا 469
ہرقل نے اسلام قبول کرنا چاہا، مگر 469
شاہِ ایران کو خط عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے پہنچایا 470
شاہِ مجوس اور مجوسیوں کی بربادی 470

باب 32 عہد نبوی کی گوریلا کارروائیاں

معرکۂ بدر سے پہلے عشیرہ کی کارروائی 472
غزوۂ عشیرہ مشرکوں کے تجارتی قافلے کے تعاقب کے لیے تھا 472
مشرکین مکہ کے تجارتی قافلے کا تعاقب کے لیے بواط کی کارروائی 472

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوریلا کارروائیوں کا بہترین ہتھیار "دشمن کے تجارتی راستہ کی ناکہ بندی" 473
گوریلا کارروائی میں مجاہدین کے ہاتھوں پہلی بار کافر کا قتل 474
ابو بصیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں گوریلا کارروائیاں اور قریش مکہ کی بے بسی 475

باب 33 تاریخ اسلام کے تابناک جہادی نقوش

لشکر کفار کا تعاقب کرنے والے عظیم لوگوں کا دستہ 478
مجاہدین پر اونگھ کا طاری ہونا 478
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کن حالات میں جہاد کیا 479
معرکہ موتہ کے شہید 479
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نوتلواریں توڑ کر سیف من سیوف اللہ کے لقب کے مستحق ٹھہرے 480
جعفر رضی اللہ عنہ کی فرشتوں کے ہمراہ پرواز 482
پاؤں پر چیتھڑے پہن کر جہاد میں حصہ لیا گیا 483
ہاتھ میں تلوار اور جھنڈا تھام کر دعوت پیش کرنے کا جہادی طریقہ 483
سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز درخواستیں 485
قرض خواہوں کا قرض ادا ہو جانا اور ایک کھجور بھی کم نہ ہونا 486
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے کھانے میں برکت 487
معرکہ یرموک میں سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بہادری 488
سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا رستم و مہران کے نام جہادی خط 489
میدانِ قادسیہ ایرانیوں کی تباہی کا منظر پیش کرتا ہے 490
میدان قادسیہ میں ابو محجن رضی اللہ عنہ بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے 493
جنگ یرموک میں دشمن کی پسپائی کا منظر 494
سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ میدانِ یرموک میں دعائیں کرتے ہوئے 495
فاتح بیت المقدس کے سفر شام کی ایک جھلکیاں 496
ملک شام کی فتح پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نعرۂ تکبیر بلند کرنا 498
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کا عاجزانہ اسوہ 499
تلواروں کے سائے میں نمازوں کی ادائیگی 500

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- تستر کا جرنیل امیر المومنین کی بارگاہ میں 501
- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مجاہدین کے لیے دعائیں کرنا 502
- جہاد کے ذریعے اہل فارس کا سر کچل دیا گیا 503
- شہداء جنتوں کے مہمان اور غازی تمھاری گردنوں کے حکمران بنیں گے 510
- مجاہدین کے لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز نصیحتیں 512
- مالِ غنیمت کی تقسیم کا شاندار انداز 513
- کسریٰ کے خزانے مجاہدین کے قدموں تلے 515
- فتح مصر کے ایمان افروز واقعات 516

باب 34 شہید کی نمازِ جنازہ

- نمازِ جنازہ کے عدم جواز کے قائل لوگوں کی دلیل 522
- شہداء کا جنازہ پڑھنے سے متعلق چند احادیث 523
- شہدائے احد کا جنازہ آٹھ (8) سال بعد 523
- میت کی طرح جنازہ پڑھنے کی دلیل 523
- شہید معرکہ پر جنازہ پڑھنے کی دلیل 524
- سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ اور شہدائے احد کی نمازِ جنازہ 526

باب 35 میدان جہاد سے متعلق چند دعائیں

- کفر کے مقابلے میں ثابت قدمی کی دعا 528
- کفر پر غلبہ اور نصرت الٰہی کو طلب کرنے کی دعا 528
- کافروں کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت صبر و ثبات کی دعا 529
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزدلی اور کمزوری سے پناہ مانگتے تھے 529
- مجاہدین کو الوداع کرتے وقت کی دعا 530
- سفر جہاد سے واپس پلٹتے وقت کی دعا 531
- سواری پر سوار ہوتے اور سفر شروع کرتے وقت مجاہدین یہ دعا پڑھیں 531
- کافروں کے قلعوں، فوجی چھاؤنیوں اور اور ہیڈ کوارٹروں پر یلغار کرتے وقت .. 532

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کے عقوبت خانے یا محاصرے میں پڑھنے والی دعا 533
صبح وشام پڑھی جانے والی عظیم دعا 534
معرکہ سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد کی دعا 534
مجاہدین محاصرے میں پھنس جائیں تو یہ دعا پڑھیں 534
دشمن کے زمینی اور فضائی حملے سے محفوظ رہنے کی جامع دعا 535
بزدلی اور دشمن کے غلبہ سے پناہ کی دعا 535
دشمن سے مقابلہ کرتے وقت کی دعا 536
محاذِ جنگ پر کی گئی دعا فوراً قبول ہوتی ہے 536
مجاہد اپنے ٹھکانوں میں پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا پڑھیں 537
زمین اور آسمان کی ہر آفت سے بچنے کی دعا 537

قنوت نازلہ کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ نے مسلسل ایک مہینا قنوتِ نازلہ کی 538
دشمن کی قید میں اسیر بھائیوں کے نام لے کر دعا کرنا 540
دشمن کے لیے قحط سالی کی بد دعا 540
ہنود اور یہود ونصاریٰ کے لیے لعنت کرنا 541
کافروں کے لیے آگ کے عذاب کی بد دعا 542
مجاہدین کے خلاف معرکہ آراء کفار کے لیے سخت عذاب کی دعا 542

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، أَمَّا بَعْدُ !

''زادُ المجاھد'' جہاد اور مجاہدین کے فضائل و برکات اور احکام و مسائل پر مشتمل ایک جامع کتاب ہے، اس کی جامعیت کا اندازہ اس کے پڑھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس میں جہاں ایک مجاہد اور غازی کے لیے ''زادِ راہ'' ہے وہاں ایک خطیب اور داعی کے لیے ترغیب جہاد کا سامان بھی ہے۔ آیاتِ قرآنی، احادیثِ صحیحہ اور تاریخِ اسلام کے ایمان افروز جہادی واقعات کو جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اب تک اس کتاب کے بیسیوں ہزار ایڈیشن شائع ہو کر احباب تک پہنچ چکے ہیں۔ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

اس کی اشاعت اوّل 1998ء میں اس وقت ہوئی، جب دس سالہ جہادِ افغانستان کے نتیجہ میں آدھی دنیا پر حکومت کرنے والی عظیم فوجی قوت ''سوویت'' یونین ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی تھی۔ اس کے افغانستان پر قبضہ کرنے کے بعد پاکستان پر قابض ہو کر گرم پانیوں تک رسائی حاصل کرنے کے مکروہ عزائم بھی ناکام رہے اور پوری دنیا میں اسلام کی جنگ لڑنے والے مجاہدین کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور فلسطین، فلپائن، بوسنیا، چیچنیا اور بالخصوص کشمیر میں جہاد کے محاذ گرم ہوئے، مجاہدین صف شکن کے جذبوں کو جلا دینے اور ان کے اندر شوقِ شہادت کوٹ کوٹ کر بھرنے کے لیے جس مواد کی ضرورت تھی ''زادُ المجاھد'' میں اس کا اہتمام کیا گیا۔

نائن الیون (9/11) کے بعد جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان پر گولہ و بارود کا استعمال کیا، جہاد فی سبیل اللہ کو کبھی دہشت گردی اور شدت پسندی قرار دیا اور کبھی مجاہدین کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے ان میں ''تکفیر'' اور ''خارجیت'' کے بیج بوئے تو یہ امتِ مسلمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وجود پر ایک اور خوفناک حملہ تھا، جس کا مقابلہ تیر و تفنگ کے بجائے کتاب و سنت کے دلائل اور جہادِ فی سبیل اللہ کی حقیقت بیان کرنے سے ہی ممکن تھا۔ لہٰذا ''زادُ المجاھد'' کے نئے ایڈیشن میں ان تمام پہلوؤں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کام شروع کیا گیا۔ غیر مستند اور کمزور روایات کو کتاب سے خارج کر دیا گیا اور بہت سا ایسا مواد شامل کتاب کیا گیا جس کی موجودہ پُرفتن حالات میں میدانِ جہاد میں برسرِ پیکار مجاہدین کی راہنمائی کے لیے اشد ضرورت تھی۔ اب یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ''زادُ المجاھد'' میں اوّل تا آخر کوئی ضعیف، موضوع یا من گھڑت روایت نہیں ہے۔ صحت کے اس اہتمام کے علاوہ اس میں کئی نئے ابواب کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ الحمد للہ کتاب ایسی ہے کہ جو شخص پوری توجہ اور خلوصِ دل کے ساتھ اس کا مطالعہ کرے گا۔ اللہ رب العزت یقیناً اسے میدان جہاد کا راہی بننے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنھوں نے اس مبارک کام میں تعاون فرمایا۔ خصوصاً دار الاندلس کے مدیر محترم جاوید الحسن صدیقی حفظہ اللہ کہ جن کی شدید خواہش اور اصرار کے بعد مطبوعہ نسخہ پر نظرِ ثانی، تحقیق اور مفید اضافوں کا آغاز ہوا اور جن کی مسلسل حوصلہ افزائی کے ساتھ یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ ان کے علاوہ رفیق مجلس التحقیق الشیخ حافظ سعید الرحمن حفظہ اللہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنھوں نے بھرپور محنت کر کے اس کی تہذیب و تحسین کی اور فاضل نوجوان سید تنویر الحق شاہ حفظہ اللہ نے تحقیق و تخریج کا محنت طلب کام کیا اور ابوخزیمہ محمد شفیق نے کمپوزنگ و ڈیزائننگ کا فریضہ سرانجام دیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس محنت کو قبول فرمائے اور اسے تمام مسلمانوں کے لیے نافع بنائے۔ اور ہم سب کو فردوسِ بریں میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ آمین!

الفقیر الی عفو ربہ

سیف اللہ خالد

۷ صفر ۱۴۳۵ھ 11 دسمبر 2013ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
01

فرضیتِ جہاد

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ

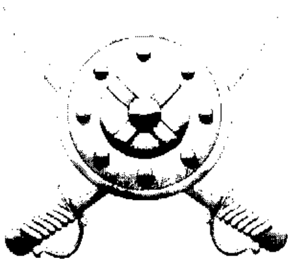

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرضیت جہاد

جہاد فرض ہے چاہے ناگوار گزرے:

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾

[البقرة : ٢١٦]

''تم پر لڑنا لکھ دیا گیا ہے، حالانکہ وہ تمھیں سراسر ناپسند ہے اور ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمھارے لیے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو اور وہ تمھارے لیے بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

کفر و شرک کے فتنہ کی بیخ کنی کے لیے لڑو:

﴿ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۗ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [البقرة : ١٩٣]

''اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر کوئی زیادتی نہیں۔''

دین اسلام کے تمام ادیان پر چھا جانے تک لڑتے رہو:

﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ [الأنفال : ٣٩]

''اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کے لیے ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بے شک اللہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اسے خوب دیکھنے والا ہے۔''

دشمن سے ٹکراؤ کے وقت ثابت قدمی اختیار کرو

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ [الأنفال : ١٥، ١٦]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا، آمنے سامنے مقابلے کی صورت میں ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو۔ اور جو کوئی اس دن ان سے اپنی پیٹھ پھیرے، ماسوائے اس کے جو لڑائی کے لیے پینترا بدلنے والا ہو، یا کسی جماعت کی طرف پناہ لینے والا ہو تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الأنفال : ٤٥]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم کسی گروہ کے مقابل ہو تو جمے رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔''

جب جہاد کے لیے سب کو نکلنے کا حکم مل جائے

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴾ [التوبة : ٣٨]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمھیں کیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین کی طرف نہایت بوجھل ہو جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر خوش ہوگئے ہو؟ تو دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں نہیں ہے مگر بہت تھوڑا۔''

قریب کے کفار سے لڑنے کا حکم:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴾ [التوبة : ١٢٣]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں سے لڑو جو کافروں میں سے تمھارے قریب ہیں اور لازم ہے کہ وہ تم میں کچھ سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔''

جزیہ کی وصولی تک لڑتے رہو:

﴿ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴾ [التوبة : ٢٩]

''لڑو ان لوگوں سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخر پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دینِ حق کو اختیار کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنھیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ حقیر ہوں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزوروں کے دفاع کے لیے لڑو:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ ﴾ [الأنفال : ٧٢]

''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تمھارے لیے ان کی دوستی میں سے کچھ بھی نہیں، یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین کے بارے میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے۔''

﴿ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴾

[النساء : ٧٥]

''اور تمھیں کیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی بنا دے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مددگار بنا۔''

مظلوم ظالم کے خلاف لڑے:

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴾

[الحج : ٣٩]

''ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اجازت دے دی گئی ہے، اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً پوری طرح قادر ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلم وزیادتی کی روک تھام کے لیے لڑو:

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [البقرة : ١٩٠]

''اور اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی مت کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

کفار سے مقبوضہ علاقے چھڑانے کے لیے قتال فرض ہے:

﴿وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة : ١٩١]

''اور انھیں قتل کرو جہاں انھیں پاؤ اور انھیں وہاں سے نکالو جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا ہے اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔''

﴿وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا﴾

[البقرة : ٢٤٦]

''اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ کے راستے میں نہ لڑیں، حالانکہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بیٹوں سے نکال دیا گیا ہے۔''

شیطانی طاقتوں سے لڑو:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا﴾

[النساء : ٧٦]

''وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا وہ باطل معبود کے راستے میں لڑتے ہیں، پس تم شیطان کے دوستوں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال ہمیشہ نہایت کمزور رہی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار کے خلاف گوریلا جہادی کارروائیوں کا حکم:

﴿فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [التوبة: ٥]

''پس جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انھیں پکڑو اور انھیں گھیرو اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

کفار کو ایسی مار مارو کہ ان کے پچھلے بھی بھاگ کھڑے ہوں:

﴿فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ﴾
[الأنفال: ٥٧]

''پس اگر کبھی تو انھیں لڑائی میں پا ہی لے تو ان (پرکاری ضرب) کے ساتھ ان لوگوں کو بھگا دے جو ان کے پیچھے ہیں، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔''

جہاد نہ ہو تو زمین میں فساد پھیل جائے:

﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ [البقرة: ٢٥١]

''اور اگر اللہ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ساتھ ہٹانا نہ ہوتا تو یقیناً زمین برباد ہو جاتی اور لیکن اللہ جہانوں پر بڑے فضل والا ہے۔''

جہاد دنیا میں امن و سلامتی کا ضامن ہے:

﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿ [الحج : ٤٠]

''اور اگر اللہ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ذریعے ہٹانا نہ ہوتا تو ضرور ڈھا دیے جاتے (راہبوں کے) جھونپڑے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں، جن میں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا، بے شک اللہ یقیناً بہت قوت والا، سب پر غالب ہے۔''

عہد شکن قوم کی سرکوبی کے لیے لڑو:

﴿ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾

[التوبة : ١٣]

''کیا تم ان لوگوں سے نہ لڑو گے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ دیں اور رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا اور انھوں نے ہی پہلی بار تم سے ابتدا کی؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ تو اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔''

ہر حالت میں جہاد کے لیے نکلو:

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ [التوبة : ٤١]

''نکلو ہلکے اور بوجھل اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔''

مقتولین اور شہداء کا انتقام لینے کے لیے جہاد کرو:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ﴾ [البقرة : ١٧٨]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر مقتولوں میں بدلہ لینا لکھ دیا گیا ہے۔''

حربی کافروں کی گردنیں اڑانے کا حکم:

﴿ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴾ [محمد : ٤]

''تو جب تم ان لوگوں سے ملو جنھوں نے کفر کیا تو گردنیں مارنا ہے، یہاں تک کہ جب انھیں خوب قتل کر چکو تو (ان کو) مضبوط باندھ لو، پھر بعد میں یا تو احسان کرنا ہے اور یا فدیہ لے لینا، یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے، (بات) یہی ہے۔ اور اگر اللہ چاہے تو ضرور ان سے انتقام لے لے اور لیکن تا کہ تم میں سے بعض کو بعض کے ساتھ آزمائے اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے تو وہ ہرگز ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔''

رسول اللہ ﷺ کو حکم قتال:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ))

[بخاري، كتاب الإيمان، باب ﴿ فإن تابوا و أقاموا الصلوة و اتوا الزكاة ...... ﴾ : ٢٥۔ مسلم، كتاب الإيمان، باب الأمر بقتال الناس ...... : ٢٢]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں (کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں) اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں، تو جب انھوں نے ایسا کر لیا تو انھوں مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال بچا لیے، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔“

جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکل پڑو:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا:

((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّ نِيَّةٌ وَ إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الجهاد والسير : ۲۷۸۳]

”فتح مکہ کے بعد اب (مکہ سے مدینہ کی طرف) ہجرت تو نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم سے جہاد کے لیے نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو (جہاد کے لیے) نکل پڑو۔“

جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جمرہ کے پاس رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) ”افضل جہاد جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔“

[طبراني كبير : ۳۲۷/۷، ح : ۸۰۰۷]

کافروں سے جان، مال اور زبان سے جہاد کرو:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب كراهية ترك الغزو : ٢٥٠٤۔ نسائي: ٣٠٩٨۔ المختارة للضياء المقدسي : ٢/ ٢٧٥، ح : ١٦٤٢]

''مشرکوں کے خلاف اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعے جہاد کرو۔''

مومن تو اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (شاعر تھے، وہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اشعار کے بارے میں یہ نازل فرمایا ہے (اور میں تو شاعر ہوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(تم ان میں سے نہیں ہو) مومن تو اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مشرکوں کی ہجوان کو ایسے ناگوار ہوتی ہے جیسے تیروں سے مارنا۔'' [ابن حبان : ٥٧٨٦۔ مسند أحمد : ٦/ ٣٨٧، ح : ٢٧٢٤٢۔ بيهقي : ١٠/ ٢٣٩]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((إِنَّ رُوحَ الْقُدْسِ لاَ يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ))

''جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا، روح القدس تیری مدد کرتا رہے گا۔''

اور فرمایا:

((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى))

[مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت ... : ٢٤٩٠]

''حسان نے قریش کی ہجو کر کے (مومنوں کے دلوں کو) تسکین دی اور ان (کافروں کی عزتوں) کو تباہ کر دیا۔''

نہ صدقہ نہ جہاد تو جنت میں کیسے جاؤ گے؟

سیدنا ابن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تاکہ آپ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی بیعت کروں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر شرط لگائی کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ! ان میں سے دو کی میں طاقت نہیں رکھتا، ایک زکوٰۃ دینے کی اس لیے کہ میرے پاس دس (۱۰) اونٹ ہیں اور ان میں سے اپنے گھر والوں کا انتظام کرتا ہوں اور دوسرا جہاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ جو میدان جہاد میں دشمن کو پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے تو بے شک وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹتا ہے۔ لہٰذا مجھے ڈر ہے کہ میدانِ قتال میں موت کو ناپسند کرتے ہوئے ڈر کے مارے بھاگ جاؤں۔ صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ بند کر کے ہلایا اور فرمایا:

((لَا صَدَقَةَ وَلَا جِهَادَ فَبِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ ؟))

''نہ صدقہ کرو گے اور نہ ہی جہاد تو پھر جنت میں کیسے داخل ہو گے؟''

یہ سن کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی بیعت کرتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ نے تمام چیزوں پر مجھ سے بیعت لی۔ [مستدرك حاكم : ٢/ ٨٠، ح : ٢٤٢١۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي : ٩/ ٢٠۔ مسند أحمد : ٥/ ٢٢٤، ح : ٢١٩٥٢]

غموں اور پریشانیوں کے مداوا کے لیے جہاد کرو:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ))

[مسند الشاشي : ٢/ ٢٣٠، ح : ١١٦٤، و صححه ابن حبان : ٤٨٥٥۔ الأحاديث المختارة : ٣/ ٣٣٢، ٣٢٤، ح : ٣٦١، ٣٦٤]

''اللہ کی راہ میں جہاد کو لازم پکڑو! کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروازہ ہے، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ رنج وغم سے نجات دیتا ہے۔‘‘

میدانِ جہاد میں اسیر ہونے والوں کو آزاد کروانے کا حکم:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فُكُّوا الْعَانِيَ ، أَيِ الْأَسِيْرَ ، وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ))

[بخاري ، كتاب الجهاد ، باب فكاك الأسير : ٣٠٤٦]

’’قیدیوں کو آزاد کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت کرو۔‘‘

اے نبی! آپ مشرکین سے جہاد کریں اللہ آپ کا ساتھ دے گا:

سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا ، فَقُلْتُ : رَبِّ ! إِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً ، فَقَالَ : اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوْكَ ، وَ اغْزُهُمْ نُغْزِكَ ، وَ أَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ ، وَ قَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ))

[مسلم، كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة و أهل النار : ٢٨٦٥]

’’اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں (یعنی انھیں قتل کر دوں)، میں نے عرض کیا، اے میرے رب! تب وہ تو میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی کی طرح بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ ان کو نکالیں جیسے انھوں نے آپ کو نکالا تھا، آپ ان کے خلاف جہاد کریں، ہم آپ کے ساتھ مل کر (ان سے) لڑیں گے، آپ ان کے خلاف خرچ کریں، ہم آپ پر خرچ کریں گے، آپ ایک لشکر بھیجیں ہم اس سے پانچ گنا (زیادہ لشکر) بھیجیں گے اور جو آپ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماں بردار ہیں، انھیں ساتھ لے کر ان سے جنگ کرو جو تمھارے نافرمان ہیں۔‘‘

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مرتدین کے خلاف اعلانِ قتال:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ ، وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ عُمَرُ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَ نَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ ، وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ! وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا ، قَالَ عُمَرُ : فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ)) [بخاري ، كتاب استتابة المعاندين والمرتدين ، باب قتل من أبى قبول الفرائض ...... الخ : ٦٩٢٤ ، ٦٩٢٥]

’’جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے، پھر قبائل عرب میں سے جنھوں نے کفر اختیار کرنا تھا کفر اختیار کر لیا (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا تو) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کریں گے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ’’مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک کہ وہ ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ نہ کہیں، پھر جس نے یہ شہادت دے دی اس نے اپنا مال اور اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان مجھ سے محفوظ کر لیے، الا یہ کہ اسلام کا کوئی حق ہو اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے؟'' اس کے جواب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا، اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا (شرعی) حق ہے (جیسے کہ نماز جسم کا) اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے بکری کا ایک بچہ بھی دینے سے انکار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان سے اس بچے کے روکنے پر ضرور لڑوں گا۔ تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے لیے ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور میں بھی پہچان گیا کہ یہی بات حق ہے۔''

شہ رگ کٹنے تک کفار سے لڑتے رہنے کا نبوی عزم:

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا مروان سے صلح حدیبیہ کا قصہ مروی ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِيْ هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ ، وَ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ أَمْرَهُ)) [بخاري، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة...... الخ : ٢٧٣١، ٢٧٣٢]

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان (کافروں) سے اس دین کی خاطر ضرور لڑوں گا، حتیٰ کہ میری گردن کٹ جائے اور اللہ تعالیٰ ضرور بضرور اپنے دین کو نافذ کرے گا۔''

کلمہ گو مسلمان کا قتل جہاد نہیں:

سیدنا ابوظبیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے:

((بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلاً مِّنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ؟ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب بعث النبي ﷺ أسامة إلى الحرقات من جهينة : ٤٢٦٩]

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حرقہ قبیلے کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا تو انھیں شکست دی، (پھر یہ واقعہ رونما ہوا کہ) میرا اور ایک انصاری آدمی کا حرقہ کے ایک شخص سے ٹاکرا ہو گیا۔ جب ہم نے اس کو گھیر لیا تو وہ ''لا الہ الا اللہ'' کہنے لگا۔ یہ سنتے ہی انصاری نے تو اپنا ہاتھ کھینچ لیا، لیکن میں نے نیزہ مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ اب جب ہم اس جنگ سے واپس پلٹے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی، تو آپ نے فرمایا: ''اسامہ! تو نے ''لا الہ الا اللہ'' کہنے کے بعد اسے مار ڈالا؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! وہ تو اپنے بچاؤ کے لیے کہہ رہا تھا، لیکن آپ بار بار وہی فرماتے رہے، حتیٰ کہ میں نے خواہش کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا۔''

کلمہ گو کے قتل کا وبال:

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا...... پھر جب دشمن سے آمنا سامنا ہوا اور میں نے ایک شخص پر حملہ کرنا چاہا، تو وہ ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار کرنے لگا، لیکن میں نے نیزے کے زبردست وار سے اسے قتل کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا، تاہم اس بات سے میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا، سو جب میں واپس آیا تو میں نے اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اس شخص کو ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے کے باوجود قتل کر دیا؟'' میں نے کہا، اس نے تو تلوار کے خوف سے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا، یا ڈر کی وجہ سے؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''تم نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کے بعد اسے قتل کر دیا؟'' آپ بار بار یہی جملہ فرما رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرما رہے تھے: ''جب وہ شخص قیامت کے دن ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ آئے گا تو تم کیا کرو گے (یعنی اس قتل کا حساب کیسے دو گے)؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے لیے بخشش اور مغفرت کی دعا کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: ''قیامت کے دن جب وہ مقتول ''لا الٰہ الا اللہ'' کے ساتھ آئے گا تو تم کیا کرو گے؟'' جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بار بار یہی بات سنی تو میں نے بڑی حسرت سے یہ آرزو کی کہ کاش! میں نے آج ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔ [مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم قتل الکافر بعد قوله لا إله إلا الله : ۹۶، ۹۷]

اسلام جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے:

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا، اے اللہ کے رسول!

((أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ ، فَقَاتَلَنِي ، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ ، أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقْتُلْهُ ، قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِيْ ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا ، أَفَأَقْتُلُهُ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقْتُلْهُ ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقْتُلَهُ، وَ إِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ))

[مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم قتل الکافر بعد قوله : لا إله إلا الله : ۹۵]

''اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی کافر سے میرا مقابلہ ہو، وہ مجھ سے لڑے اور تلوار کے وار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ دے، پھر مجھ سے بچنے کے لیے ایک درخت کی پناہ لے اور کہے میں نے اللہ کے لیے اسلام قبول کر لیا، تو اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے یہ کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اسے قتل نہ کر۔'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ دیا اور ہاتھ کاٹنے کے بعد یہ بات کہی تو کیا (ایسی صورت) میں میں اسے قتل نہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اسے قتل نہ کر، ورنہ وہ اس درجے پر پہنچ جائے گا جس درجے پر تو اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تو اس درجے پر پہنچ جائے گا جس درجے پر وہ یہ بات کہنے سے پہلے تھا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
02

جہاد کے متعلق نبوی پیش گوئیاں

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) [مسلم : ۱۹۲۳]

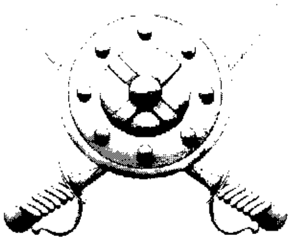

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کے متعلق نبوی پیش گوئیاں

رسول اللہ ﷺ قیامت تک کے لیے تلوار کے ساتھ مبعوث کیے گئے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ، حَتَّى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ جُعِلَ رِزْقِيْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ وَ جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِيْ وَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

[مسند أحمد : ٢/٥٠، ح : ٥١١٤، ٥١١٥ـ شعب الإيمان للبيهقي : ٢/٧٥، ح : ١١٩٩]

”مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی جائے، میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھ دیا گیا ہے، نیز ذلت و رسوائی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے جو میرے حکم کی مخالفت کرے اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انھی میں سے ہے۔“

ایک جماعت ہمیشہ حق کے لیے قیامت تک قتال کرتی رہے گی:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا ، يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ : لا تزال طائفة من أمتي ...... : ۱۹۲۲]

''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں میں سے ایک (نہ ایک) جماعت اس دین کی حفاظت کے لیے قیامت تک لڑتی رہے گی۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ : لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين ...... : ۱۹۲۳]

''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے لیے قیامت کے دن تک لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی۔''

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب قوله ﷺ: لا تزال طائفة ...... : ۱۹۲۰۔ بخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: لا تزال طائفة من ...... : ۷۳۱۱]

''مسلمانوں میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے لیے لڑتی رہے گی جو قیامت تک اپنے دشمنوں پر غالب رہے گی۔''

غلبہ اسلام جہاد ہی کے ذریعے ہوگا:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في دوام الجهاد : ٢٤٨٤۔ مستدرك حاكم : ٤/ ٤٥٠، ح : ٨٣٩١۔ مسند أحمد : ٤/ ٤٣٤، ح : ١٩٩٥٩]

’’میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور حق (اسلام) کے دشمنوں پر غلبہ پائے گا، حتیٰ کہ ان میں سے آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔‘‘

جہادی راہوں پر گھوڑے قیامت تک گامزن رہیں گے :

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگلی سے مروڑتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الخيل و أن الخير معقود بنواصيها : ١٨٧٢]

’’قیامت تک کے لیے خیر و برکت گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ بندھی ہوئی ہے، (وہ خیر) اجر و ثواب اور مال غنیمت (ہے)۔‘‘

قربِ قیامت قیامِ خلافت کی پیش گوئی :

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَّكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ))

[مسند أحمد : ٤/ ٢٧٣، ح : ١٨٤٣٦۔ مسند أبي داؤد الطيالسي : ١/ ٣٤٩، ٣٥٠، ح : ٤٣٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ نے چاہا کہ رہے، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا، تب نبوت کے طریقہ پر خلافت ہو گی، جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ رہے، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد ملک عاض (دانتوں سے کاٹنے والی بادشاہی) ہوگی، وہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ نے چاہا کہ رہے۔ پھر جابرانہ حکومت ہوگی، وہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ نے چاہا کہ رہے، پھر اللہ اسے اٹھا لے گا، پھر نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہوگی۔‘‘ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔‘‘

جہاد کو معطل سمجھنے والے جھوٹے ہیں:

سیدنا سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے کہا، یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو اہمیت دینا چھوڑ دی ہے اور ہتھیار رکھ دیے ہیں اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اب جہاد نہیں رہا اور جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ دیے ہیں۔ (یعنی جنگ ختم ہو چکی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((كَذَبُوا الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ وَ يُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوْبَ أَقْوَامٍ وَ يَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَ حَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ))

[نسائي، كتاب الخيل، باب الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة: ٣٥٩١۔ مسند أحمد: ٤/ ١٠٤، ح: ١٦٩٦٧]

’’انھوں نے غلط کہا، جہاد (وقتال) تو اب فرض ہوا ہے اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا، اللہ تعالیٰ ان سے لڑنے کے لیے بہت سے لوگوں کے دل کفر کی طرف مائل کرتا رہے گا اور اللہ انھیں ان (لوگوں) سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق دے گا، یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو جائے (یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اور یہ گروہ اسی حالت پر ہوگا)۔''

جہاد سے یہودیت کا انجام عبرتناک ہوگا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتَّى يَخْتَبِيءَ أَحَدُهُمْ وَرَآءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب قتال اليهود : ٢٩٢٥]

''(ایک دور آئے گا جب) تم یہودیوں سے جنگ کرو گے (اور وہ شکست کھا کر بھاگیں گے) یہاں تک کہ اگر کوئی یہودی پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے تو تُو اسے قتل کر دے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ ! يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ))

[مسلم، كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر ...... الخ : ٢٩٢٢]

''اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کر لیں، مسلمان یہودیوں کو قتل کر دیں گے، حتیٰ کہ یہودی پتھروں یا درختوں کے پیچھے چھپتے پھریں گے اور حجر و شجر پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مسلمان! اے اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، آ اور اسے قتل کر دے، سوائے "غرقد" درخت کے (وہ ایسا نہیں کہے گا) کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔"

یہ عظیم معرکہ آخری زمانے میں برپا ہوگا، اس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔ اس موقع پر درخت اور پتھر بول بول کر مسلمانوں سے کہیں گے: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے، جلدی سے آؤ اور اسے قتل کر ڈالو، یعنی اس جنگ میں غرقد کے درخت کے علاوہ باقی درخت اور پتھر بھی مسلمانوں سے محبت اور ہمدردی کا اظہار اوران کی مدد کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل اسلام کی نصرت وتائید ہوگی۔

قیامت سے پہلے بیت المقدس فتح ہوگا:

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَ هُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ : مَوْتِيْ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ......)) [بخاري، كتاب الجزية، باب ما يحذر من الغدر : ٣١٧٦]

"میں غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے بنے ہوئے خیمہ میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت سے قبل چھ(٦) نشانیوں کو شمار کر لینا، ایک میری موت، دوسری بیت المقدس کی فتح......"

قیامت سے پہلے ترکوں سے جہاد ہوگا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب قتال الترك : ٢٩٢٨]

”قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک قوم سے جنگ نہ کرلو، جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں موٹی اور چپٹی ہوئی اور چہرے چمڑے دار ڈھال کی طرح چوڑے چوڑے ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ان لوگوں سے جنگ نہ کرلو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔“

سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا:

((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ نِعَالَ الشَّعَرِ وَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَّةُ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب قتال الترك : ٢٩٢٧]

”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔ یہ بھی قیامت کی علامات میں سے ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے کہ گویا وہ تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہیں۔“

جزیرۂ عرب، فارس اور روم کی فتح ہوگی:

سیدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے ایک سفر پر نکلے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب کی جانب سے ایک قوم آئی، ان کے بدن پر اون کے کپڑے تھے۔ ان کی ملاقات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ٹیلے پر ہوئی۔ وہ کھڑے تھے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ مجھے جا کر ان کے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کھڑا ہونا چاہیے، مبادا وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکے سے قتل کر دیں، پھر میں نے کہا کہ شاید اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کوئی خفیہ بات چیت کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہوں۔ بہر حال میں آیا اور ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ میں نے آپ ﷺ سے چار باتیں سیکھیں جنھیں میں انگلیوں پر گن سکتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ)) [مسلم، كتاب الفتن و أشراط الساعة، باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال : ٢٩٠٠]

''تم لوگ جزیرۃ العرب کے لوگوں سے جہاد کرو گے تو اللہ اسے فتح کر دے گا، پھر فارس (ایران) سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دے گا، پھر تم روم سے جہاد کرو گے تو اللہ اسے بھی فتح کر دے گا، پھر تم دجال سے جہاد کرو گے تو اللہ اسے بھی فتح کر دے گا۔''

مسلمانوں کی عیسائیوں سے پہلے صلح اور پھر جنگ ہوگی:

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سیدنا ذی مخبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ أَنْتُمْ وَ هُمْ عَدُوًّا مِنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ)) [أبو داود، كتاب الملاحم، باب ما يذكر من ملاحم الروم : ٤٢٩٢]

''تم لوگ رومیوں سے پُر امن مصالحت کرو گے اور دونوں مل کر اپنے پیچھے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن سے لڑو گے، ان پر غالب رہو گے، غنیمت پاؤ گے اور سلامتی کے ساتھ واپس آ ؤ گے اور ایک ٹیلوں والے میدان میں پڑاؤ ڈالو گے، وہاں ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا: ''صلیب کو فتح ہوئی۔'' مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس بات پر غضب ناک ہو کر اس صلیب کو توڑ دے گا جس پر اہلِ روم عہد شکنی کریں گے اور دوسرے عیسائیوں کو جنگ کے لیے اکٹھا کریں گے۔''

اس معرکہ میں عیسائی مسلمانوں کے خلاف نو (۹) لاکھ، ساٹھ (۶۰) ہزار کا ایک بہت بڑا لشکر اکٹھا کریں گے اور جنگ کریں گے، جیسا کہ سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((ثُمَّ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ إِلَيْكُمْ فِيْ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا))

[ابن ماجه، كتاب الفتن، باب أشراط الساعة : ٤٠٤٢، بخاري : ٣١٧٦]

''پھر بنی اصفر (اہلِ روم) اور تمھارے درمیان صلح ہو گی وہ تمھارے ساتھ غداری (دھوکا) کریں گے اور تمھارے مقابلے میں اسّی (۸۰) جھنڈوں کے ساتھ (فوج لے کر) آئیں گے، ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) فوج ہو گی۔''

مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان عظیم معرکے اور فتح قسطنطنیہ کی پیش گوئی:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَ خَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ، وَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ، وَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ)) [أبو داؤد، كتاب الملاحم باب في امارات الملاحم : ٤٢٩٤]

''بیت المقدس کی آبادی دراصل یثرب (مدینہ) کی بے آبادی کا پیش خیمہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ مدینہ کی بے آبادی کے نتیجہ میں ایک عظیم معرکہ شروع ہو جائے گا۔ اس معرکے کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہو گا اور قسطنطنیہ کی فتح کے بعد پھر جلد ہی دجال کا خروج ہو گا۔“

سیدنا ذی مخبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم لوگ رومیوں کے ساتھ پر امن مصالحت کر لو گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر اپنے پیچھے ایک دشمن سے لڑائی کرو گے تو ان پر غالب رہو گے، مال غنیمت حاصل کرو گے اور صحیح سلامت رہو گے۔ پھر تم وہاں سے واپس آؤ گے، یہاں تک کہ ایک میدان میں پڑاؤ ڈالو گے جس میں ٹیلے بھی ہوں گے۔ پھر عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آ گئی۔ اس پر ایک مسلمان سیخ پا ہو جائے گا اور آگے بڑھ کر صلیب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اس واقعے سے عیسائی بگڑ جائیں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ بعض راویوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس وقت مسلمان جلدی سے اپنے ہتھیار سنبھال لیں گے اور ان سے قتال کریں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں شہادت سے سرفراز فرمائے گا۔“

[أبو داؤد، كتاب الملاحم، باب ما يذكر من ملاحم الروم: ٤٢٩٢، ٤٢٩٣]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک عیسائی ”اعماق“ یا ”دابق“ کے مقام پر پڑاؤ نہ ڈالیں۔ (یہ مقام شام میں حلب نامی شہر کے قریب واقع ہے) عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مدینہ سے ایک لشکر روانہ ہو گا جو اس زمانے کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہو گا۔ جب دونوں لشکر ایک دوسرے کے مدمقابل صف آرا ہوں گے تو عیسائی کہیں گے: ہمیں ان لوگوں سے لڑائی کر لینے دو جو ہم میں سے گرفتار ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے تھے (عیسائیوں کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین پہلے بھی متعدد لڑائیاں ہو چکی ہوں گی۔ جن میں مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی اور عیسائیوں کو قیدی بنا لیا گیا تھا اور وہ قیدی مسلمان ہو گئے تھے اور اب اسلامی لشکر میں شامل ہو کر عیسائیوں سے جہاد کرنے کے لیے آئے ہوئے ہوں گے) مگر مسلمان کہیں گے: نہیں اللہ کی قسم! ہم کبھی اپنے بھائیوں کو تمھارے مقابلے میں اکیلا نہیں چھوڑیں گے، تو عیسائی مسلمانوں سے جنگ کریں گے، جس میں (مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصہ میدان چھوڑ جائے گا) اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اس لشکر کے ایک تہائی لوگ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائیں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے، باقی ایک تہائی لشکر لڑائی میں فتح حاصل کرے گا (لشکر کا آخری تہائی حصہ شہروں کو فتح کر لے گا اور مال غنیمت حاصل کرے گا) یہ لوگ کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ یہی لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور جب وہ اپنی تلواریں زیتون کے درختوں سے لٹکا کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان آ کر آواز لگائے گا: لوگو! تمھارے بعد مسیح دجال تمھارے گھروں میں داخل ہو گیا ہے (وہ مسلمانوں پر خوف و ہراس اور گھبراہٹ طاری کرنا چاہے گا) لشکر اسلام کے مجاہدین وہاں سے نکلیں گے (وہ دجال کی طرف چل دیں گے) شیطان کی یہ خبر تو غلط ہوگی، لیکن جب وہ شام میں پہنچیں گے تو واقعی مسیح دجال کا ظہور ہو جائے گا۔'' [مسلم، کتاب الفتن، باب في فتح قسطنطنية : ۲۸۹۷]

روما (اٹلی) پھر فتح ہوگا:

ابوقبیل کہتے ہیں:

((كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ سُئِلَ أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُفْتَحُ أَوَّلاً الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ أَوْ رُوْمِيَةُ ؟ فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بِصَنْدُوْقٍ لَهُ حَلَقٌ قَالَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلاً الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ أَوْ رُوْمِيَةُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلاً يَعْنِيْ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ))

[مسند أحمد : ۲/ ۱۷٦، ح : ٦٦٤٥، مستدرك حاكم : ٤/ ٥٥٥، ح : ٨٦٦٢۔ السلسلة الصحيحة : ٤]

''ہم سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان سے سوال کیا گیا: ''کون سا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روما (اٹلی)؟'' سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک صندوق منگوا کر اس سے ایک کتاب نکالی اور کہا: ''ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے لکھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: ''قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا یا روما؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہرقل کا شہر قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔''

بغیر ہتھیاروں کے قسطنطنیہ کی فتح:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنْ بَنِيْ إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَ هُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَ يَرْجِعُوْنَ)) [مسلم، الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل : ۲۹۲۰]

''(میرے صحابہ) کیا تم نے اس شہر کی بابت سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی اور دوسری جانب سمندر ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''ہاں! یا رسول اللہ! (سنا ہے)۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بنی اسحاق میں سے ستر ہزار آدمی اس کے خلاف جہاد نہ کر لیں۔ جب وہ آئیں گے تو پڑاؤ ڈال دیں گے، لیکن اسلحہ اور تیر و تفنگ سے لڑائی نہیں کریں گے بلکہ ''لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہیں گے تو شہر پناہ کی ایک جانب (کی دیوار) گر پڑے گی، پھر دوبارہ ''لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہیں گے تو دوسری جانب (کی دیوار) بھی گر پڑے گی، پھر تیسری مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہیں گے تو مسلمانوں کے لیے راستہ کھل جائے گا اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے۔ جب مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو اچانک ایک پکارنے والا پکارے گا: ''دجال نکل آیا، تو مسلمان سب کچھ چھوڑ کر واپس پلٹ آئیں گے۔''

عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعَ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ))

[بخاري، كتاب المظالم، باب كسر الصليب و قتل الخنزير : ٢٤٧٦]

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، حتیٰ کہ عیسیٰ ابن مریم تمھارے درمیان منصف اور حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے اور جزیہ لینا بند کر دیں گے۔ تب مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا ، فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ ، وَ يَضَعَ الْجِزْيَةَ ، وَ يَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

[بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام : ٣٤٤٨ ـ مسلم، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكمًا : ١٥٥]

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ زمانہ قریب ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ پھینکیں گے، سور کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور اس وقت مال کی بہت کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ (یہ حالت برقرار رہے گی، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آ جائے گا کہ) اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ))

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے قیامت تک لڑتا رہے گا اور وہ غالب رہے گا، پھر عیسیٰ ابن مریم ﷺ نازل ہوں گے۔ اس گروہ کا امام کہے گا، آیئے! آپ نماز پڑھایئے! وہ کہیں گے، نہیں یقیناً تم میں سے بعض، بعض پر حاکم ہیں۔ یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا فرمائی ہے۔''

[مسلم، کتاب الإیمان، باب نزول عیسی ابن مریم حاکمًا ...... الخ : ۱۵٦]

کسریٰ بن ہرمز کے خزانے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے :

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دو شخص آئے، ایک تنگیٔ معیشت کا شکوہ کر رہا تھا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟'' میں نے عرض کی، (دیکھا تو) نہیں، تاہم اس کے متعلق سنا ہے۔ فرمایا: ''اگر تمھاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے چل کر کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔'' میں نے اپنے دل میں کہا، قبیلۂ طے کے ڈاکو، جنھوں نے شہروں میں آگ لگا رکھی ہے، کہاں چلے جائیں گے؟ پھر (آپ ﷺ نے) فرمایا: ''اور (اے عدی!) اگر تمھاری عمر لمبی ہوئی تو تم ضرور کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرو گے۔'' میں نے کہا، کسریٰ بن ہرمز؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! کسریٰ بن ہرمز، اور (اے عدی!) اگر تمھاری عمر لمبی ہوئی تو ضرور ایسے شخص کو دیکھو گے جو مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر ایسے آدمی کی تلاش میں نکلے گا جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے قبول کر لے، لیکن ایسا کوئی آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔“ ...... سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (دو باتیں تو میں دیکھ چکا) میں نے حیرہ سے چل کر کعبہ کا طواف کرنے والی عورت کو دیکھا، اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر اور خوف نہیں تھا اور میں خود ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے۔

[بخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة : ٣٥٩٥]

اسلام ساری دنیا میں پھیل کر رہے گا:

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِعِزِّ عَزِيْزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَ ذُلًّا يُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ))

[مسند أحمد : ١٠٣/٤، ح : ١٦٩٥٩]

”بلاشبہ یہ دین وہاں تک ضرور بالضرور پہنچ کر رہے گا، جہاں تک دن اور رات کی رسائی ہے اور اللہ تعالیٰ کسی مٹی اور گارے کے مکان کو نہ چھوڑے گا یہاں تک کہ عزت والے کو عزت دے کر اور ذلت والے کو ذلیل کر کے اس میں دین کو داخل نہ کر دے۔ عزت والے کو اللہ تعالیٰ اسلام کے ساتھ عزت دے گا اور ذلیل کو کفر کے ساتھ ذلیل و رسوا کرے گا۔“

مشرقوں اور مغربوں میں اسلام کا غلبہ ہو گا:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا ، وَ إِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيَ مِنْهَا))

[مسلم، كتاب الفتن، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض : ٢٨٨٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی تو میں نے اس کے مشارق و مغارب دیکھ لیے اور عنقریب میری امت کا اقتدار وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اسے میرے لیے لپیٹا گیا ہے۔“

غلبۂ اسلام کے بعد ہر طرف امن وامان قائم ہوگا:

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کعبہ کے سائے میں اپنی چادر کے ذریعے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے، ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد طلب نہیں کریں گے؟ کیا آپ ہمارے لیے دعا نہیں فرمائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِيْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَ يُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ))

[بخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام: ٣٦١٢]

”تم سے پہلے ایک آدمی کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس کو اس میں کھڑا کر کے آرا لا کر اس کے سر پہ رکھ کر اسے دو حصوں میں چیر دیا جاتا، لیکن یہ (عذاب) بھی اسے اس کے دین سے نہ روکتا، (اسی طرح کسی کی) ہڈیوں اور پٹھوں سے لوہے کی کنگھیوں کے ذریعے گوشت الگ کر دیا جاتا، لیکن یہ (عذاب) بھی اسے دین سے نہ روک سکتا تھا، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور پورا فرمائے گا حتیٰ کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہ ہوگا، یا صرف بھیڑیے کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے اور لیکن تم بہت جلدی کر رہے ہو۔''

روم و ایران کے خزانے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ قَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهٗ وَ لَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب الحرب خدعة : ٣٠٢٧]

''کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا، اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر (شاہ روم) ضرور مرے گا، اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہیں ہوگا (روم و ایران دونوں مسلمانوں کے زیر نگیں ہوں گے) اور وہاں کے خزانے تم اللہ کے راستہ میں ضرور بالضرور تقسیم کرو گے۔''

ترکِ جہاد کے نتیجے میں اقوام عالم کی ملت اسلامیہ پر یلغار کی پیش گوئی :

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُوْشِكُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلٰى قَصْعَتِهَا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنْ تَكُوْنُوْنَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ تُنْتَزَعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوْبِ عَدُوِّكُمْ وَ يَجْعَلُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهَنَ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْوَهَنُ ! قَالَ حُبُّ الْحَيٰوةِ وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ))

[مسند أحمد : ٥/ ٢٧٨، ح : ٢٢٤٥٠ ـ حلية الأولياء لأبي نعيم : ١/ ١٨٣]

''عنقریب (کافر) قومیں ہر طرف سے تمھارے اوپر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔" راویٔ حدیث نے کہا: "ہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ تم کثرت سے ہو گے لیکن تمھاری حیثیت جھاگ کی ہوگی پانی کے اوپر بہنے والے جھاگ کی سی طرح۔ تمھارے دشمن کے دلوں سے تمھارا رعب ختم کر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ تمھارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔" صحابی نے کہا ہم نے پوچھا: "یا رسول اللہ! وہن کا کیا مطلب ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "زندہ رہنے (یعنی زندگی) کی محبت اور موت سے نفرت۔"

" قصعة " اس برتن کو کہتے ہیں جس میں کھانا ڈال کر کھایا جاتا ہے اور عہد نبوی میں اس کو عموماً لکڑی سے تیار کیا جاتا تھا۔ "الغثاء" اس میل کچیل اور جھاگ کو کہا جاتا ہے جو سیلاب کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے اور " الوھن " کی تشریح اللہ کے نبی ﷺ نے خود ہی فرما دی کہ یہ دنیا سے محبت کرنے اور موت سے نفرت کرنے کا نام ہے۔

یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت کے دلائل اور علامات قیامت میں سے ہے۔ آج اقوام عالم امت اسلامیہ پر اس طرح حملہ آور ہو چکی ہیں جس طرح بھوکے کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اس ذلت و رسوائی کا سبب مسلمانوں کی قلت نہیں، بلکہ وہ کثرت میں ہیں، لیکن اس کے باوجود گھاس پھوس سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ وہ اس جھاگ کی طرح ہیں جو سیلاب کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے اور اس کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔ آج امتِ مسلمہ کا یہی حال ہے، ان کی تعداد آج ڈیڑھ ارب سے زیادہ ہے، مگر ان کی یہ کثرت کمیت کے اعتبار سے تو ضرور ہے مگر کیفیت کے اعتبار سے ہرگز نہیں۔

آج دشمنوں کے دلوں سے مسلمانوں کا رعب نکل چکا ہے اور وہ اہل اسلام کو بے وقعت سمجھ کر ان کے خلاف جنگیں برپا کرتے اور ان پر حملے کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب مسلمانوں کے دلوں میں وہن ہے، یعنی وہ دنیا سے محبت اور موت کے خوف میں مبتلا ہیں۔

جہاد ہند میں شریک مجاہدین کی فضیلت:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَ عِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ))

[مسند أحمد : ٢٧٨/٥، ح : ٢٢٧٥٩۔ نسائي، كتاب الجهاد، باب غزوة الهند : ٣١٧٧]

”میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر لیا ہے۔ایک وہ جماعت جو ہندوستان (ہندو کافروں کے ساتھ) جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ (جہاد میں مددگار) ہوگی۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا ، وَ إِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيَ مِنْهَا)) [مسلم : ۲۸۸۹]

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی تو میں نے اس کے مشارق و مغارب دیکھ لیے اور عنقریب میری امت کا اقتدار وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اسے میرے لیے لپیٹا گیا ہے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
03

فضیلتِ جہاد

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ
عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً

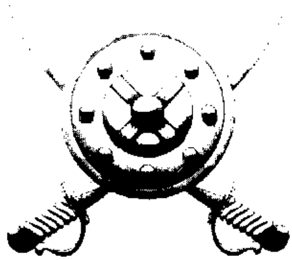

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت جہاد

اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾ [الأنفال : ٧٤]

''اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں، انھی کے لیے بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔''

سچے مومنوں کا کام:

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾ [الحجرات : ١٥]

''مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انھوں نے شک نہیں کیا اور انھوں نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔''

اللہ کی رحمت کے حق دار

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَحۡمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿ [البقرۃ : ۲۱۸]

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

عظیم درجات کے وارث مجاہدین :

﴿ لَا يَسۡتَوِى الۡقَاعِدُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ غَيۡرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالۡمُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ عَلَى الۡقٰعِدِيۡنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ عَلَى الۡقٰعِدِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۙ‏ دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴾

[النسآء : ۹۵، ۹۶]

"ایمان والوں میں سے بیٹھ رہنے والے، جو کسی تکلیف والے نہیں اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اپنی طرف سے بہت سے درجوں کی اور عظیم بخشش اور رحمت کی۔ اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔"

جہاد کرنے والوں اور عبادت میں مصروف رہنے والوں کا تقابل :

﴿ اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۘ‏ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجَاهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾ [التوبة : ١٩ تا ٢٢]

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجدِ حرام کو آباد کرنا اس جیسا بنا دیا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ یہ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں درجے میں بہت بڑے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب انھیں اپنی طرف سے بڑی رحمت اور عظیم رضامندی اور ایسے باغوں کی خوش خبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی نعمت ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ بے شک اللہ ہی ہے جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔''

جنت کے بدلے جان و مال کے سودے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [التوبة : ١١١، ١١٢]

''بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے ہیں، اس کے بدلے کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، پس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں اس کے ذمے پکا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ اپنا وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوب خوش ہو جاؤ جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ (وہ مومن) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (اللہ کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور ان مومنوں کو خوش خبری دے دے۔''

جہاد کامیابی اور بھلائی کی ضمانت ہے:

﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة: ۸۸، ۸۹]

''لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ہمراہ ایمان لائے، اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے سب بھلائیاں ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

جہاد کامیاب تجارت:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَظِيْمُ ۙ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [الصف : ۱۰ تا ۱۳]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمھاری ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچا لے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ وہ تمھیں تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تمھیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اور رہنے کی پاکیزہ جگہوں میں، جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک اور چیز جسے تم پسند کرتے ہو اللہ کی طرف سے مدد اور قریب فتح ہے اور ایمان والوں کو خوش خبری سنا دے۔''

اللہ تعالیٰ ! مجاہد صحابہ کی خوبیاں بیان کرتا ہے :

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ [الفتح : ۲۹]

''محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

جہاد افضل ترین اعمال میں سے ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[بخاري، كتاب مواقيت الصلوة، باب فضل الصلوة لوقتها: ٥٢٧۔ مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال: ٨٥]

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، اے اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وقت پر نماز پڑھنا'' انھوں نے عرض کی، پھر کون سا؟ فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا'' انھوں نے عرض کی، پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔''

ایمان کے بعد افضل عمل:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : حَجٌّ مَبْرُوْرٌ))

[بخاري، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور : ١٥١٩۔ مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال : ٨٣]

''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' پوچھا گیا، پھر کون سا (عمل افضل ہے)؟ فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' پوچھا گیا، پھر کون سا (عمل افضل ہے)؟ فرمایا: ''حج مبرور (اللہ کی بارگاہ میں مقبول حج)۔''

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ جِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ))

[بخاري، كتاب العتق، باب أي الرقاب أفضل ؟ : ٢٥١٨۔ مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون الإيمان بالله أفضل الأعمال : ٨٤]

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے افضل عمل کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔''

جہاد تمام گناہوں کا کفارہ ہے:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کی فضیلت بیان کی تو ایک شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ! تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه أَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ! وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ ، مُقْبِلٌ غَيرُ مُدْبِرٍ إِلاَّ الدَّيْنُ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ لِيْ ذَالِكَ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه إلا الدين : ١٨٨٥]

''اے اللہ کے رسول! آپ فرمائیں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں، تو کیا مجھ سے میرے گناہ مٹا دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اگر تو صبر کا مظاہرہ کرے، حصول ثواب کی نیت ہو، تو دشمن کی طرف بڑھ رہا ہو اور پشت نہ پھیر رہا ہو اور اس حال میں شہید کر دیا جائے (تو یہ اجر تیرے لیے ہے)۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تو نے کیا بات کہی تھی؟'' اس نے کہا: ''اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں، تو کیا مجھ سے میرے گناہ مٹا دیے جائیں گے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اگر تو صبر کا مظاہرہ کرے، حصول ثواب کی نیت ہو، تو دشمن کی طرف بڑھ رہا ہو اور پشت نہ پھیر رہا ہو اور اس حال میں شہید کر دیا جائے (تو یہ اجر تیرے لیے ہے)۔'' اللہ تعالیٰ قرض کے سوا تمھارے باقی سب گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جبریل نے یہ بات مجھ سے (ابھی) کہی ہے۔''

جہاد حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی آباد کاری سے افضل عمل ہے:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں منبر رسول ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا (کہ کچھ لوگ بحث و تکرار میں مصروف تھے) ایک شخص کہنے لگا، اسلام لانے کے بعد حاجیوں کو پانی پلانے کے علاوہ میں کوئی اور کام نہ بھی کروں تو مجھے کوئی فکر نہیں۔ دوسرا بولا، اسلام قبول کرنے کے بعد میں مسجد حرام کی خدمت کے علاوہ اور کوئی کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بھی کروں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ تیسرا کہنے لگا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ان دونوں کاموں سے بہتر اور افضل عمل ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی بلند آوازیں اور بحث و تکرار سنی تو انھیں ڈانٹا اور فرمایا، جمعہ کے دن منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر آوازیں بلند نہ کرو، میں نماز جمعہ سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ کے متعلق دریافت کروں گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔ چنانچہ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائیں:

﴿ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ [التوبة: ۱۹]

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا اس جیسا بنا دیا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ یہ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الشهادة في سبيل الله تعالى: ۱۸۷۹]

جہاد اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل:

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپس میں مذاکرہ کیا۔ ہم نے کہا، ہم میں سے کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اور آپ سے دریافت کرے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، لیکن ہم میں سے ہر شخص جانے سے ہچکچا رہا تھا۔ اتنے میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد پہنچا اور ہم میں سے ایک ایک کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا۔ جب ہم جمع ہو گئے تو ایک دوسرے کی طرف اشارے کرنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے (ان آیات کی) تلاوت کی:

﴿ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ [الصف : ۱ تا ۳]

پھر آپ نے اس (سورت) کو اوّل سے آخر تک مکمل پڑھا۔ [مسند أحمد : ۵/ ۴۵۲، ح : ۲۳۸۵۱۔ ابن حبان : ۴۵۹۴۔ مستدرك حاكم : ۲/ ۵۲۸، ح : ۳۸۰۶]

مجاہد سب لوگوں سے افضل :

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھنے لگا :

((أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ رَبَّهُ وَ يَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط : ۱۸۸۸۔ بخاري، كتاب الجهاد، باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله : ۲۷۸۶]

”لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ مومن جو اپنی جان و مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے۔“ اس نے عرض کی، اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا: ”وہ آدمی جو لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہتا ہے، وہ اپنے پروردگار اللہ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھتا ہے۔“

جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ثواب کسی عمل کا نہیں :

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ ؟ قَالَ : لَا أَجِدُهُ، قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَ تَصُوْمَ وَلَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُفْطِرَ ؟ قَالَ وَ مَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ؟))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد ...... الخ : ٢٧٨٥]

''ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور کہا، مجھے ایسا عمل بتائیے! جو جہاد کے برابر ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایسا کام (قابل عمل) نہیں پاتا (جو جہاد کے برابر ہو)۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''کیا تو اتنی ہمت و استطاعت رکھتا ہے کہ مجاہد کے جہاد پر جانے کے فوراً بعد تو اپنی مسجد میں داخل ہو جائے اور (اس کے لوٹ آنے تک) مسلسل قیام کرتا رہے اور ذرہ بھر سستی نہ کرے اور روزہ رکھنا شروع کر دے اور کبھی افطار نہ کرے؟'' تو اس شخص نے کہا: ''یہ طاقت کس میں ہو سکتی ہے؟''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُوْهُ قَالَ فَأَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيعُوْهُ وَ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى))

[مسلم، كتاب الإمارة : باب فضل الشّهادة في سبيل الله تعالى : ١٨٧٨]

''نبی ﷺ سے عرض کیا گیا ایسا عمل کون سا ہے جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ راوی کہتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے سامنے دو (۲) یا تین (۳) مرتبہ یہ سوال دہرایا۔ آپ ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ سوال کرنے پر فرمایا: ''مجاہد فی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبیل اللہ کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی ایک روزے کی حالت میں، نماز میں قیام کرنے کے ساتھ ساتھ آیات اللہ کا بھی مطیع ہو، جو روزہ اور نماز میں کبھی وقفہ (اور سستی) نہ کرتا ہو، یہاں تک کہ مجاہد جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہے واپس لوٹ آئے۔''

جہاد گوشہ نشینی سے افضل ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِشِعْبٍ ، فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ بِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَ لَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَاذِنَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا ، أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ يُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ ؟ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

[ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في الغدو والرواح في سبيل الله : ١٦٥٠۔ مستدرك حاكم : ٦٨/٢، ح : ٢٣٨٢]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا، جہاں پانی کا ایک میٹھے پانی کا چشمہ تھا، اس کو وہاں کا ماحول بہت اچھا لگا تو اس نے سوچا کیوں نہ میں لوگوں سے الگ تھلگ یہاں ٹھہر جاؤں اور اللہ کی عبادت کروں؟ پھر سوچا لیکن میں یہ کام اس وقت تک نہیں کروں گا، جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت نہ لے لوں۔ سو اس نے سارا معاملہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کر، بلاشبہ تم میں سے کسی کا جہاد فی سبیل اللہ میں کھڑے ہونا گھر کی ستر سال کی (نفل) نمازوں سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش کر جنت میں داخل کر دے۔ (یقیناً پسند کرتے ہو تو) اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جس آدمی نے اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ جتنا بھی اللہ کے راستہ میں قتال کیا، اس پر جنت واجب ہو گئی۔''

مجاہد تمام لوگوں میں سے معزز و محترم ہے:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ: رَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ أَوْ يُقْتَلَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ ؟ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ يَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ، وَ أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ ؟ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ: الَّذِيْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطِيْ بِهِ))

[نسائي، كتاب الزكوة، باب من يسأل بالله ولا يعطي به: ٢٥٧٠۔ مسند أحمد: ١/ ٣٢٢، ح: ٢٩٦١]

''کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ لوگوں میں مرتبہ کے لحاظ سے بہتر کون ہے؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ضرور بتائیے! فرمایا وہ آدمی جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے رکھتا ہے، حتیٰ کہ اسے موت آ جاتی ہے یا وہ شہید ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمھیں نہ بتاؤں کہ مجاہد کے بعد کس کا درجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہم نے کہا کہ (ضرور) بتائیے! فرمایا: وہ آدمی جو لوگوں سے علیحدہ ہو کر کسی گھاٹی میں رہتا ہے نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے علیحدہ رہتا ہے۔ کیا میں تمھیں سب سے زیادہ شریر آدمی کا نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ضرور) بتائیے! فرمایا وہ آدمی کہ جو اللہ کے نام پر (خود تو لوگوں سے) سوال کرے لیکن اس کے نام پر (کسی کو) نہ دے۔"

مجاہد کے ثواب کو کوئی نہیں پہنچ سکتا:

سیدنا معاذ بن انس جہنی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہا، یا رسول اللہ! آپ نے (جہاد کے لیے) لشکر روانہ کیا ہے اور میرا خاوند جہاد پر چلا گیا ہے۔ (بات یہ ہے کہ) جب وہ یہاں تھا تو میں اس کی نماز اور روزہ میں اقتدا کرتی اور اس کے ساتھ ہر نیکی کا کام کرتی تھی، اب مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو میں کرتی رہوں اور مجھے اس کے جہادی عمل کے برابر ثواب ملے، حتیٰ کہ وہ واپس پلٹ آئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کہ تو مسلسل نماز پڑھے اور بیٹھی نہ رہے (یعنی وقفہ نہ کرے) اور روزے رکھے اور کبھی افطار نہ کرے اور مسلسل اللہ کا ذکر کرے اور کبھی غافل نہ ہو (حتیٰ کہ وہ واپس آ جائے)۔" اس نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں یہ طاقت رکھتی ہوں؟ فرمایا:

((وَلَوْ طِقْتِ ذَالِكَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا بَلَغْتِ الْعَشِيْرَ مِنْ عَمَلِهِ)) [مستدرك حاكم : ٢/ ٧٣، ح : ٢٣٩٧]

"اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تجھ میں اتنی طاقت ہو بھی تو پھر بھی تو اپنے خاوند کے جہادی اجر کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد جنت میں سو درجے کی بلندی پر ہوگا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوْ جَلَسَ فِيْ أَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَالِكَ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب درجات المجاهدين في سبيل الله : ٧٤٢٣]

”جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کر دے، خواہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے، یا اس زمین میں بیٹھ رہے جس میں وہ پیدا ہوا تھا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا: ”جنت میں سو (۱۰۰) درجے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کر رکھا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ جنت کا سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو سعید!

((مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ : وَأُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان ما أعده الله تعالى للمجاهد في الجنة : ۱۸۸۴]

''جو شخص اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔'' ابو سعید رضی اللہ عنہ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ کے رسول! اس بات کو دوبارہ میرے لیے ارشاد فرمائیں۔ آپ نے یہی بات دوبارہ دہرائی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک اور چیز ہے جس کی بنا پر بندۂ مومن کو جنت میں سو (۱۰۰) درجات تک رفعتوں سے ہم کنار کیا جاتا ہے، وہ کہ جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔'' ابو سعید نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔''

امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیر و سیاحت کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا:

((إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في النهي عن السياحة : ٢٤٨٦۔ مستدرك حاكم : ٢/٨٣، ح : ٢٣٩٨۔ طبراني كبير : ٧/٢٠٢، ح : ٧٦٦١]

”بے شک میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔“

اسلام میں چوٹی کا عمل جہاد فی سبیل اللہ:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَأُنَبِّئُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَ عَمُوْدِهِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ أَمَّا رَأْسُ هٰذَا الْأَمْرِ شِهَادَةُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ عَمُوْدُهُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ))

[طبراني كبير : ١٦١٥، ح : ١٦٦٢٦۔ ترمذي : ٢٨٢٥۔ ابن ماجه : ٣٩٧٣]

”عنقریب میں تجھے دین کی بنیاد اور اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی بتاؤں گا (فرمایا) دین کی بنیاد اس بات کی گواہی اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اس کا ستون اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔“

جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَّ تِسْعِيْنَ ، كُلُّهُنَّ يَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ : إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من طلب الولد للجهاد : ٢٨١٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے (یوں) کہا کہ آج رات میں اپنی سو (۱۰۰) یا فرمایا ننانوے (۹۹) بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا (یعنی سب سے صحبت کروں گا) اور ان میں سے ہر ایک شہ سوار پیدا کرے گی، جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک دوست نے کہا، ان شاء اللہ کہیے! لیکن سلیمان علیہ السلام نے ان شاء اللہ نہ کہا۔ پھر ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت کو حمل ٹھہرا اور اس نے بھی ناقص بچہ جنا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو سب بچے شہ سوار بن کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے۔‘‘

مجاہد کے لیے اللہ تعالیٰ کی ضمانت: www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ وَ تَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ))

[بخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى : ﴿قل لو كان البحر مدادا ...... ﴾ : ۳۱۲۳۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج : ۱۸۷۶/۱۰۴]

’’اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن اور کفیل ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اس کا اس کے گھر سے نکلنا اللہ کے راستہ میں جہاد اور اللہ تعالیٰ کے کلمات کی تصدیق کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لیے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات کا ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا (اگر وہ زندہ رہا تو) اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا، نیز اسے اجر و ثواب اور مال غنیمت بھی حاصل ہوں گے۔‘‘

فاقہ مست مجاہدین کے رزق کا بندوبست اللہ تعالیٰ کرتا ہے:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ’’ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ بھیجا اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہم نے قریش کے ایک تجارتی قافلے کو لوٹنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کا ایک تھیلا ہمیں بطور زاد راہ دیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے ہمیں ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے۔ راوی نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم ان کھجوروں سے کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ ہم ان کو اس طرح چوسا کرتے تھے جیسے بچے چوستے ہیں، پھر اوپر سے پانی پی لیتے تو صبح سے شام تک ایک کھجور سے گزارا کر لیتے اور درختوں کے پتے چھڑی سے گراتے اور پانی میں بھگو کر کھا لیتے۔ چلتے چلتے ہم ساحل سمندر پر پہنچ گئے۔ ساحل سمندر پر ہمیں ایک بڑا ٹیلا نظر آیا۔ جب ہم اس کے قریب پہنچے تو وہ عنبر نامی مچھلی تھی۔ ابو عبیدہ نے کہا یہ تو مردار ہے۔ پھر فرمایا کہ نہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے ہیں، اللہ کے راستے میں ہیں اور تم اس وقت اضطراری کیفیت میں ہو، پس تم اسے کھاؤ۔ ہم تین سو افراد تھے اور مسلسل ایک مہینا اس مچھلی کو کھاتے رہے، حتیٰ کہ ہم خوب صحت مند اور فربہ ہو گئے۔ ہم اس کی آنکھ کے خول سے تیل کے مٹکے بھرتے تھے اور بیل کے برابر اس کی بوٹیاں کاٹتے تھے۔ ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ (۱۳) آدمیوں کو اکٹھا کیا اور انھیں اس کی آنکھ کے خول میں بٹھا دیا اور اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا اور ہمارے سب سے بڑے اونٹ کے اوپر کجاوا رکھا اور اس کو اس کے نیچے سے گزارا تو وہ بآسانی گزر گیا۔ ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق (وہ ابلا ہوا گوشت جو سفر کے لیے رکھتے ہیں) بنا لیے۔ جب ہم واپس مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ کو سنایا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے نکالا تھا۔ اس کے گوشت میں سے تمھارے پاس کچھ ہے تو ہمیں بھی کھانے کے لیے دو۔'' ہم نے کچھ گوشت آپ کی طرف بھیجا تو آپ نے اسے کھایا۔

[مسلم، كتاب الصيد و الذبائح، باب إباحة ميتات البحر: ۱۹۳۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد کے لیے جنت کے بالا خانے:

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((أَنَا زَعِيْمٌ وَالزَّعِيْمُ الْحَمِيْلُ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَ أَسْلَمَ وَ هَاجَرَ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَ أَنَا زَعِيْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَ أَسْلَمَ وَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَ بِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَا غُرَفِ الْجَنَّةِ، مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوْتَ))

[نسائي، كتاب الجهاد، باب ما لمن أسلم وهاجر وجاهد : ٣١٣٥۔ ابن حبان : ٤٦١٩۔ مستدرك حاكم : ٧١/٢، ح : ٢٣٩١]

''میں ضامن ہوں، جنت کے کنارے میں اور جنت کے درمیان میں ایک گھر کا، اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا، مسلمان ہوا اور اس نے ہجرت کی اور میں ضامن ہوں جنت کے کنارے میں ایک گھر کا، جنت کے درمیان میں ایک گھر کا اور جنت کے بالا خانوں میں ایک گھر کا، اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا، مسلمان ہوا، ہجرت کی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا۔ جس شخص نے یہ تینوں کام کیے اس نے گویا نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور شر سے بھاگنے کا کوئی موقع ضائع نہ کیا، ایسا شخص جہاں مرضی فوت ہو (اس کے اجر و ثواب میں کمی نہیں ہوگی)۔''

جنت تلواروں کے سایوں تلے ہے:

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الجنة تحت بارقة السيوف : ٢٨١٨۔ مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب كراهة تمني لقاء العدو ...... : ١٧٤٢]

”یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سایوں تلے ہے۔“

سیدنا عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ اس وقت دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ١٩٠٢]

”بے شک جنت تلواروں کے سایوں تلے ہے۔“ یہ سن کر ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اے ابو موسیٰ! کیا یہ بات تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہاں! یہ سن کر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا، اس نے کہا میری طرف سے تمھیں الوداعی سلام ہو اور پھر اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، پھر ننگی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔“

پہلا جنتی گروہ مجاہدین کا ہوگا:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ ؟ قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ : اَلْمُهَاجِرُوْنَ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْتَفْتِحُوْنَ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ أَوَقَدْ حُوْسِبْتُمْ ؟ قَالُوْا بِأَيِّ شَيْءٍ نُحَاسَبُ وَ إِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذَالِكَ قَالَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيْلُوْنَ فِيْهَا أَرْبَعِيْنَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ)) [مستدرك حاكم، ٢/ ٧٠، ح : ٢٣٨٩۔ مسند أبي عوانة : ٨/ ٣٤٧، ح : ٦٠١٥]

”(اے عبداللہ) کیا تو جانتا ہے کہ سب سے پہلا گروہ میری امت کا کون سا جنت میں داخل ہوگا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والے قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اس کو کھٹکھٹائیں گے تو جنت کا دربان ان سے پوچھے گا کیا تمھارا حساب کتاب ہو چکا ہے؟ وہ جواب دیں گے ہمارا حساب کس چیز کا؟ ہماری کیفیت تو یہ تھی کہ تلواریں مسلسل ہمارے شانوں پر رہیں، حتیٰ کہ اسی حال میں ہمیں موت آ گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، کہ ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہ لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے داخل ہوکر اس میں آرام کریں گے۔“

مجاہدین فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام کے مالک :

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، وہ فقراء مہاجرین ہوں گے، جو فقر و فاقہ کے باوجود نافرمانیوں سے بچتے رہے، جب ان کو حکم دیا جاتا تو وہ سنتے اور اطاعت کرتے تھے۔ اگر ان میں سے کسی کو امیر سے کسی چیز کی حاجت یا طلب ہوتی تو اس کی حاجت پوری نہ ہوتی، حتیٰ کہ اسے اس حال میں موت آتی کہ وہ خواہش اس کے سینے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہ جاتی۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کو بلائے گا، وہ اپنی تمام تر رنگینیوں اور شادابیوں کے ساتھ آئے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میرے وہ بندے کہاں ہیں جنھوں نے میرے راستے میں قتال کیا، میرے راستے میں شہید کیے گئے اور میرے راستے میں انھیں تکالیف پہنچیں اور انھوں نے میرے راستے میں جہاد کیا۔ جاؤ! تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ صورت حال دیکھ کر فرشتے دربار الٰہی میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم دن رات تیری تسبیح کرتے رہے اور تیری پاکی بیان کرتے رہے، تو یہ کون لوگ ہیں جنھیں تو نے ہمارے اوپر ترجیح دے دی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ وہ لوگ ہیں جو میرے راستے میں لڑے اور تکلیفیں برداشت کیں، تو فرشتے جنت کے ہر دروازے سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے: ﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد : ۲۴] ''سلام ہو تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا۔ سو اچھا ہے اس گھر کا انجام۔'' [مستدرك حاكم : ۲/ ۷۱، ۷۲، ح : ۲۳۹۳]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون لوگ جائیں گے؟'' لوگوں نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ''اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنتی مساکین و مہاجرین ہیں، جو دنیا کی لذتوں سے دور تھے اور جو تکلیفوں میں مبتلا تھے، جن کی امنگیں دلوں ہی میں رہ گئیں اور موت آ گئی۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے جنھیں چاہیں گے حکم دیں گے کہ ان کے پاس جاؤ اور انھیں مبارک باد دو۔ فرشتے کہیں گے، اللہ! ہم تیرے آسمانوں کے رہنے والے اور تیری بہترین مخلوق، کیا تو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم انھیں جا کر سلام کریں اور انھیں مبارک باد پیش کریں؟ اللہ تعالیٰ جواب دے گا، یہ میرے وہ بندے ہیں جنھوں نے صرف میری عبادت کی، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا، دنیاوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راحتوں سے محروم رہے، مصیبتوں میں مبتلا رہے اور انھیں جب موت آئی تو ان کی امنگیں ان کے دلوں ہی میں رہ گئیں، کوئی بھی پوری نہ ہو سکی۔ اب تو فرشتے جلدی جلدی (بصد شوق) ان کی طرف دوڑیں گے، ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: ﴿ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ [الرعد : ٢٤] ''سلام ہو تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا۔ سو اچھا ہے اس گھر کا انجام۔'' [مسند أحمد : ٢/ ١٦٨، ح : ٦٥٧٨۔ ابن حبان : ٧٤٢١]

غموں اور پریشانیوں کا مداوا جہاد ہے:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ))

''اللہ کی راہ میں جہاد کو لازم پکڑو کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ رنج و غم سے نجات دیتا ہے۔''

[مسند الشاشي : ٢/ ٢٣٠، ح : ١١٦٤، و صححه ابن حبان : ٤٨٥٥۔ الأحاديث المختارة : ٣/ ٣٢٢، ٣٢٤، ح : ٣٦١، ٣٦٤]

مجاہد فتنوں سے محفوظ رہتا ہے:

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

((أَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ، كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ أَنْجَى النَّاسِ مِنْهَا، صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمِهِ أَوْ رَجُلٌ مِنْ وَرَآءِ الدُّرُوْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَأْكُلُ مِنْ فَيْءِ سَيْفِهِ))

[مستدرك حاكم : ٢/ ٩٣، ح : ٢٤٦٠۔ مسند البزار : ١٥/ ٤٤، ح : ٨٢٥٣]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فتنے اندھیری رات کی طرح تمھیں گھیر لیں گے، لوگوں میں سے ان فتنوں سے زیادہ نجات پانے والا وہ ہوگا جو کسی پہاڑی درے پر جا گزیں ہوگا اور اپنی بکریوں کی کمائی سے کھائے گا، یا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے جہادی راستوں پر گامزن ہوگا اور اپنی تلوار کی کمائی سے کھائے گا۔"

شیطانی زنجیروں کو توڑنے والے مجاہد کے لیے جنت ہے:

سیدنا سبرہ بن الفاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ، فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَ تَذَرُ دِيْنَكَ وَ دِيْنَ آبَائِكَ وَ آبَاءِ أَبِيْكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَ تَدَعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَ الْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَ يُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَ إِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ))

[نسائي، كتاب الجهاد، باب لمن أسلم وهاجر و جاهد: ٣١٣٦ـ مسند أحمد: ٤٨٣/٣، ح: ١٥٩٦٤]

"شیطان انسان (کو ورغلانے) کے لیے سب راستوں پر بیٹھتا ہے، پھر شیطان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے اسلام کے راستہ میں آ کر بیٹھ جاتا ہے اور یوں ورغلاتا ہے کیا تو اپنے اور اپنے آباواجداد کے دین کو چھوڑ دے گا؟ مگر انسان اس کی نافرمانی کر کے اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر شیطان اس کی ہجرت کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے اور یوں ورغلاتا ہے کیا تو اپنے گھر، وطن اور آسمان کو چھوڑ دے گا؟ جب کہ جہاد کی مثال تو ایسے ہے جیسے گھوڑا رسی کے ساتھ باندھ دیا گیا ہو، لیکن انسان اس کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کر لیتا ہے۔ پھر (شیطان) جہاد کے راستے پر آ بیٹھتا ہے اور یوں ورغلاتا ہے، کیا تو جہاد کرے گا یہ تو جان و مال کا تلف ہے، تو قتل کر دیا جائے گا، تیری بیوی سے کوئی دوسرا نکاح کر لے گا، تیرا مال تقسیم کر دیا جائے گا۔ مجاہد یہاں بھی شیطان کو ٹھوکر مار دیتا ہے اور جہاد کرتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جو شخص اتنا (عظیم الشان) کردار پیش کرے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اگر وہ شہید ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، یا پانی میں ڈوب جائے اور اگر اس (کی سواری) کا جانور اسے گرا کر اس کی گردن توڑ دے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔''

مجاہد کے روزے کی فضیلت:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلاَّ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)) [مسلم، كتاب الصيام باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه ...... : ١١٥٣ـ بخاري، كتاب الجهاد، باب فضل الصوم في سبيل الله : ٢٨٤٠]

''جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن (کے روزے) کی وجہ سے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور فرما دے گا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جہاد کی وجہ سے (نفلی) روزہ نہیں رکھا کرتے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ ان کو افطار کی حالت میں نہیں دیکھا۔

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من اختار الغزو على الصوم : ٢٨٢٨]

بہترین زندگی مجاہد کی ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْفَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِيْ خَيْرٍ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط : ١٨٨٩]

''لوگوں میں سے بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھا لگام تھامے ہوئے دوڑا پھرتا ہے۔ جب بھی خوف زدہ کرنے والی یا گھبراہٹ کی آواز سنائی دے تو اس پر ادھر اڑ جاتا ہے، وہ شہادت اور موت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے اور اس آدمی کی زندگی بھی بہتر ہے جو پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا پہاڑ کی وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہے، نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے لوگوں کے ساتھ صرف نیکی کے معاملات میں تعلق رکھتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کی بیویوں کی فضیلت :

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ أَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ إِلاَّ وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب حرمة نساء المجاهدين و إثم من خانهم فيهن : ١٨٩٧]

''مجاہدین کی عورتیں جنگ میں نہ جانے والوں کے لیے ان کی اپنی ماؤں کی طرح قابل احترام ہیں، پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو شخص مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا جانشین (نگران) بنے اور پھر ان کی خیانت کرے تو (وہ خائن) قیامت والے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور (اس مجاہد کو اختیار دیا جائے گا تو) وہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی نیکیاں چاہے لے لے، تمھارا کیا خیال ہے؟'' (کیا وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا)

بدری مجاہدین کی فضیلت :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، ابومرثد غنوی اور زبیر کو بھیجا، ہم تینوں گھوڑوں پر سوار تھے، فرمایا:

''روضۂ خاخ میں جاؤ، وہاں تمھیں ایک مشرکہ عورت ملے گی، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے، (جو مکہ کے) مشرکوں کے نام لکھا گیا ہے، وہ اس سے لے آؤ۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، وہیں ہم نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پایا۔ وہ ایک اونٹ پر جا رہی تھی۔ ہم نے اسے خط نکالنے کو کہا تو کہنے لگی، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ میں نے اس کا اونٹ بٹھایا، تلاشی لی، تو کوئی خط نہ ملا، آخر ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان جھوٹ نہیں ہوسکتا، خط نکال! ورنہ ہم تجھے ننگا کر کے تلاشی لیں گے۔ جب اس نے اتنی سختی دیکھی تو ازار باندھنے کی جگہ کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی، وہ ایک چادر میں لپٹی ہوئی تھی اور اس نے خط نکال کر دے دیا۔ چنانچہ ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! حاطب نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آپ اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں۔ آپ نے حاطب کو بلا کر (ان سے) پوچھا:

''تم نے یہ کیوں کیا؟''

حاطب نے عرض کی، اللہ کی قسم! یہ وجہ ہرگز نہ تھی کہ میرا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان باقی نہ رہا تھا، بلکہ میری غرض اس خط کے لکھنے سے صرف اتنی تھی کہ کفارِ قریش پر میرا کچھ احسان ہو جائے اور اس کے لحاظ سے میرے بال بچوں اور جائداد وغیرہ کو اللہ ان کے ہاتھ سے بچائے رکھے۔ آپ کے دوسرے (مہاجر) صحابہ کے عزیز و اقارب وہاں (مکہ میں) ہیں، جن کی وجہ سے ان کا گھربار اور مال سب کچھ بچا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس نے سچ کہا ہے، لہٰذا تم اس کے بارے میں اچھی اور خیر کی بات ہی کہو۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی، اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، آپ حکم دیجیے! میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ نے فرمایا یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے:

((لَعَلَّ اللّٰهُ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ غَفَرْتُ لَكُمْ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب فضل من شهد بدرًا : ٣٩٨٣۔ مسلم، كتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل الصحابة، باب من فضائل حاطب بن أبي بلتعة و أهل بدر : ٢٤٩٤]

''اللہ نے (آسمان پر سے) بدر والوں کو دیکھا، فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل کرو۔ تمھارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے یا میں نے تمھیں بخش دیا ہے۔''

کمزور اور نیک لوگوں سے مجاہدین کی مدد کی جاتی ہے:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ ، فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب : ٢٨٩٧]

''ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی فوج جنگ کرے گی، تو کہا جائے گا کہ کیا فوج میں ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا کہ ہاں، تو ان سے فتح کی دعا کروائی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا، پوچھا جائے گا کہ کیا ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی)؟ تو کہا جائے گا ہاں! تو ان سے فتح کی دعا کروائی جائے گی۔ اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا کہ ہاں اور ان سے فتح کی دعا کروائی جائے گی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فاجر و فاسق سے اپنے دین کا کام لے لیتا ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا، فرمایا: ''یہ شخص آگ والوں میں سے ہے۔'' جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری کے ساتھ لڑا تو وہ زخمی ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنم میں جائے گا، اس نے تو آج بہت جرأت و بہادری سے قتال کیا ہے اور (زخمی ہو کر) فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے (اب بھی وہی) جواب دیا: ''وہ جہنم میں گیا۔'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دلوں میں کوئی شبہ پیدا ہوتا اور وہ اسی غور و فکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرا نہیں، البتہ زخم کاری ہے۔ پھر جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انھوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا:

((إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب إن الله ليؤيد الدين بالرجل الفاجر: ۳۰٦۲۔ مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه …… الخ: ۱۱۱]

''مسلمان کے سوا جنت میں کوئی اور داخل نہیں ہوگا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد کسی فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
04

جہاد کے آداب

« نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ » [بخاري : ٣٠١٥]

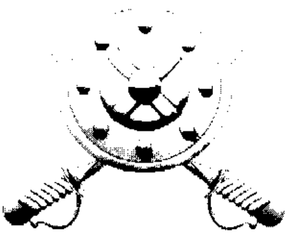

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کے آداب

مجاہدین کے لیے رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کا امیر بناتے تو اس کو خاص طور پر اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتے اور جو مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیتے۔ پھر آپ فرماتے:

((اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوْا وَلَا تَغْلُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَ إِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُم وَكُفَّ عَنْهُم ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُم۔ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ أَخْبِرْهُمْ أَنَّهُم إِنْ فَعَلُوْا ذَالِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا، فَأَخْبِرْهُم أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ، يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَكُوْنُ لَهُمْ فِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ عَنْهُمْ۔ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَ قَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ أَمْ لَا))

[مسلم، كتاب الجهاد، باب تأمير الإمام الأمراء على البعوث ...... الخ : ۱۷۳۱/۳]

''① اللہ کے نام سے اللہ کے راستے میں لڑو۔ ② ان لوگوں سے لڑو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ ③ لڑائی کرو مگر خیانت نہ کرنا۔ ④ بدعہدی نہ کرنا۔ ⑤ کسی کا مثلہ نہ کرنا۔ ⑥ بچوں کو قتل نہ کرنا۔ ⑦ جب مشرک دشمنوں سے تیرا آمنا سامنا ہو تو انھیں تین باتوں کی دعوت دے اور وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کرلیں تم بھی اسے قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لے (یعنی جنگ نہ کر)۔ ⑨ انھیں اسلام کی دعوت دے، اگر وہ تمھاری بات مان لیں تو تو ان کا یہ عمل قبول کر لے (اور انھیں مسلمان تسلیم کر لے) اور ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انھیں اس بات کی دعوت دے کہ وہ اپنا ملک (دار الکفر) چھوڑ کر ہجرت کر کے مسلمانوں کے ملک میں آ جائیں اور انھیں یہ بھی بتاؤ کہ اگر وہ ایسا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیں تو انھیں مہاجرین کے حقوق حاصل ہوں گے اور ان پر مہاجرین کے فرائض عائد ہوں گے۔ اگر وہ (اپنا ملک) چھوڑنے سے انکار کر دیں تو انھیں خبر دے کہ پھر وہ دیہاتی مسلمانوں کے مانند ہوں گے۔ ان پر اللہ کا وہی حکم جاری ہوگا جو (عام) مسلمانوں پر جاری ہوتا ہے۔ ان کو مال غنیمت اور مال فے میں سے کچھ نہیں ملے گا، سوائے اس صورت کے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔ ⑨ اگر وہ (مشرکین) اسلام میں داخل ہونے سے انکار کر دیں تو ان سے جزیہ کی ادائیگی کا مطالبہ کر، اگر وہ (یہ مطالبہ) مان لیں تو تو ان سے جزیہ قبول کر کے ان سے ہاتھ روک لے۔ ⑩ اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد کی دعا کرنا۔ ⑪ اور اللہ کے حکم کے ساتھ ان سے جنگ کا آغاز کر دینا۔ ⑫ جب تم کسی قلعہ (بند قوم) کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے اللہ اور اس کے نبی ﷺ کا ذمہ (عہد و امان طلب کریں) تو انھیں اللہ کا ذمہ نہ دینا اور اپنے نبی کا ذمہ نہ دینا، لیکن اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے دینا، کیونکہ تم اگر اپنے اور اپنے رفقاء کے معاہدوں میں عہد شکنی کر ڈالو گے تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد میں بدعہدی کرنے کی نسبت ہلکا گناہ ہوگا۔ (اگرچہ وعدہ پورا کرنا ہر صورت میں لازم اور عہد شکنی ہر صورت میں حرام ہے)۔ ⑬ اگر تو کسی قلعے کا محاصرہ کرے اور وہ اللہ کا فیصلہ قبول کرتے ہوئے (قلعے سے) دست بردار ہونے پر رضا مندی کا اظہار کریں تو انھیں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے پر دست بردار ہونے کا مت کہہ، بلکہ انھیں اپنا فیصلہ قبول کرنے پر دست بردار ہونے کا کہہ کیونکہ تمھیں معلوم نہیں کہ خاص اس معاملہ میں تو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کر سکے گا یا نہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مذہبی پیشواؤں کے قتل کی ممانعت:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةٌ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب قتل النساء في الحرب : ۳۰۱۵۔ مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب : ۱۷۴۴]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں میں سے ایک جنگ میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَ)) [مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان أهل الحرب : ۱۳۸/ ۱۸۱۲]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہ کرتے لہٰذا تم بھی بچوں کو مت قتل کرو۔ الا یہ کہ تمھیں ان کے بارے میں کوئی ایسی بات معلوم ہو جائے، جیسی خضر علیہ السلام کو معلوم ہوئی اس بچے کے بارے میں جس کو انھوں نے قتل کر دیا تھا۔''

اچانک حملوں اور شب خون کارروائیوں میں عورتوں اور بچوں کا قتل:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِن نِّسَائِهِمْ وَ ذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب أهل الدار يبيتون فيصاب الولدان والذراري : ٣٠١٢۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب جواز قتل النّساء والصّبيان في البيات من غير تعمّد : ١٧٤٥]

''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ مشرکین کے کسی قبیلہ پر شب خون مارا جاتا ہے اور اس میں ان کے چھوٹے بچے اور عورتیں بھی زد میں آ جاتے ہیں (تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی انھی میں سے ہیں۔''

سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَ أَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَ سَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ وَ أَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ))

[بخاري، كتاب العتق باب من ملك من العرب رقيقا فوهب و باع و جامع و فدى و سبى الذرية : ٢٥٤١۔ مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب جواز الإغارة على الكفار الذين بلغتهم دعوة الإسلام : ١٧٣٠]

''نبی ﷺ نے قبیلہ بنو مصطلق پر چھاپہ مار کارروائی کی، جبکہ وہ غافل اور بے خبر تھے۔ ان کے مواشی کو چشمہ (مُرَیسیع) پر پانی پلایا جا رہا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے جنگجوؤں کو قتل کر ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا۔ اسی غزوہ میں آپ کو سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا حاصل ہوئیں۔''

بے خبری حالت میں حملہ نہ کرنے کا اصول:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى خَيْبَرَ لَيْلاً وَ كَانَ إِذَا أَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَهُوْدُ بِمَسَاحِيهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر : ٤١٩٧]

"رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لیے رات کے وقت پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ جب صبح ہو جاتی تو پھر کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے، لیکن جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو شور کرنے لگے کہ محمد (ﷺ) اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر لے کر آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خیبر برباد ہوا، ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔"

اسلامی شعائر کے اظہار میں ظاہری حالت پر اعتماد:

نبی ﷺ اسلامی شعائر کے اظہار میں ظاہری حالت پر مکمل اعتماد فرماتے اور جہادی قافلوں اور لشکروں کے امیروں کو اس پر عمل کی خاص طور پر وصیت کرتے، جیسا کہ درج ذیل دو احادیث سے واضح ہوتا ہے:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَ إِنْ لَّمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم إلى الاسلام والنبوة و أن لا يتخذ بعضهم بعضا أربابا من دون الله : ٢٧٨٤]

"رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم کی طرف جہاد کے لیے جاتے تو صبح سے قبل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ آور نہ ہوتے۔ پھر اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ کرنے سے باز رہتے وگرنہ صبح کے بعد حملہ کر دیتے۔"

مثلہ کرنے اور آگ لگانے کی ممانعت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا وَ فُلَانًا فَأَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ إِنِّيْ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّ فُلَانًا ، وَ إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب لا يعذب بعذاب الله : ٣٠١٦۔ أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق العدو بالنار : ٢٦٧٣]

"ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہادی قافلہ میں روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ" اگر تم فلاں، فلاں کو پالو تو انھیں آگ سے جلا دینا۔ پھر ہم روانہ ہونے لگے تو ارشاد فرمایا: "میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخص کو آگ سے جلا دینا" (مگر اب نیا حکم سنو) اللہ کے سوا آگ کے ساتھ عذاب دینے کا کوئی شخص حق نہیں رکھتا، لہٰذا اگر تم ان دونوں کو پالو تو انھیں قتل کر ڈالنا۔"

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ، لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَ لَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب لا يعذب بعذاب الله : ٣٠١٧۔ أبو داؤد، كتاب الحدود، باب الحكم فيمن ارتد : ٤٣٥١]

''جب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (مرتدین کی) ایک جماعت کو آگ میں جلا ڈالا۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جب یہ خبر پہنچی تو انھوں نے فرمایا، اگر میں (مسند اقتدار پر فائز) ہوتا تو انھیں آگ میں نہ جلاتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب مت دو۔'' البتہ میں انھیں قتل کر دیتا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو شخص اپنا دین (اسلام) بدل لے اسے قتل کر دو۔''

مکانات اور فصلوں کو تباہ کرنا اور نذر آتش کرنا:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَآئِمَةً عَلَىٰٓ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِينَ ﴾

[الحشر : ٥]

[بخاري، كتاب التفسير، باب ﴿ ما قطعتم من لينة ﴾ : ٤٨٨٤۔ مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب جواز قطع أشجار الكفار و تحريقها : ١٧٤٦]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی نضیر کے یہودیوں کے کھجوروں کے درختوں کو نذر آتش کیا اور اس کے درخت کاٹے جو مقام ''بویرہ'' میں واقع تھے، تو اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر میں یہ آیت نازل فرمائی: ''تم نے بنی نضیر کے جو کھجور کے درخت کاٹ ڈالے ہیں یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا ہے تو یہ سب اللہ کے حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تھا۔ تاکہ اللہ نافرمانوں کو ذلیل وخوار کردے۔"

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: "کیا تم مجھے "ذوالخلصہ" نامی بت خانہ کے بارے میں راحت نہیں پہنچاؤ گے؟ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ پھر میں قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو (۱۵۰) شہ سواروں کو ہمراہ لے کر چل پڑا، جو گھوڑوں پر سوار تھے..... قبیلۂ خثعم اور قبیلۂ بجیلہ کا یمن میں ایک بت خانہ تھا جس کو "ذوالخلصہ" کہا جاتا تھا۔ جس میں بہت سے بت موجود تھے اور ان کی پرستش کی جاتی تھی۔ اس بت خانہ کو (یمنی) "کعبہ" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا۔ چنانچہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے وہاں پہنچ کر بت نذر آتش کیا اور توڑ پھوڑ ڈالا..... سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے وہاں سے ایک آدمی کو روانہ کیا، جو قبیلہ احمس سے تعلق رکھتا تھا اور اس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی۔ (اس آدمی کو اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ آپ کو اس معاملے کی خوشخبری سنائیں) جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے آکر بتایا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں واپس نہیں لوٹا جب تک کہ میں نے اس بت خانہ کو خارشی اونٹ کی طرح (بے نام و نشان) نہیں کر ڈالا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ احمس کے شہ سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ (۵) مرتبہ خیر و برکت کی دعا فرمائی۔"

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذي الخلصة: ٤٣٥٦۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل جرير بن عبد الله رضي الله عنه: ١٣٧/ ٢٤٧٦]

جنگی معاملات میں اپنے رفقاء سے مشورہ کرنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے لیے روانہ ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے مشورہ لیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ طلب کیا تو انھوں نے بھی مشورہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مشورہ طلب کیا تو انصاری کہنے لگے کہ اے گروہ انصار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے سخن تمھاری طرف ہے، تو انصار نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے سخن ہماری طرف ہے تو ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ ''سو تو اور تیرا رب جاؤ، پس دونوں لڑو، بے شک ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں'' اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ برک غماد تک بھی جانے کا حکم دیں گے تو ہم آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ [مسند أحمد : ۳/ ۱۸۸، ح : ۱۲۹۵۴۔ السنن الکبری للنسائي ، کتاب التفسیر ، باب قوله تعالی : ﴿ قالوا یا موسی إنا لن ندخلها أبدا ﴾ : ۱۱۱۴۱۔ ابن حبان : ۴۷۲۱]

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن عرض کی، اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ ''سو تو اور تیرا رب جاؤ، پس دونوں لڑو، بے شک ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں'' نہیں آپ چلیے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ فرط مسرت سے جگمگا اٹھا۔ [بخاري ، کتاب التفسیر ، باب قوله : ﴿ فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا ههنا قاعدون ﴾ : ۴۶۰۹]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابو سفیان کے آنے کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا۔ سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے باری باری بات کی تو آپ نے ان سے اعراض کیا، تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا، شاید آپ ہماری رائے پوچھنا چاہتے ہیں؟ اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم گھوڑوں کو برک الغماد (مدینہ سے بہت دور ایک جگہ کا نام) تک لے جائیں تو ہم ضرور لے جائیں۔ [مسلم، کتاب الجهاد والسیر ، باب غزوة بدر : ۱۷۷۹]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ بدر میں) جب قیدی گرفتار کر لیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے مشاورت فرمائی: ''ان قیدیوں سے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! یہ ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چچا زاد بھائی اور خاندان ہی کے لوگ ہیں، سو میری رائے تو یہ ہے کہ ان سے فدیہ لے لیا جائے، تاکہ (اس رقم سے) کفار کے مقابلہ میں ہمیں قوت حاصل ہو اور کیا عجب کہ اللہ انھیں اسلام کی ہدایت دے دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! تمھاری کیا رائے ہے؟'' عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میری رائے ابوبکر کی رائے کے موافق نہیں ہے۔ میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان کو ہمارے حوالے کیجیے، تاکہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں، عقیل کو علی کے حوالے کیجیے، تاکہ وہ اس کی گردن اڑا دیں اور میرے حوالے فلاں کو کیجیے، تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں، اس لیے کہ یہ لوگ کفر کے سرغنے اور اس کے سردار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے لی اور میری رائے نظر انداز کر دی، پھر جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو میں آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے بھی بتایئے آپ اور آپ کے دوست کیوں رو رہے ہیں، تاکہ اگر مجھے رونا آئے تو میں بھی روؤں، وگرنہ کم از کم آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے والی صورت ہی بنا لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس فیصلے کی مشاورت کی وجہ سے رو رہا ہوں جو تمھارے ساتھیوں نے قیدیوں کے فدیہ لے کر چھوڑنے کے سلسلہ میں مجھے دی تھی۔ اب میرے سامنے ان کا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی زیادہ قریب تھا'' اور آپ کے قریب ایک درخت تھا اس موقع پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں، ارشاد فرمایا: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗٓ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ [الأنفال: ٦٧ تا ٦٩] ''کبھی کسی نبی کے لائق نہیں کہ اس کے ہاں قیدی ہوں، یہاں تک کہ وہ زمین میں خوب خون بہا لے، تم دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت کو چاہتا ہے اور اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے لکھی ہوئی بات نہ ہوتی، جو پہلے طے ہو چکی تو تمھیں اس کی وجہ سے جو تم نے لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بڑا عذاب پہنچتا۔ سو اس میں سے کھاؤ جو تم نے غنیمت حاصل کی، اس حال میں کہ حلال، طیب ہے۔" الغرض، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا۔ [مسلم، كتاب الجهاد، باب الإمداد بالملائكة في غزوة بدر و إباحة الغنائم : ١٧٦٣]

کارروائیوں کے وقت سِرُّ اللّیل (شعار):

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَبَيَّتْنٰهُمْ نَقْتُلُهُمْ ۔ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ " أَمِتْ أَمِتْ " قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدَيَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ)) [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في البيات : ٢٦٣٨۔ ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب الغارة و البيات و قتل النساء والصبيان : ٢٨٤٠]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک چھوٹے لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ چنانچہ ہم نے مشرکین کے ایک گروہ سے جنگ کی اور ان پر شب خون مار کر انھیں قتل کر ڈالا۔ اس رات ہمارا شعار (باہمی تعارف کی علامت یعنی سِرُّ اللّیل) "اَمِت اَمِت" (مارو مارو) تھا۔ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "میں نے اپنے ہاتھ سے اس رات سات (۷) مشرکین کے گھر والوں کو قتل کیا۔"

جنگی مہمات میں توریہ کرنا:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی جنگی مہم کے لیے نکلتے تو اپنے ہدف کے بارے میں مبہم الفاظ استعمال فرماتے، تاہم اب (تبوک کے لیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔ وجہ واضح تھی کہ گرمی بڑی شدید تھی، سفر بہت لمبا تھا، راستہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحراؤں، بیابانوں اور جنگلوں پر مشتمل تھا اور دشمن کی فوجی تعداد اور جنگی قوت بہت زیادہ تھی، لہٰذا آپ نے دشمن کے بارے میں صریحاً تفصیل سے بیان فرما دیا، تاکہ مجاہدین اس کے مطابق اپنی تیاری بخوبی کر لیں۔ [بخاري، كتاب المغازي، باب حديث كعب بن مالك: ٤٤١٨]

سفیروں کے قتل کی ممانعت:

سیدنا نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ (کذاب) کے دو ایلچی اس کا خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خط پڑھا تو ان دو ایلچیوں سے پوچھا: ''تم دونوں (اس کے بارے میں) کیا کہتے ہو؟'' انھوں نے کہا، ہم وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا:

((أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا))

[مستدرك حاكم: ٥٤/٣، ١٤٣، ح: ٤٣٧٧۔ أبوداود، كتاب الجهاد، باب في الرسل: ٢٧٦١۔ مسند أحمد: ٤٨٧/٣، ٤٨٨، ح: ١٥٩٩٥]

''اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سفیر اور قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا، تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔''

مزدوروں کو قتل کرنے کی ممانعت:

سیدنا رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھے، ہم نے دیکھا کہ ایک جگہ لوگوں کا ہجوم تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا اور کہا کہ جاؤ دیکھ کر آؤ لوگ کیوں جمع ہیں؟ وہ آدمی آیا اور (واپس جا کر) کہنے لگا کہ ایک عورت کی لاش پہ لوگ جمع ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس قابل نہ تھی کہ اسے قتل کیا جاتا (یعنی انھیں چاہیے تھا کہ وہ عورت کو قتل نہ کرتے)۔'' سیدنا رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لشکر کے اگلے حصے کے امیر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیج کر سیدنا خالد کے نام یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام بھیجا کہ خالد بن ولید سے کہو کہ نہ تو کسی عورت کو قتل کرے اور نہ ہی کسی مزدور کو قتل کرے۔

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في قتل النساء : ٢٦٦٩۔ مسند أحمد : ٣/٤٨٨، ح : ١٦٠٨٨۔ ابن حبان : ٤٧٨٩]

بلاضرورت غیر مسلم سے مدد لینے میں کراہت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف چلے جا رہے تھے، جب آپ مقام حرۃ الوبرہ میں پہنچے تو آپ کو ایک آدمی ملا، جس کی جرأت و شجاعت کا بڑا شہرہ تھا، صحابہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے ساتھ مل کر کفار سے لڑوں اور آپ کے ساتھ میں بھی حصہ پاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟'' اس نے کہا، نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم واپس جاؤ، میں مشرک سے مدد نہیں لیتا۔'' وہ شخص چلا گیا، یہاں تک کہ جب آپ مقام شجرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ اس نے وہی بات کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب دیا۔ وہ چلا گیا اور پھر لوٹ کر آیا اور بیداء کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی پوچھا: ''کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟'' اس نے کہا، ہاں! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اب تم (ہمارے ساتھ) چلو۔''

[مسلم، كتاب الجهاد، باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر..... الخ : ١٨١٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا))

[مستدرك حاكم : ٣/ ٥٤، ١٤٣، ح : ٤٣٧٧]

''اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سفیر اور قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا، تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
05

عزم جہاد (نیت جہاد)

((أَخْلِصُوا الْأَعْمَالَ لِلّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا خُلِصَ لَهُ)) [الأحاديث المختارة للضياء المقدسي، ح: ۹۲]

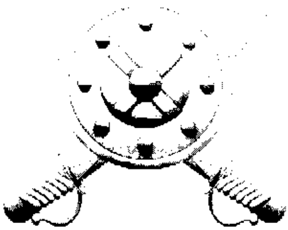

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزم جہاد (نیت جہاد)

جہاد بھی عبادت ہے اور اس میں بھی اخلاص ضروری ہے:

﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴾ [البينة : ٥]

''اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف ہونے والے ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی مضبوط ملت کا دین ہے۔''

تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) [بخاري، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة : ٥٤۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب قوله إنما الأعمال بالنيات : ١٩٠٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’یقیناً تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی نیت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘

اخلاص ہو تو بغیر لڑے بھی جہاد کا ثواب مل جاتا ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا:

((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ؟ قَالَ: وَ هُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر : ٤٤٢٣]

’’مدینہ میں ایسے لوگ ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا ہو، یا جو بھی وادی طے کی تو وہ اس میں تمھارے ساتھ ہوتے ہیں۔‘‘ صحابہ نے کہا، اے اللہ کے رسول ! اور وہ مدینہ میں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اور وہ مدینہ میں ہیں، انھیں کسی عذر نے روک لیا تھا۔‘‘

مجاہد وہ ہے جو محض کلمۂ اسلام کی سربلندی کے لیے لڑے:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

((اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيُرٰی مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا : ٢٨١٠، ٧٤٥٨ـ مسلم، كتاب الإمارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله : ١٩٠٤]

''ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے، ایک آدمی شہرت کے لیے لڑتا ہے اور ایک آدمی ریاکاری کے لیے لڑائی کرتا ہے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون ہے؟ فرمایا: ''جو اس (مقصد کے) لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ (اسلام) سربلند ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے والا) ہے۔''

تم جس حالت میں لڑو گے اسی حالت میں اٹھائے جاؤ گے:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے بارے میں بتایئے؟ آپ نے فرمایا:

((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَ إِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا، يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ! عَلٰی أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰی تِيْكَ الْحَالِ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا : ٢٥١٩ـ مستدرك حاكم : ٢/ ٩٠، ١٢٢، ح : ٢٤٣٧، ٢٥٢٩]

''اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے صبر کے ساتھ، اجر و ثواب کی نیت سے جنگ کی تو اللہ تعالیٰ تمھیں اجر و ثواب کے ساتھ صابر بنا کر اٹھائے گا اور اگر تم نے ریاکاری، فخر اور مال بڑھانے کے لیے جہاد کیا تو اللہ تعالیٰ تمھیں ریاکار اور مال و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت کا طالب بنا کر اٹھائے گا۔ اے عبد اللہ بن عمرو! تم جس حالت میں جنگ کرو گے یا مارے جاؤ گے اللہ تعالیٰ تمھیں اسی حالت میں اٹھائے گا۔‘‘

جہاد کے نتیجہ میں دنیا کے طالب کے لیے کوئی اجر نہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ هُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَ لَهُ فَأَعْظَمَ ذَالِكَ النَّاسُ وَ قَالُوا لِلرَّجُلِ أَعِدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفَهِّمْهُ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ لَا أَجْرَ لَهُ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ أَعِدْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ ! فَقَالَ لَهُ لَا أَجْرَ لَهُ)) [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في من يغزو و يلتمس الدنيا : ٢٥١٦]

’’ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ایک آدمی جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور اس میں دنیا کا مال چاہتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔‘‘ تو لوگوں نے اس بات کو گراں جانا۔ انھوں نے پھر اسی شخص سے کہا: دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرو، شاید تم اپنی بات واضح نہیں کر سکے ہو۔ اس نے کہا، یا رسول اللہ! ایک آدمی جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے اور وہ دنیا کا مال چاہتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔‘‘ صحابہ نے پھر اس شخص سے کہا کہ تم اپنا سوال دہراؤ۔ اس نے تیسری بار سوال دہرایا۔ آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا: ''اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے۔''

قبولیت کی شرط، اخلاص:

سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَخْلِصُوا الْأَعْمَالَ لِلّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا خُلِصَ لَهُ))

[معجم الصحابة لابن قانع : ٣٢/٢ـ الترغيب والترهيب : ١١٢/١، ح : ٩٧، للإمام قوام السنة۔ إسناده صحيح قاله الشيخ الألباني رحمه الله في السلسلة الصحيحة : ٢٦٣/٦، ح : ٢٧٦٤ـ صححه الضياء المقدسي في المختارة : ٢٢١/٣، ح : ٩٢]

''تمام اعمال کی بجا آوری خالصتاً اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف وہی اعمال قبول کرتا ہے، جن میں صرف اسی ہی کی خوشنودی و رضا تلاش کی جائے۔''

عمرو بن اقیش جنتیوں میں سے ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن اقیش نے لوگوں سے اسلام سے پہلے کا سود لینا تھا، تو وہ اس کی وصول یابی تک اسلام سے دور رہا۔ آخر اُحد کے دن آیا اور پوچھا کہ میرے چچا زاد کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا احد میں ہیں، پھر پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ انھوں نے کہا احد میں ہے۔ پھر پوچھا کہ فلاں کہا ہے؟ انھوں نے کہا احد میں ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے ہتھیار پہنے، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان لوگوں کی جانب چل پڑا۔ مسلمانوں نے جب اس کو دیکھا، تو کہا: اے عمرو! ہم سے دور رہو، تو اس نے کہا کہ بلاشبہ میں ایمان لا چکا ہوں چنانچہ قتال کرنے لگا حتیٰ کہ زخمی ہو گیا تو اسے اسی حالت میں اٹھا کر اس کے اہل میں لایا گیا تو سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس کی بہن سے کہا: اس سے پوچھو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کہ اس نے جنگ میں حصہ کیوں لیا ہے) اپنی قوم کی حمیت وحمایت میں، یا ان کے لیے غصہ کی بنا پر، یا اللہ کے لیے غصے کی وجہ سے؟ تو اس نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے غصے کی وجہ سے (اس جنگ میں شریک ہوا ہوں) چنانچہ وہ فوت ہو گیا اور جنت میں داخل ہوا اور اس نے اللہ کے لیے ایک بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب فيمن يسلم و يقتل مكانه في سبيل الله تعالى : ۲۵۳۷۔ مستدرك حاكم : ۲/ ۱۲٤، ح : ۲۵۳۳۔ السنن الكبرى للبيهقي : ۹/ ۱٦۷، ح : ۱۸۳۲٤]

نیت میں ذرہ بھر فتور عمل جہاد کی بربادی کا سبب:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوٰى))

[نسائي، كتاب الجهاد، باب من غزا في سبيل الله ولم ينو من غزاته إلا عقالاً، ح : ۳۱۳۸ و إسناده حسن لذاته۔ مستدرك حاكم : ۲/ ۱۰۹، ح : ۲۵۲۲۔ و صححه ابن حبان : (٤٦۱۹) والضياء المقدسي في المختارة: ۳/ ۳۵۱، ح : ٤۳۵]

”جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، لیکن اس کی نیت (اونٹ باندھنے کی) ایک رسی کی تھی اسے وہی چیز ملے گی جس کی اس نے نیت کی۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى : أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ، تَرَكْتُهُ وَ شِرْكَهُ))

[مسلم، كتاب الزهد، باب تحريم الرياء : ۲۹۸۵]

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں تمام شرکاء کے شرک سے بے نیاز ہوں، جس شخص نے ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔“

اخلاص نیت سے مجاہد کا سونا جاگنا بھی باعث اجر بن جاتا ہے:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلْغَزْوُ غزْوَانِ ، فَأَمَّا مَنِ ابْتَغى وَجْهَ اللّٰهِ وَ أَطَاعَ الإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَ يَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَ نَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَ أَمَّا مَنْ غزَا فخْرًا وَ رِيَاءً وَ سُمْعَةً وَ عَصَى الإِمَامَ وَ أَفْسَدَ فِي الأَرْضِ فَإِنَّهُ لاَ يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب فيمن يغزو ويلتمس الدنيا : ٢٥١٥۔ نسائي، كتاب البيعة، باب التشديد في عصيان الإمام : ٤٢٠٠۔ مستدرك حاكم : ٨٥/٢، ح : ٢٤٣٥۔ مسند أحمد : ٢٣٤/٥، ح : ٢٢١٠٣]

''جہاد دو قسم کا ہے، جس نے اللہ کی رضا چاہی، اپنے امیر کی اطاعت کی، اپنا عمدہ مال خرچ کیا، ساتھی کے لیے سہولت پیدا کی اور فساد سے بچتا رہا تو اس کا سونا اور جاگنا سب اجر کا کام ہے، تاہم جس نے شیخی بگھارنے، دکھاوے اور شہرت کی نیت سے جنگ کی، نیز امیر کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد پھیلایا تو وہ کچھ ثواب لے کر نہ لوٹا (بلکہ الٹا عذاب کا مستحق ٹھہرا)۔''

ریاکاری شہید، عالم اور سخی کی تباہی کا باعث :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ۔ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعرَفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ وَ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ وَ قَرَأْتُ فِيْكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار : ١٩٠٥۔ نسائي، كتاب الجهاد، باب من قاتل ليقال فلان جرئ : ٣١٣٩]

''قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسے (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کام کیا؟ وہ کہے گا، میں نے تیری راہ میں جنگ کی، حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے، تو نے بہادر کہلوانے کے لیے لڑائی کی، سو دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔ پھر (فرشتوں کو) حکم ہو گا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا اور وہ عالم (قاری) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا، ان نعمتوں کے بدلے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، یا اللہ! میں نے علم سیکھا، لوگوں کو سکھلایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو نے جھوٹ کہا ہے، تو نے علم اس لیے سیکھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قرآن اس لیے پڑھایا کہ لوگ تجھے قاری کہیں۔ سو دنیا نے تجھے عالم اور قاری کہا۔ پھر حکم ہو گا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں وسعت اور ہر طرح کی دولت سے نوازا تھا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا، میری نعمتیں پا کر تو نے کیا کام کیے؟ وہ کہے گا، یا اللہ! میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر خرچ کیا جہاں تجھے پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے صرف اس لیے مال خرچ کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔ پھر حکم ہو گا اور اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

ریاکاری کا انجام دیکھ کر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو جاتی ہے:

عقبہ بن مسلم، شفی اصبحی سے بیان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں آئے وہاں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے اردگرد لوگوں کا مجمع لگا ہوا ہے، پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے قریب ہو کر بیٹھ گیا، وہ لوگوں کو احادیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے اور لوگ چلے گئے تو میں نے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی۔ یہ کہنا تھا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غشی آئی، کافی دیر کے بعد انھیں افاقہ ہوا تو فرمانے لگے کہ میں تمھیں وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو مجھے اس گھر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی، اس وقت میرے علاوہ آپ کے پاس کوئی نہ تھا۔ یہ کہا اور پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو لمبی دیر تک غشی آئی۔ دیر گئے جب افاقہ ہوا تو اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ میں تمھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو آپ نے مجھے اس گھر میں بیان کی اور اس وقت میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر شدید غشی طاری ہوئی اور چہرے کے بل زمین پر گر گئے، کافی دیر تک میں نے آپ کو سہارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیے رکھا۔ پھر طبیعت ٹھیک ہوئی تو کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے تشریف لائیں گے، تمام لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ عالم، شہید اور سخی کو بلائیں گے۔ عالم و قاری سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو کیا عمل کرتا رہا؟ وہ کہے گا اے میرے رب! میں دن رات قرآن کی تلاوت کرتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو چاہتا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں اور یہ کہا گیا۔

اور سخی کو بلایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں نے تجھے اتنا مال نہ دے رکھا تھا، جس کے ساتھ تجھے کسی کی محتاجی نہ تھی۔ وہ عرض کرے گا ہاں میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بتا میرے دیے ہوئے مال کے ساتھ کیا کرتا رہا؟ وہ عرض کرے گا میں صلہ رحمی اور صدقہ کرتا رہا ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے اور فرشتے کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ تو چاہتا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے سو وہ کہا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہونے والے کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا کرتا رہا ہے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے جہاد کا حکم دیا تھا تو میں تیرے راستے میں لڑتا رہا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے تو تو چاہتا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں سو وہ کہا گیا۔''

پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مارا اور کہا: ''اے ابو ہریرہ! یہ اللہ کی مخلوق میں سے وہ پہلے لوگ ہوں گے جن کے ساتھ جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔''

[ترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء في الرياء و السمعة : ٢٣٨٢ و إسناده صحيح۔ صحيح ابن خزيمة : ٤/ ١١٥، ح : ٢٤٨٢۔ صحيح ابن حبان : ٤٠٨۔ مستدرك حاكم : ١/ ٥٧٩، ح : ١٥٢٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاکاروں کا انجام سن کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ زار و قطار روتے تھے:

ابوعثمان مدنی کہتے ہیں کہ شفی الاصبحی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انھیں یہ مکمل حدیث سنائی تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اتنے عظیم الشان لوگوں کے ساتھ ان کی نیت کے فتور کی وجہ سے یہ معاملہ کیا گیا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ یہ کہہ کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے، حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہوا کہ کہیں شدت غم سے ہلاک ہی نہ ہو جائیں۔ ہم کہنے لگے کہ یہ آدمی بہت بری خبر لایا ہے، جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سچ فرماتے ہیں:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [هود: ١٥، ١٦]

”جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتا ہو ہم انھیں ان کے اعمال کا بدلہ اسی (دنیا) میں پورا دے دیں گے اور اس (دنیا) میں ان سے کمی نہ کی جائے گی۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہو گیا جو کچھ انھوں نے اس میں کیا اور بے کار ہے جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔“

[ترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء في الرياء والسمعة : ٢٣٨٢ و إسناده صحيح۔ صحيح ابن خزيمة : ١١٥/٤، ح : ٢٤٨٢۔ صحيح ابن حبان : ٤٠٨۔ مستدرك حاكم : ٥٧٩/١، ح : ١٥٢٧]

شہ رگ پر تیر لگے اور شہید ہو جاؤں:

سیدنا شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ آپ پر ایمان لایا، آپ کا اتباع کیا۔ پھر اس نے کہا، میں بھی آپ کے ساتھ (سفر جہاد میں) چلوں گا۔ آپ نے ایک صحابی کو (اس کی دیکھ بھال رکھنے کی) وصیت فرمائی، ایک جنگ ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غنیمت میں قیدی ملے آپ نے انھیں تقسیم کیا تو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیہاتی کا حصہ بھی نکالا اور اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا، وہ ان کے سواری کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب یہ وہاں سے واپس آیا اور ساتھیوں نے اس کو اس کا حصہ دیا تو اس نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ ساتھیوں نے کہا، یہ غنیمت کا حصہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے غنیمت میں سے تمھیں دیا ہے۔ اس نے وہ مال لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا، یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ میں نے تمھیں تمھارا حصہ دیا ہے۔'' اس نے کہا، میں نے اس وجہ سے آپ کا اتباع نہیں کیا تھا، میں نے تو آپ کا اتباع اس وجہ سے کیا تھا کہ میرے یہاں تیر لگے۔ اور اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا تاکہ میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو نے سچ کہا ہے تو اللہ تجھے سچا کر دکھائے گا۔'' پھر ان اصحاب رسول ﷺ نے تھوڑے عرصے بعد دشمنوں سے جہاد کیا، حتیٰ کہ وہ دیہاتی تیر لگنے سے شہید ہو گیا۔ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا، اسے اسی جگہ تیر لگا ہوا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا، آپ نے پوچھا: ''یہ وہی ہے؟'' صحابہ نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ سے سچے دل سے دعا کی تھی تو اللہ نے اسے سچا کر دکھایا۔'' آپ نے اسے اپنے مبارک جبہ میں کفن دیا، پھر آپ نے آگے بڑھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی نماز جنازہ آپ ﷺ نے اونچی آواز میں پڑھائی، آپ نے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا وَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذَالِكَ))

[نسائي، كتاب الجنائز، باب الصلوٰة على الشهداء : ١٩٥٥]

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ (سچا) ہے، ہجرت کر کے تیرے راستے میں نکلا تھا اور اب (تیرے راستے میں لڑتا لڑتا) شہید ہو گیا ہے اور میں اس پر گواہ ہوں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی:

سیدنا عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْقَتْلُ ثَلاَثَةٌ : رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَالِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهِ وَلاَ يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلاَّ بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَمَصْمَصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهُ وَ خَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءُ الْخَطَايَا وَ أُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ وَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ وَ بَعْضُهَا أَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ وَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَالِكَ فِي النَّارِ السَّيْفُ لاَ يَمْحُو النِّفَاقَ))

[مسند أحمد : ١٨٥/٤، ح : ١٧٦٩٣ـ ابن حبان : ٤٦٦٣ـ إسناده حسن لذاته۔ موارد الظمآن، ص : ٣٨٨، رقم : ١٦١٤]

"مقتول (شہداء) تین طرح کے ہیں: اوّل درجہ کا شہید وہ مومن شخص ہے جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، حتیٰ کہ جب دشمن سے ٹکراتا ہے تو قتال کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے۔ یہ شہید پاک صاف ہے، عرش معلی کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہے، انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت میں افضل ہیں۔ درجہ دوم کا شہید وہ ہے جس نے بہت زیادہ گناہوں اور خطاؤں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ارتکاب کیا ہوتا ہے، وہ اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، یہاں تک کہ دشمن سے جا ٹکراتا ہے، قتال کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے۔ (یہ) شہادت اس کے گناہوں کو پاک کر دینے والی ہے، جس سے اس کے گناہ اور اس کی خطائیں مٹ گئیں۔ بلاشبہ تلوار گناہوں کو مٹا ڈالنے والی ہی تو ہے۔ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ بلاشبہ جنت کے آٹھ (۸) دروازے ہیں، جبکہ جہنم کے سات (۷) دروازے ہیں۔ جنت کے دروازوں میں سے بعض بعض سے افضل ہیں۔ تیسرے نمبر پر وہ شہید ہے جو منافق ہے، وہ اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ دشمن سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ قتال کرتا ہے تو قتل ہو جاتا ہے۔ یہ مقتول جہنم میں جائے گا۔ (اس لیے کہ) تلوار (گناہوں کو تو مٹاتی ہے مگر) نفاق کو نہیں مٹاتی۔''

لڑائی کا نتیجہ صرف تین (۳) دینار:

سیدنا یعلیٰ بن مُنیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا اعلان فرمایا جبکہ میں بوڑھا آدمی تھا، میرا کوئی خادم بھی نہ تھا تو مجھے کسی ایسے ملازم کی تلاش ہوئی جو (جہاد میں) میری کفایت کرتا اور میں اس کو اس کا حصہ دیتا، چنانچہ مجھے ایک آدمی مل گیا۔ پھر جب کوچ کا وقت ہوا تو وہ میرے پاس آیا اور کہا، مجھے نہیں معلوم کہ (مال غنیمت میں) حصے کیا ہوں گے اور میرا حصہ کتنا ہوگا؟ پس آپ مجھے متعین طور پر بتا دیں وہ (حصہ) آئے نہ آئے (مجھے اس سے غرض نہیں) تو میں نے اس کے لیے تین دینار متعین کر دیئے۔ پھر جب وہ غنیمت لینے کے لیے حاضر ہوا اور میں نے ارادہ کیا کہ اس کا حصہ اسے دوں تو مجھے مقرر کردہ دیناروں کا خیال آیا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس آدمی کا معاملہ آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا أَجِدُ لَهُ فِيْ غَزْوَتِهِ هٰذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيْرُهُ الَّتِيْ سَمّٰى))

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الرجل يغزو بأجر الخادمة : ٢٥٢٧۔ مستدرك حاكم : ٢/١١٢، ح : ٢٥٣٠۔ السنن الكبرى للبيهقي : ٦/٣٣١، ح : ١٣٢٨٦]

”میں اس کے اس جہاد میں دنیا و آخرت میں سوائے ان (۳) مقرر کردہ دیناروں کے اور کچھ نہیں پاتا۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
06

راہِ جہاد پر نکلنے کی فضیلت

((لَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) [بخاري : ٢٧٩٦]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہِ جہاد پر نکلنے کی فضیلت

راہ جہاد میں ہر قدم اٹھانے کا اجر ملتا ہے:

﴿ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

[التوبة : ١٢٠، ١٢١]

”مدینہ والوں کا اور ان کے ارد گرد جو بدوی ہیں، ان کا حق نہ تھا کہ وہ رسول اللہ سے پیچھے رہتے اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز رکھتے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کے راستے میں انھیں نہ کوئی پیاس پہنچتی ہے اور نہ کوئی تکان اور نہ کوئی بھوک اور نہ کسی ایسی جگہ پر قدم رکھتے ہیں جو کافروں کو غصہ دلائے اور نہ کسی دشمن سے کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں، مگر اس کے بدلے ان کے لیے ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور نہ وہ خرچ کرتے ہیں کوئی چھوٹا خرچ اور نہ کوئی بڑا اور نہ کوئی وادی طے کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، مگر وہ ان کے لیے لکھ لیا جاتا ہے، تاکہ اللہ انھیں اس عمل کی بہترین جزا دے جو وہ کیا کرتے تھے۔“

جہاد میں صبح یا شام کا نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيْدٍ ـ يَعْنِي سَوْطَهُ ـ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَ لَمَلَأَتْهُ رِيْحًا وَ لَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا))

www.KitaboSunnat.com

[بخاري، كتاب الجهاد، باب الحور العين وصفتهن : ٢٧٩٦ـ مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله : ١٨٨٥]

”اللہ کے راستے میں شام کو نکلنا یا صبح کو، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کی کمان یا ڈنڈے کے برابر جنت میں جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت (حور) زمین پر جھانک دے تو زمین و آسمان کا درمیان روشن ہو جائے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

جہاد میں نکلنا مشرق و مغرب کے درمیان موجود ہر چیز سے بہتر ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ وَ قَالَ : لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب الغدوة والروحة في سبيل الله ......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٧٩٣۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة في سبيل الله: ١٨٨٢

''جنت میں ایک کمان رکھنے کی جگہ (کے برابر جگہ ملنا) مشرق ومغرب کے درمیان موجود ہر چیز سے بہتر ہے اور اللہ کے راستہ میں ایک صبح گزارنا یا ایک شام گزارنا مشرق ومغرب کے درمیان موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔''

جہاد پر جانے والا مجاہد اللہ کی ضمانت پر ہوتا ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ، وَ إِيْمَانًا بِيْ، وَ تَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ، لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ، وَ رِيْحُهُ مِسْكٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَّا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله: ١٨٧٦]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن بن جاتا ہے جو اس کے راستے میں نکلتا ہے، اس کے نکلنے کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوتا اور وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے (اللہ فرماتے ہیں) اب یہ میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں گا یا اجر یا غنیمت کے ساتھ اسے اس گھر کی طرف واپس لوٹاؤں گا جس سے وہ نکلا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا، وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہ رہا ہوگا، خون کا رنگ تو خون سا ہوگا مگر خوشبو کستوری کی سی ہوگی۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی بھی ایسے لشکر سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، لیکن میں اپنے تمام مجاہد ساتھیوں کو سواریاں فراہم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ وہ خود اپنی سواریوں کا بندوبست کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور ان کا مجھ سے پیچھے رہ جانا ان پر بڑا گراں گزرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں، پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں۔“

جہاد پر نکلنے اور گھر میں عبادت کرنے کا تقابل:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِشِعْبٍ، فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ بِطِيبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَ لَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَاذِنَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ : لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ ؟ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

[ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في الغدو والرواح في سبيل الله : ١٦٥٠ـ مستدرك حاكم : ٦٨/٢، ح : ٢٣٨٢]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا، جہاں پانی کا ایک میٹھے پانی کا چشمہ تھا، اس کو وہاں کا ماحول بہت اچھا لگا تو اس نے سوچا کیوں نہ میں لوگوں سے الگ تھلگ یہاں ٹھہر جاؤں اور اللہ کی عبادت کروں؟ پھر سوچا لیکن میں یہ کام اس وقت تک نہیں کروں گا، جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں۔ سو اس نے سارا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا نہ کر، بلاشبہ تم میں سے کسی کا جہاد فی سبیل اللہ میں کھڑے ہونا گھر کی ستر سال کی (نفل) نمازوں سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش کر جنت میں داخل کر دے۔ (یقیناً پسند کرتے ہو تو) اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جس آدمی نے اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ جتنا بھی اللہ کے راستہ میں قتال کیا، اس پر جنت واجب ہوگئی۔''

جہادی سفر سے واپسی کا اجر:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ)) [مسند أحمد : ١٧٤/٢، ح : ٦٦٢٥ـ أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في فضل القفل في سبيل الله تعالى : مستدرك حاكم : ٧٣/٢، ح : ٢٣٩٩]

''جہاد سے واپس لوٹنا بھی جہاد کی طرح ہے۔'' (یعنی اجر و ثواب میں میدان جہاد کی طرف جانا اور واپس آنا برابر ہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہِ جہاد کے خاک آلودہ قدموں کی فضیلت :

سیدنا ابوعبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا:

((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، وَ فِيْ لَفْظٍ لَهُ مَا اغْبَرَّتَا قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب من اغبرت قدماه في سبيل الله : ٢٨١١]

''جس شخص کے قدموں پر جہاد کے راستہ پر چلنے کی وجہ سے گرد وغبار پڑی اس پرجہنم کی آگ حرام ہوگئی اور دوسری جگہ فرمایا: ''نہیں خاک آلودہ ہوتے کسی آدمی کے قدم اللہ کے راستے میں پھر اسے جہنم کی آگ بھی چھوئے۔'' (یعنی ایسا کبھی نہ ہوگا)۔

جہادی غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہ ہوں گے :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ مِنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا))

[مستدرك حاكم : ٢٨٨/٤، ح : ٧٦٦٧ و إسناده صحيح۔ الكواكب النيرات، ص : ٢٩٣]

''جو آدمی بھی اللہ کے خوف اور ڈر سے روئے گا وہ آگ میں نہیں جائے گا، یہاں تک کہ (دوہا ہوا) دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور نہ ہی اللہ کے راستے میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی بھی مسلمان آدمی کے دونوں نتھنوں میں جمع ہو سکتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم ﷺ کا پیدل جہادی سفر:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے دن ہم لوگ سواریوں کی قلت کی وجہ سے ایک اونٹ پر تین تین سوار ہوتے تھے۔ ابولبابہ اور علی رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے، تو جب رسول اللہ ﷺ کے پیدل چلنے کی باری آئی تو ابولبابہ اور علی رضی اللہ عنہما نے عرض کی، آپ تشریف رکھیں ہم آپ کی طرف سے باری باری پیدل چلتے رہیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تم دونوں مجھ سے زیادہ باہمت نہیں ہو اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم دونوں تو اجر لے جاؤ اور میں محروم رہ جاؤں۔''

[مسند أحمد : ۱/ ۴۱۱، ۴۱۸، ح : ۳۹۰۰، ۳۹۶۴۔ مستدرك حاكم : ۲۰/۳، ح: ۴۲۹۹ صحيحه ابن حبان : ۴۷۳۳]

سمندر میں سفر کی فضیلت:

سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ)) [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر : ۲۴۹۳۔ السنن الكبرى للبيهقي : ۴/ ۳۳۵، ح : ۸۴۵۱]

''سمندر کے سفر میں جس کا سر چکرائے اور اسے قے آئے تو اس کے لیے ایک شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب کر مر جائے تو اس کے لیے دو (۲) شہیدوں کا ثواب ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
07

تدریب جہاد

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریب جہاد

جہادی قوت تیار رکھنا فرض ہے:

﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴾ [الأنفال : ٦٠]

''اور ان کے (مقابلے کے) لیے قوت سے اور گھوڑے باندھنے سے تیاری کرو، جتنی کر سکو، جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ کچھ دوسروں کو ڈراؤ گے، جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ انھیں جانتا ہے اور تم جو چیز بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے وہ تمھاری طرف پوری لوٹائی جائے گی اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

قوت سے مراد نشانے بازی ہے:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ منبر پر تشریف فرما تھے، (آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی): ﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ﴾ پھر فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه ...... الخ : ١٩١٧۔ مسند أحمد : ٤/١٥٧، ح : ١٧٤٤٢]

"خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔"

ایک تیر تین آدمیوں کو جنت میں لے جائے گا:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ : صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَ مُنْبِلَهُ وَارْمُوْا وَ ارْكَبُوْا وَ أَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِن أَنْ تَرْكَبُوْا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَ مُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَ رَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَ نَبْلِهِ وَ مَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا ـ أَوْ قَالَ كَفَرَهَا)) [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الرمي : ٢٥١٣۔ نسائي، كتاب الجهاد، باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله : ٣١٤٨۔ مستدرك حاكم : ٢٤٦٧۔ ابن الجارود : ١٠٦٢۔ مسند أبي عوانة : ٦٠٣٤]

"اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین (۳) آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ ایک اس کا بنانے والا، جو اپنی اس صنعت میں اجر وثواب کا امید وار ہو، دوسرا، تیر مارنے والا (جہاد میں) اور تیسرا وہ جو اسے تیر پکڑانے والا ہو (جو اس کا معاون ہو) تیر اندازی اور گھڑ سواری سیکھو تاہم مجھے گھڑ سواری کی نسبت تیراندازی (نشانہ بازی) زیادہ پسند ہے۔ (شریعت میں) کھیل ہی تین (۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایک یہ کہ انسان اپنے گھوڑے کو سدھائے، دوسرا یہ کہ انسان اپنی بیوی سے کھیلے، تیسرا یہ کہ انسان اپنے تیر کمان سے تیر پھینکنے کی مشق کرتا رہے، جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے بے زار ہو کر اسے چھوڑ دے تو اس نے بلاشبہ ایک نعمت کو چھوڑ دیا" یا یوں فرمایا: "اس نے اس نعمت کی ناقدری کی۔

تیر اندازی میں کبھی غفلت نہ برتنا:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُوْنَ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه : ١٩١٨]

"عنقریب کئی ملک تمھارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی نصرتوں سے نواز دے گا، لہٰذا تم میں سے کوئی شخص اس چیز سے عاجز نہ آئے کہ اپنے تیروں سے کھیلے۔"

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا پہلے تیر انداز ہونے کا اعزاز:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيْرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ))

[بخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب سعد بن أبي وقاص الزهري : ٣٧٢٨۔ مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر : ٢٩٦٦]

"میں عرب میں سے پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر اندازی کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے حبلہ (ایک قسم کا جنگلی درخت) اور کیکر کے پتوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا، یہاں تک کہ ہم اس طرح قضائے حاجت کرتے کہ جس طرح اونٹ یا بکری (مینگنیاں) کرتی ہے اور وہ (خشکی کی وجہ سے) ملی ہوئی نہ ہوتیں۔"

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((ما رَأَيْتُ النبيّ صلَّى اللّهُ علَيْهِ و سلّمْ يُفَدِّي رَجُلاً بَعْدَ سعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب المجن و من يتترس بترس صاحبه : ٢٩٠٥]

"میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بعد کسی شخص کے لیے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: اے سعد! تیر چلاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔"

تیراندازی کا مقابلہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مَرَّ النَّبِيُّ صلَّى اللّهُ عليْهِ وسلَّمَ على نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ. فقالَ النَّبِيُّ صلَّى اللّهُ عليْهِ وَ سلَّمَ ارْمُوا بَنِي اسماعيلَ فإنَّ أَباكُمْ كانَ رامِيًا، ارْمُوا و أَنا مَعَ بَنِي فُلانٍ قالَ فأَمْسَكَ أحدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِم فقالَ رَسُولُ اللّهِ صلَّى اللّهُ عليْهِ و سلَّم ما لَكُمْ لا تَرْمُونَ ؟ قالُوا كيْفَ نَرْمِي و أَنْتَ مَعَهُمْ فقالَ النَّبِيُّ صلَّى اللّهُ عليْهِ وسلَّم ارْمُوا فأنا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب التحريض على الرمي ...... : ٢٨٩٩]

"رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے، وہ لوگ (اس وقت سوق نامی جگہ میں) باہم تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے، آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھ کر فرمایا: ''اے اسماعیل (علیہ السلام) کے بیٹو! نشانہ بازی جاری رکھو! تمھارا باپ بھی ماہر تیر انداز تھا۔ نشانہ لگاؤ! میں بھی فریقین میں سے فلاں گروہ کی طرف سے نشانہ لگانے میں شریک ہوتا ہوں۔'' صحابی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد دوسرے گروہ کے لوگ تیراندازی سے رک گئے۔ آپ نے فرمایا: ''تیر کیوں نہیں چلاتے؟'' لوگوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اس حال میں کہ آپ فلاں گروہ کے ساتھ ہیں، کیسے تیر پھینکیں؟ آپ نے فرمایا: ''اچھا تیراندازی (نشانہ بازی) جاری رکھو، میں دونوں کے ساتھ ہوں۔''

ایک تیر چلانے کا اجر ایک غلام کی آزادی کے برابر:

شرحبیل بن سمط سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

((قُلْتُ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ ! حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَانٌ وَلَا تَنَقُّصٌ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ ، وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِدَاءُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[نسائي ، كتاب الجهاد، باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله : ٣١٤٧۔ مستدرك حاكم : ٣/ ٥١، ح : ٤٣٧١]

''اے عمرو! ہمیں کوئی حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ اس میں کوئی بھول چوک یا کمی نہ ہو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر چلایا اور دشمن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچا دیا (یعنی وہ تیر دشمن کو) لگا یا نہ لگا، وہ اس کے لیے ایک غلام کی آزادی کی طرح ہوگا اور جس شخص نے کوئی مسلمان غلام آزاد کیا تو اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے میں جہنم کی آگ سے آزاد ہوگا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں (کام کرتا کرتا) بڑھاپے کو پہنچ گیا تو اس کے سفید بال قیامت کے دن اس کے لیے نور بن جائیں گے۔"

جہادی مشقوں کو چھوڑ دینے کا وبال:

فقیم لخمی نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا:

((تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَ أَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ فَقَالَ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِيْهِ قَالَ: مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصٰى))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه ...... الخ: ١٩١٩]

آپ بھاری بدن کے ساتھ ان دو نشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں جو آپ کے لیے نہایت دشوار اور مشکل ہے، تو انھوں نے فرمایا، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص تیر اندازی کا فن سیکھ کر پھر (اس پر مشق کرنا) چھوڑ دے وہ ہم سے نہیں ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھڑ دوڑ کا مقابلہ کرواتے ہوئے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَرْسَلَ مَا ضُمِّرَ مِنْهَا مِنَ الْحِيْفَاءِ أَوِ الْحَفْيَاءِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَ أَرْسَلَ مَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم يضمر منها من ثنية الوداع إلى مسجد بني زريق ، قال عبد الله فكنت فارسا يومئذ فسبقت الناس طفف بي الفرس مسجد بني زريق))

[مسند أحمد : ٢/ ٥٠٥، ح : ٦٤٨٦ ـ أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في السبق : ٢٥٧٥ ـ نسائي، كتاب الخيل، باب إضمار الخيل للسبق : ٣٦١٤]

”رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ کرائی، جو گھوڑے سبک رفتار تھے انھیں آپ نے مقام حیفاء یا حفیا سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور جو سبک رفتار نہیں تھے، انھیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس مسابقت میں، میں بھی بطور ایک سوار شامل تھا اور میں تمام سواروں پر سبقت لے گیا اور میرا گھوڑا تو مسجد بنی زریق کی دیوار بھی پھلانگ کر آگے نکل گیا۔“

رسول اکرم ﷺ کی اونٹنی مقابلہ بازی میں :

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((كان للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة تسمى العضباء لا تسبق فجاء أعرابي على قعود فسبقها فشق ذالك على المسلمين حتى عرفه فقال : حق على الله أن لا يرتفع شيء من الدنيا إلا وضعه)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب ناقة النبي صلى الله عليه وسلم : ٢٨٧٢]

رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام ”عضباء“ تھا، اس سے کوئی اونٹ آگے نہیں بڑھ سکتا تھا، پھر ایک اعرابی اپنے جوان اونٹ پر آیا اور یہ اونٹ اس اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر بہت ناگوار گزری، مگر رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے یہ بات لازم قرار دے لی ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دنیا کی جو چیز بھی بلند مرتبہ ہو گی اللہ تعالیٰ اسے (کسی نہ کسی وقت) نیچا دکھائے گا۔“

مسجد میں نیزہ بازی کی مشق:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ)) [مسلم، کتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد: ۸۹۳۔ بخاري، کتاب الجهاد، باب اللهو بالحراب ونحوها: ۲۹۰۱]

”اس دوران کہ حبشی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس (مسجد کے اندر) اپنے بھالوں (جنگی ہتھیاروں) سے کھیل رہے تھے (وہ مختلف کرتب دکھا رہے تھے) کہ اتنے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے، وہ کنکریاں اٹھا کر انہیں مارنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمر! انہیں چھوڑ دو (یعنی کھیلنے دو)۔“

خواتین کو جہادی مظاہرے دکھانا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ أَنْ تَنْظُرِيْنَ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَاءَهُ خَدِّيْ عَلَى خَدِّهِ وَيَقُوْلُ: دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ)) [بخاري، کتاب الجهاد، باب الدرق: ۲۹۰۷]

”کہ عید کے دن کچھ حبشی ڈھالوں اور برچھیوں کے ساتھ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ یا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے تقاضا کیا یا پھر خود رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے پیش کش کی اور کہا: ''کیا تو (یہ کھیل) دیکھنے کی تمنا رکھتی ہے؟'' میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اے بنی ارفدہ! اپنا کام (تندہی سے) کرتے جاؤ۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ))

[بخاري، كتاب المساجد، باب أصحاب الحراب في المسجد : ٤٥٤۔ مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللّعب الّذى لا معصية فيه : ١٧ / ٨٩٢]

''رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے اور میں اہل حبشہ کے کھیل (یعنی جنگی مشقوں) کو دیکھ رہی تھی۔''

جہاد میں خود کا استعمال:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ احد کے دن پہنچنے والے زخم کے بارے میں پوچھا گیا (جس کے جواب میں) انھوں نے بتایا:

((جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَ عَلِيٌّ يُمْسِكُ، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ حَصِيْرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا، ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب لبس البيضة : ٢٩١١۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة أحد : ١٧٩٠]

''رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک زخمی ہو گیا اور آپ کے سامنے والے دانتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ والا دانت مبارک شہید ہو گیا تھا اور خود ٹوٹ کر آپ کے سر مبارک میں گھس گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھو رہی تھیں اور علی رضی اللہ عنہ پانی لا کر ڈال رہے تھے۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ بہتا ہے تو انھوں نے چٹائی کے ایک ٹکڑے کو لے کر جلایا، جب اس کی راکھ بن گئی تو وہ زخم پر لگا دی، جس سے خون بہنا رک گیا۔''

جہاد میں زرہ کا استعمال:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن ایک خیمے میں تشریف فرما تھے اور دعا فرما رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ : حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ : ﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴾))

[القمر : ٤٥، ٤٦] [بخاري، الجهاد، باب ماقيل في درع النبي ﷺ والقميص في الحرب : ٢٩١٥]

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے عہد اور آپ کے وعدے کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے (یعنی مسلمان ختم ہو جائیں، کفار کے ہاتھوں شکست کھا جائیں) اس پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''بس کیجیے! اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے رب کے سامنے خوب گریہ زاری کر لی ہے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زرہ پہنے ہوئے تھے، آپ باہر تشریف لائے اور کہہ رہے تھے: ''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔‘‘

روزی نیزے کے سائے کے نیچے:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي ، وَ جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي)) [بخاري ، كتاب الجهاد ، باب ما قيل في الرماح قبل الحديث : ٢٩١٤ ـ مسند أحمد : ٥٠/٢ ، ح : ٥١١٤ ، ٥١١٥ ـ شعب الإيمان للبيهقي : ٧٥/٢ ، ح : ١١٩٩]

’’میری روزی میرے نیزے کے سائے میں رکھی گئی ہے اور جو میرے حکم (شریعت) کی مخالفت کرے، ذلت اور پستی اس کا مقدر ہے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کا گھوڑے اور جہادی اسلحہ خریدنے کا شوق:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ ، مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ ، وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))

[مسلم ، كتاب الجهاد والسير ، باب حكم الفيء : ١٧٥٧ ـ بخاري ، كتاب الجهاد : باب المجن ومن يترس بترس صاحبه : ٢٩٠٤]

’’بنی نضیر کے وہ اموال جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانوں نے ان پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (یعنی جنگ نہیں کی)، رسول اللہ ﷺ یہود بنی نضیر سے حاصل ہونے والے مال فے جو آپ کا مخصوص حق تھا، اس میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک سال کا نفقہ (برائے اہل و عیال) بچا کر بقایا تمام مال جہادی ساز و سامان، گھوڑوں اور اسلحہ کے لیے وقف کر دیتے تھے۔"

تیروں کے نشانے دیکھنا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ فَيَنْظُرُ إِلٰى مَوْقِعِ نَبْلِهِ)) [بخاري، كتاب الجهاد: باب المجن ومن يتترس بترس صاحبه: ٢٩٠٢]

"ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک ہی ترکش سے تیر اندازی کیا کرتے تھے اور وہ ماہر تیر انداز تھے۔ جب تیر پھینکتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اونچا کر کے بغور ان کے تیر کا نشانہ دیکھا کرتے تھے۔"

پیدل دوڑ کا مقابلہ:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔

((فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ)) [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل: ٢٥٧٨۔ ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء: ١٩٧٩۔ مسند أحمد: ٦/ ٣٦٤، ح: ٢٦٣٢٠]

"میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ سے آگے نکل گئی۔ پھر جب میں بھاری ہو گئی تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ اس (پہلی دوڑ) کا بدلہ ہے۔"

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ ، وَ جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ أَمْرِيْ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب ما قيل في الرماح، قبل الحديث : ٢٩١٤]

''میری روزی میرے نیزے کے سائے میں رکھی گئی ہے اور جو میرے حکم (شریعت) کی مخالفت کرے، ذلت اور پستی اس کا مقدر ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
08

جہاد کی سواری کی فضیلت

((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) [مسلم: ١٨٧٣]

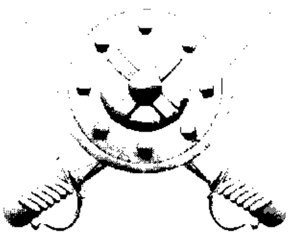

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی سواری کی فضیلت

دشمن کے لیے جہادی سواریاں ہمہ وقت تیار رکھو:

﴿ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴾ [الأنفال: ٦٠]

"اور ان کے (مقابلے کے) لیے قوت سے اور گھوڑے باندھنے سے تیاری کرو، جتنی کر سکو، جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ کچھ دوسروں کو ڈراؤ گے، جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ انھیں جانتا ہے اور تم جو چیز بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے وہ تمھاری طرف پوری لوٹائی جائے گی اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

جہادی گھوڑوں کی خوبیوں کا بیان:

﴿ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴾ [العاديات: ١ تا ٥]

"قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو پیٹ اور سینے سے آواز نکالتے ہوئے دوڑنے والے ہیں! پھر جو سم مار کر چنگاریاں نکالنے والے ہیں! پھر جو صبح کے وقت حملہ کرنے والے ہیں! پھر اس کے ساتھ غبار اڑاتے ہیں۔ پھر وہ اس کے ساتھ بڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے درمیان جاگھستے ہیں۔"

جہادی گھوڑا پالنا باعث اجر و ثواب:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَ تَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَ رِيَّهُ وَ رَوْثَهُ وَ بَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب من احتبس فرسا لقوله تعالى : ﴿ و من رباط الخيل ﴾ : ٢٨٥٣]

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدۂ ثواب کو سچا جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا پالا، تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور اس کا پیشاب و گوبر سب قیامت کے دن اس کے ترازو میں ہوگا (اور سب پر اس کو ثواب ملے گا)۔"

گھوڑے پر خرچ کرنے کی فضیلت:

سیدنا ابوکبشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَ أَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ))

[مستخرج أبي عوانة : ٢٦٤/٨، ح : ٥٨٦٩]

"گھوڑوں کی پیشانیوں میں اللہ تعالیٰ نے خیر و برکت رکھ دی ہے اور گھوڑے پالنے والوں کی (اللہ کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے اور گھوڑوں پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو (فراخ دلی کے ساتھ) بہت زیادہ صدقہ کرتا ہو۔"

گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی گئی ہے:

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گھوڑے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشانی کے بال اپنی انگلی سے مروڑتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الخيل و أن الخير معقود بنواصيها : ١٨٧٣]

"گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی ہے، یعنی ثواب اور غنیمت۔"

اونٹ دوڑ، گھڑ دوڑ یا تیراندازی کے مقابلہ کا جواز:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا سَبَقَ إِلَّا فِيْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في السبق : ٢٥٧٤۔ ترمذي، كتاب الجهاد، باب ما جاء في الرهان والسبق : ١٧٠٠۔ مسند أحمد : ٤٧٤/٢، ح : ١٠١٤٢۔ و صححه ابن حبان : ٤٦٩٠]

"مقابلہ صرف تین (۳) چیزوں میں جائز ہے اونٹ دوڑ، گھڑ دوڑ یا تیراندازی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ کروائی:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَرْسَلَ مَا ضُمِّرَ مِنْهَا مِنَ الْحِيْفَاءِ أَوِ الْحَفْيَاءِ إِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَ أَرْسَلَ مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَكُنْتُ فَارِسًا يَوْمَئِذٍ فَسَبَقْتُ النَّاسَ طَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِيْ زُرَيْقٍ))

[مسند أحمد : ٥/٢، ح : ٤٤٨٦۔ أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في السبق : ٢٥٧٥۔ نسائي، كتاب الخيل، باب إضمار الخيل للسبق : ٣٦١٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ کرائی، جو گھوڑے سبک رفتار تھے انھیں آپ نے مقام حیفا، یا حفیا سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور جو سبک رفتار نہیں تھے، انھیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس مسابقت میں، میں بھی بطور ایک سوار شامل تھا اور میں تمام سواروں پر سبقت لے گیا اور میرا گھوڑا تو مسجد بنی زریق کی دیوار بھی پھاند کر آگے نکل گیا۔''

گھوڑے باعثِ اجر، باعثِ پردہ اور باعثِ گناہ بھی ہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ : لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِيْ لَهٗ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذَالِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهٗ وَ لَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَ لَمْ يُرِدْ أَنْ يَّسْقِيَ بِهٖ كَانَ ذَالِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذَالِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَ رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَ تَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَ رَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّ رِيَاءً وَ نِوَاءً فَهِيَ وِزْرٌ عَلٰى ذَالِكَ))

[بخاري، كتاب التفسير، باب قوله : ﴿ فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ﴾ : ٤٩٦٢۔ مسلم، كتاب الزكوة، باب إثم مانع الزكوة : ٩٨٧]

''گھوڑا تین قسم کے لوگ پالتے ہیں۔ گھوڑے کسی شخص کے لیے ثواب کا ذریعہ ہیں، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب ہیں اور کسی کے لیے گناہ کا موجب ہے۔ ثواب اس شخص کے لیے ہیں جس نے انھیں جہاد کے لیے باندھ رکھا ہے اور چراگاہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغیچے میں ان کی رسی فراخ کر رکھی ہے۔ وہ رسی میں بندھے ہوئے اس چراگاہ اور باغیچے سے جو کچھ بھی کھائیں پئیں گے وہ اس کے لیے نیکیاں ہی نیکیاں ہیں اور اگر وہ رسی تڑوا کر ایک دو ٹیلے تک ادھر ادھر بھاگ جائیں تو ان کے نشانات قدم حتیٰ کہ ان کی لید بھی اس کی نیکیوں میں اضافے کا سبب ہے اور اگر وہ کسی نہر اور دریا کے پاس سے گزرتے وقت پانی پی لیں، خواہ اس نے انھیں پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو تو وہ پانی بھی اس کے لیے نیکیاں بن جائے گا۔ یہ تو ثواب والے گھوڑے ہیں اور جس آدمی نے انھیں اپنے فائدے کے لیے باندھا کہ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے، اس کے ساتھ ساتھ اس نے ان گھوڑوں اور ان کی سواری کے مسئلے میں اللہ تعالیٰ کا حق فراموش نہیں کیا، یہ اس شخص کے لیے پردہ پوش ہیں اور جس شخص نے فخر، ریاکاری اور اہل اسلام کی مخالفت کی غرض سے گھوڑے باندھے، تو یہ اس کے لیے گناہ کا موجب ہوں گے۔‘‘

اونٹوں کی دوڑ کے مقابلے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب ناقة النبي ﷺ، ح: ٢٨٧٢]

رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام ’’عضباء‘‘ تھا، اس سے کوئی اونٹ آگے نہیں بڑھ سکتا تھا، پھر ایک اعرابی اپنے جوان اونٹ پر آیا اور یہ اونٹ اس سے آگے بڑھ گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر بہت ناگوار گزری، مگر رسول اللہ ﷺ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات لازم قرار دے لی ہے کہ دنیا کی جو چیز بھی بلند مرتبہ ہوگی اللہ تعالیٰ اسے (کسی نہ کسی وقت) نیچا دکھائے۔''

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے گھڑ سواروں کے لیے دوگنا حصہ:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَ لِصَاحِبِهِ سَهْمًا)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب سهام الفرس : ٢٧٠٨]

رسول اللہ ﷺ نے (مال غنیمت میں) گھوڑے کے دو (۲) حصے اور اس کے مالک کا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَ لِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ)) [ترمذي، أبواب السير، باب في سهم الخيل : ١٢٥٨۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب كيفيّة قسمة الغنيمة بين الحاضرين : ١٧٦٢]

''بے شک نبی ﷺ نے گھوڑے کو مال غنیمت میں دو (۲) حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا۔''

جبکہ ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَ لِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في سهمان الخيل : ٢٧٣٣۔ ابن الجارود : ١٠٨٤۔ مسند أبي عوانة : ٤٣٠/٧، ح : ٥٣٦٠]

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص (یعنی مجاہد) اور اس کے گھوڑے کے لیے کل تین (۳) حصے مقرر کیے تھے۔ ایک اس کا اور دو (۲) اس کے گھوڑے کے (لیے مقرر کیے)۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا سَبَقَ إِلَّا فِيْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ))

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في السبق : ٢٥٧٤]

"مقابلہ صرف تین (۳) چیزوں میں جائز ہے اونٹ دوڑ، گھڑ دوڑ یا تیر اندازی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
09

حراسہ کی فضیلت

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ ، عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [ترمذي : ١٦٣٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حراسہ کی فضیلت

پہرے دار کے لیے نبوی خوش خبری:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَ انْتَكَسَ وَ إِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَ إِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ وَ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَ إِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ))

[بخاري، كتاب الجهاد و السير، باب الحراسة في الغزو ......: ٢٨٨٧]

”دینار و درہم کا بندہ اور کپڑے کا بندہ تباہ و برباد ہو گیا کہ اگر اسے دیا جائے تو وہ خوش ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے، ایسا شخص تباہ و برباد ہو، پھر تباہ و برباد ہو اور اگر اسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے اور اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے راستے میں پکڑے ہوئے ہو، اس کے سر کے بال بکھرے ہوں اور پاؤں غبار آلود ہوں، اگر اسے پہرے داروں میں رکھا جائے تو وہ پہرے داروں میں رہے اور اگر اسے لشکر کے پچھلے حصے میں رکھا جائے تو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھلے لوگوں میں رہ جائے اور اگر وہ اجازت طلب کرے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے۔"

پہرے دار کی آنکھ جہنم سے آزاد :

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ ، عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [ترمذي، فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الحرس في سبيل الله : ١٦٣٩ـ كتاب الجهاد لابن أبي عاصم، ح : ١٤٦]

"دو آنکھیں ایسی ہیں کہ جن کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے بہہ پڑی اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات کو پہرا دیتے ہوئے بیدار رہی۔"

پہرہ داری کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنا :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلاً صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِيْ اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ : مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب الحراسة في الغزو في سبيل الله : ٢٨٨٥]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات) بیداری میں گزاری، جب مدینہ تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کاش ! میرے صحابہ میں سے کوئی صالح مرد رات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو میرے لیے پہرا دیتا!'' اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی، آپ نے پوچھا: ''کون ہے؟'' تو کہنے والے نے کہا، میں ہوں سعد بن ابی وقاص! میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے پاس پہرا دوں، چنانچہ آپ ﷺ سو گئے۔''

پہرے دار کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

((مَا جَآءَ بِكَ؟ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ)) [مسلم، كتاب الفضائل الصحابة ، باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه : ٤٠/ ٢٤١٠]

''(اے سعد) تم کیسے آئے ہو؟ تو سعد نے عرض کی کہ میرے دل میں آپ کے بارے میں خطرے کا احساس پیدا ہوا (کہ کوئی آپ کو نقصان نہ پہنچائے) تو میں آپ کی پہرہ داری کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی اور سو گئے۔''

پہرا دینے والی آنکھ پر جہنم کی آگ حرام:

سیدنا ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَأَتَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَرَفٍ فَبِتْنَا عَلَيْهِ، فَأَصَابَنَا بَرْدٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى رَأَيْتُ مَنْ يَحْفِرُ فِي الْأَرْضِ حُفْرَةً يَدْخُلُ فِيْهَا، وَ يُلْقِيْ عَلَيْهِ الْحَجَفَةَ يَعْنِيْ التُّرْسَ، فَلَمَّا رَأٰى ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ نَادٰى : مَنْ يَحْرِسُنَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ؟ وَ أَدْعُوْ لَهُ بِدُعَاءٍ يَكُوْنُ فِيْهِ فَضْلٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُدْنُهْ فَدَنَا، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَتَسَمَّى لَهُ الْأَنْصَارِيُّ، فَفَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ فَأَكْثَرَ مِنْهُ قَالَ أَبُوْ رَيْحَانَةَ فَلَمَّا سَمِعْتُ مَا دَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَنَا رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: اُدْنُهْ، فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أَبُوْ رَيْحَانَةَ، فَدَعَا لِيْ بِدُعَاءٍ هُوَ دُوْنَ مَا دَعَا لِلْاَنْصَارِيِّ، ثُمَّ قَالَ: حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ أَوْ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[مسند أحمد: ٤/١٣٤، ١٣٥، ح: ١٧٢٥٢ـ نسائي، كتاب الجهاد، باب ثواب عين سهرت في سبيل الله: ٦/١٥ـ مستدرك حاكم: ٣/٨٣، ح: ٢٤٣٢]

''ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے تو رسول اللہ ﷺ (رات کے وقت) ہمیں ایک اونچی جگہ لے گئے۔ جہاں ہمیں سخت سردی لگی یہاں تک کہ میں نے دیکھا جو کوئی بھی ہے وہ زمین میں گڑھا کھود کر اس میں گھس رہا ہے اور اپنی ڈھال اپنے اوپر ڈال رہا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا: ''کون ہے جو آج رات پہرا داری کرے؟'' میں اس کو ایسی دعا دوں گا جو اس کے لیے باعث شرف وفضل ہوگی۔'' انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ! میں پہرا دوں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ'' تو وہ آپ کے قریب ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کون ہے؟'' تو اس نے کہا میں فلاں انصاری ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے لمبی دعا دی۔ ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے دعائیہ کلمات سنے تو میں نے بھی کہا کہ میں ایک دوسرا شخص بھی (حاضر) ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' میں نے کہا ابوریحانہ تو آپ ﷺ نے مجھے بھی دعا دی، لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاری کی دعا کی نسبت کم تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہنم کی آگ کو اس آنکھ پر حرام کر دیا گیا ہے جو اللہ کے خوف سے روئے اور اس آنکھ پر بھی جہنم کی آگ حرام ہے جو اللہ کے راستے میں جاگے۔"

پہرے دار پر جنت واجب ہے:

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجاہدین غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور ایک بہت طویل مسافت طے کی، حتیٰ کہ پچھلا پہر ہو گیا، سو میں نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک گھڑ سوار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں آپ کے حکم کے مطابق آپ کے درمیان سے نکلا اور تیزی سے چلتا ہوا فلاں فلاں پہاڑ سے ہو کر واپس آپ کے پاس پہنچا ہوں۔ میں ''ہوازن'' کے لوگوں کو دیکھ آیا ہوں، وہ اپنی عورتوں، چوپایوں، بکریوں اور اموال سمیت وہاں خیمہ زن ہیں، سب حنین میں جمع ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا:

((تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ ؟ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : فَارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهُ، وَجَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ، حَتَّى تَكُوْنَ فِيْ أَعْلَاهُ، وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَحْسَسْنَاهُ، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ، حَتَّى إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلٰى خِلَالَ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ، حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ ؟ قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا)) [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في فضل الحرس في سبيل الله عزوجل: ٢٥٠١۔ مستدرك حاكم: ٩٣/٢، ح: ٢٤٣٣۔ مسند الشاميين للطبراني: ١٠٧/٤، ح: ٢٨٦٦]

’’اللہ نے چاہا تو یہ سارا مال کل مسلمانوں کے لیے مالِ غنیمت ہوگا۔‘‘ پھر فرمایا: ’’آج رات کون ہمارا پہرا دے گا؟‘‘ سیدنا انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ’’تو تم سوار ہو جاؤ۔‘‘ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: ’’اس گھاٹی کی طرف چلے جاؤ حتیٰ کہ اس کے اوپر چڑھ جاؤ اور ایسا نہ ہو کہ رات میں ہم تمھاری طرف سے دھوکا کھا جائیں۔‘‘ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلّے پر تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دریافت فرمایا: ’’کیا تم نے اپنے سوار کو دیکھا ہے؟‘‘ صحابہ نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو نہیں دیکھا۔ پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے لگے اور اس دوران آپ گھاٹی کی طرف بھی دیکھتے رہے، حتیٰ کہ جب نماز مکمل کر لی اور سلام پھیر لیا تو فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، تمھارا سوار آ گیا ہے۔'' تو ہم بھی درختوں میں سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے، تو وہ سامنے آ گیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کھڑا ہوا۔ اس نے سلام کیا اور کہا: میں (آپ کے ہاں سے) روانہ ہوا حتیٰ کہ اس گھاٹی کے اوپر چڑھ گیا جہاں اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا، جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں میں دیکھا تو مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تم رات کو (گھوڑے سے) اترے بھی تھے؟'' اس نے کہا: نہیں، صرف نماز پڑھنے یا قضائے حاجت کے لیے ہی اترا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم نے اپنے لیے (جنت) لازم کر لی تم اس کے بعد اور کوئی عمل نہ بھی کرو تو کوئی مؤاخذہ نہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
10

رباط کی فضیلت

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

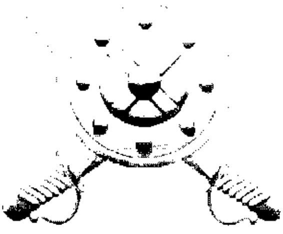

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رباط کی فضیلت

اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا فرض ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [آل عمران : ٢٠٠]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور مقابلے میں جمے رہو اور مورچوں میں ڈٹے رہو اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

سرحدوں پر تیار بندھے رہنے والے گھوڑے بھی مہیا رکھو:

﴿ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ ﴾

[الأنفال : ٦٠]

''اور تم سرحدوں پر گھوڑے باندھے رکھو، جس کے ساتھ تم اپنے دشمن کو اور اللہ کے دشمن کو خوفزدہ رکھ سکو گے۔''

ایک دن کا رباط دنیا وما فیہا سے بہتر ہے:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَ مَوْضِعُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب رباط يوم في سبيل الله : ٢٨٩٢]

''اللہ کے راستہ میں ایک دن (سرحدوں) کا پہرہ دینا دنیا ومافیھا سے بہتر ہے اور جنت میں تم میں سے کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہے۔''

ایک دن رات کا رباط ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے:

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رِبَاطُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ وَ إِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهُ، وَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَ أَمِنَ الْفَتَّانَ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرباط في سبيل الله : ١٩١٣]

''اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات پہرا دینا ایک مہینے کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور اگر اس حالت میں مجاہد فوت ہو گیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جو عمل وہ کیا کرتا تھا اور اس کے مطابق اس کا رزق بھی جاری رہے گا، نیز وہ آزمائش سے بھی محفوظ رہے گا۔''

سرحدوں کا پہرے دار فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے:

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطُ فَإِنَّهُ يَنْمُوْ لَهُ عَمَلُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في فضل الرباط : ٢٥٠٠۔ ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل من مات مرابطًا : ١٦٢١۔ مستدرك حاكم : ٢/ ٨٨، ح : ٢٤١٧۔ مستخرج أبي عوانة : ٨/ ٣٤٤، ح : ٤٠٠٩]

''ہر مرنے والے کا عمل (اس کے مرنے پر) ختم ہو جاتا ہے، سوائے مورچہ بند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے بھی محفوظ رہتا ہے۔''

رباط کرنے والا بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَّاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَجْرٰى عَلَيْهِ أَجْرَ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَ أَجْرٰى عَلَيْهِ رِزْقًا وَ أَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ وَ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَزَعِ)) [ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب فضل الرباط في سبيل الله : ٢٧٦٧۔ نسائي، كتاب الجهاد، باب فضل الرباط : ٣١٦٩]

''جو شخص اللہ کی راہ میں محاذ جنگ پر جہاد کے لیے تیار ہونے کی حالت میں فوت ہوا تو وہ جو نیک عمل کرتا تھا، اللہ اس کے لیے اس عمل کا ثواب جاری فرما دیتا ہے اور اس کا رزق جاری فرما دیتا ہے۔ اسے آزمانے والوں (منکر نکیر) کا خوف نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوف سے محفوظ اٹھائے گا۔''

رباط حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر میں عبادت سے افضل عمل:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک سرحد پر مورچہ بند تھے۔ ان کے تمام ساتھی ساحل سمندر کی طرف گھبراہٹ کی حالت میں پناہ گزیں ہو گئے۔ پھر خطرہ ٹل جانے کی اطلاع کی گئی، مگر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بدستور اپنی جگہ پر جمے رہے۔ ایک راہ گیر نے پوچھا، ابو ہریرہ! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

((مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ)) [ابن حبان، كتاب السّير، باب فضل الجهاد : ٤٥٨٤۔ شعب الإيمان للبيهقي : ٦ / ١٤٠، ح : ١٤١۔ الأربعون في الجهاد لابن عساكر :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱/ ۸۲، ح : ۱۸]

'' اللہ کی راہ میں کچھ وقت کے لیے ٹھہرنا حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کا قیام کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔''

رباط ہزار دنوں کی عبادت سے بہتر :

ابو صالح، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ میدان منیٰ میں مسجد خیف میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا : اے لوگو ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی، جواب تک میں تمھیں اپنے سے جدا ہونے کے ڈر سے تم سے چھپاتا رہا۔ اب مناسب موقع ہے کہ میں تمھیں وہ حدیث بیان کر دوں تا کہ جو آدمی بھی چاہے اسے سننے کے بعد اختیار کر لے، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرما رہے تھے :

((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)) [مسند أحمد : ۱/ ۶۵، ح : ۴۷۰۔ نسائي، كتاب الجهاد، باب فضل الرباط : ۳۱۷۱]

'' اللہ کے راستے میں ایک دن کا رباط (سرحد پر تیار ہو کر بیٹھنا) دوسرے مقامات میں ہزار دن بیٹھنے سے افضل ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَ مَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب رباط يوم في سبيل الله : ٢٨٩٢]

''اللہ کے راستہ میں ایک دن (سرحدوں) کا پہرہ دینا دنیا و مافیھا سے بہتر ہے اور جنت میں تم میں سے کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 11

جہادی صف میں کھڑا ہونے کی فضیلت

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا
كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہادی صف میں کھڑا ہونے کی فضیلت

صف بستہ مجاہدین اللہ کے محبوب بندے ہیں:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴾
[الصف : ٤]

''بلاشبہ اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں، جیسے وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔''

جہادی صف میں کی گئی دعا رد نہیں ہوتی:

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ : الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ ، وَ عِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُ بَعْضًا))

[أبو داوٗد، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء : ٢٥٤٠ و صححه ابن خزيمة : ١/ ٢١٩ ، ح : ٤١٩۔ مستدرك حاكم : ٢/ ١٢٤ ، ح : ٢٥٣٤]

''دو وقت ایسے ہیں کہ جن میں دعا رد نہیں کی جاتی، یا (فرمایا) کم ہی رد کی جاتی ہے، ایک اذان کے وقت اور دوسری جنگ (یعنی میدانِ جہاد) کے وقت، جب لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا جاتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہادی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ (٦٠) سال کی عبادت سے بہتر ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهِ فِيْ أَهْلِهِ سِتِّيْنَ عَامًا)) [مستدرك حاكم، ٢/٦٨، ح : ٢٣٩٢۔ مسند أحمد : ٢/٥٢٤، ح : ١٠٧٩٦۔ سنن دارمي : ٣/١٣٢]

''بلاشبہ تم میں سے کسی آدمی کا اللہ کی راہ میں کھڑا ہونا اس کے گھر کی ساٹھ (٦٠) سال کی نماز سے بہتر ہے۔''

صف میں کھڑا ہونا ستر سال کی نمازوں سے بہتر ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ، فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ بِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَ لَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَاذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِيْ بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ يُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ ؟ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

[ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في الغدو والرواح في سبيل الله : ١٦٥٠۔ مستدرك حاكم : ٢/٦٨، ح : ٢٣٨٢]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا، جہاں میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا، اس کو وہاں کا ماحول بہت اچھا لگا تو اس نے سوچا کیوں نہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے الگ تھلگ یہاں ٹھہر جاؤں اور اللہ کی عبادت کروں؟ پھر سوچا، لیکن میں یہ کام اس وقت تک نہیں کروں گا، جب تک کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں۔ سو اس نے سارا معاملہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کر، بلاشبہ تم میں سے کسی کا جہاد فی سبیل اللہ میں کھڑے ہونا گھر کی ستر سال کی (نفل) نمازوں سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش کر جنت میں داخل کر دے۔ (یقیناً پسند کرتے ہو تو) اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جس آدمی نے اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ جتنا بھی اللہ کے راستہ میں قتال کیا، اس پر جنت واجب ہوگئی۔''

حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر میں قیام سے بہتر عمل:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ)) [ابن حبان : ٤٦٠٣۔ شعب الإيمان : ٢/ ١٠٢، ح : ١٤١]

''اللہ کے راستہ میں کچھ وقت کے لیے ٹھہرنا (پہرا دینا اور جہاد کرنا) حجر اسود کے سامنے لیلۃ القدر کے قیام سے بہتر ہے۔''

میدانِ بدر کی صف بندی:

حمزہ بن ابی اسید اپنے والد (ابو اُسید بن مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ جب ہم نے میدان بدر میں صفیں بنا لیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ يَعْنِيْ إِذَا غَشُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ))

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الصفوف : ٢٦٦٣۔ بخاري، كتاب المغازي، باب : بعد باب فضل من شهد بدرًا : ٣٩٨٤، ٣٩٨٥]

''جب وہ تمھارے قریب ہوں (تمھاری زد میں آ جائیں) تو تیر مارنا اور اپنے تیروں کو محفوظ رکھنا۔'' (بلا ضرورت تیر نہ چلانا، تاکہ تیر محفوظ رہیں)۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
12

انفاق فی سبیل اللہ

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ
اِلَی التَّھْلُکَۃِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انفاق فی سبیل اللہ

جہاد میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دینا ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ [البقرۃ: ۲۴۵]

''کون ہے وہ جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، پس وہ اسے اس کے لیے بہت زیادہ گنا بڑھا دے اور اللہ بند کرتا اور کھولتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

سات سو گنا منافع:

﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾
[البقرۃ: ۲۶۱]

''ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے سات خوشے اگائے، ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ))

[ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل النفقة في سبيل الله : ١٦٢٥۔ نسائي، كتاب الجهاد، باب فضل النفقة في سبيل الله : ٣١٨٨]

''جو شخص اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں کوئی نفقہ دے (یعنی کوئی چیز خرچ کرے) تو اس کا اجر سات سو (۷۰۰) گنا لکھا جاتا ہے۔''

نکیل والی سات سو (۷۰۰) اونٹنیاں ملیں گی:

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الصدقة في سبيل الله و تضعيفها : ١٨٩٢]

ایک شخص ایک نکیل ڈالی ہوئی اونٹنی لے کر آیا، اس نے کہا یہ اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کو اس کے بدلے میں سات سو (۷۰۰) اونٹنیاں ملیں گی، جن میں سے ہر ایک کو نکیل ڈالی ہوئی ہوگی۔''

کسی چیز کا جوڑا خرچ کرنے والے کو جنت کے تمام دروازوں سے بلاوا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِ الصِّيَامِ ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضُرُوْرَةٍ ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ))

[بخاري، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين : ١٨٩٧ ـ مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل من ضم إلى الصدقة غيرها من أنواع البر : ١٠٢٧]

''جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے ! ادھر آ ، یہ دروازہ بہتر ہے۔ پس جو نمازی ہوا تو اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو مجاہد ہوا تو اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو روزے داروں میں سے ہوا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوا تو اسے صدقہ کے باب سے بلایا جائے گا، تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ! اگر کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں، لیکن کیا کوئی ایسا آدمی بھی ہوگا کہ جسے جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا: ''ہاں اور مجھے امید ہے کہ اے ابوبکر! تو انھی میں سے ہوگا۔''

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا افضل صدقہ ہے:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [مسلم، كتاب الزكوة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك : ۹۹٤]

''افضل دینار جسے کوئی آدمی خرچ کرتا ہے، وہ ہے جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جو اللہ کے راستے میں اپنی سواری پر خرچ کرے اور وہ جو اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔''

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو:

﴿وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [البقرة : ۱۹۵]

''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف مت ڈالو اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

جہاد میں جان و مال خرچ نہ کرنا ہلاکت ہے:

سیدنا ابوعمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَأَخْرَجُوْا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ وَ أَكْثَرَ، وَعَلٰى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ، فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ، فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقِيَ بِيَدِهٖ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُوْنَ الْآيَةَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ، وَ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا ضَاعَتْ وَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَلَوْ أَقَمْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا وَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ مَا يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا: ﴿ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحِهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ، فَمَا زَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ)) [ترمذي، كتاب التفسير، باب تفسير سورة البقرة: ٢٩٧٢ـ أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في قوله تعالٰى: ﴿ ولا تلقوا بايديكم إلى التهلكة ﴾ : ٢٥١٢ـ مستدرك حاكم: ٨٤/٢، ح: ٢٤٣٤]

''ہم روم کے شہر میں تھے کہ ایک مضبوط رومی دستہ ہماری طرف بڑھا۔ مسلمان مجاہدین کی طرف سے اسی طرح کا یا اس سے بھی بڑا دستہ ان کے مقابلے کے لیے نکلا۔ (مسلم لشکر کی ترتیب یوں تھی) کہ اہلِ مصر پر عقبہ بن عامر اور باقی لوگوں پر فضالہ بن عبید امیر کمانڈر تھے۔ مسلمان مجاہدین میں سے ایک مجاہد رومیوں کی صف میں داخل ہو گیا اور لوگوں نے چلانا شروع کر دیا اور کہنے لگے: ''کتنی عجیب بات ہے کہ یہ آدمی اپنے آپ کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔''

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو، حالانکہ یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا اور اس کے مددگار بھی کافی ہو گئے تو ہم میں سے کسی نے نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام سے در پردہ یہ کہا کہ ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں اور اللہ نے اسلام کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلبہ عطا فرما دیا ہے اور اس کے مددگار بھی کافی ہیں۔ اگر ہم اپنے کاروبار میں لگ جائیں اور جو ضائع ہو گیا اس کی اصلاح کر لیں تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔'' ہمارا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا یہ تھا کہ اپنے اموال کی اصلاح میں لگ جائیں اور جہاد کو چھوڑ دیں۔ پس سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ ہمیشہ میدان جہاد میں ڈٹے رہے حتیٰ کہ روم کی سرزمین میں دفن ہوئے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے مثال جذبۂ انفاق:

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورج طلوع ہو چکا تھا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کچھ لوگ آئے جو ننگے بدن اور ننگے پاؤں تھے۔ انھوں نے گلے میں چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور اپنی تلواریں اپنی گردنوں میں حمائل کی ہوئی تھیں۔ یہ تمام لوگ قبیلہ مضر سے تھے۔ ان کی اس فقر و فاقہ کی حالت کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ گھر تشریف لے گئے، پھر باہر آئے اور بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا، چنانچہ اذان ہوئی، پھر اقامت ہوئی، آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ شروع فرمایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ۱]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی، بے شک اللہ ہمیشہ تم پر پورا نگہبان ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سورۂ حشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی :

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴾

[الحشر : ١٨]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔''

تو ایک آدمی نے اشرفی دی، کسی نے درہم، کسی نے ایک صاع گیہوں اور کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کیے، یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ''اگر آدھی کھجور بھی دے سکتے ہو تو لے آؤ۔'' ایک انصاری ایک وزنی تھیلی، جسے وہ بمشکل اٹھائے ہوئے تھا، لے آیا، پھر تو لوگوں نے لگا تار جو کچھ دستیاب ہوا، لانا شروع کر دیا، یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑوں کے دو (۲) ڈھیر دیکھے اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا اداس چہرہ کھل اٹھا اور مثل سونے کے چمکنے لگا، تب آپ نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً ، فَلَهُ أَجْرُهَا ، وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

''جو بھی اسلام میں کسی کار خیر کو شروع کرے تو اسے اپنے عمل کا ثواب بھی ملتا ہے اور جو لوگ اس کے بعد وہ عمل کریں گے ان کا ثواب بھی اسے ملتا ہے اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اسی طرح جو اسلام میں کسی برے (اور خلاف شرع) طریقے کو جاری کرے اس پر اسے اپنا گناہ بھی ملتا ہے اور ان لوگوں کا گناہ اسے ملتا ہے جو اس کے بعد وہ برا کام کرتے ہیں اور اس سے ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔''

[مسلم، كتاب الزكوة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طيبة .... الخ : ١٠١٧ـ مسند أحمد : ٤/ ٣٥٨، ٣٥٩، ح : ١٩١٩٧]

اللہ کے راستے میں پاکیزہ مال ہی خرچ کیا جائے :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ پاک ہے اور وہ صرف پاک مال ہی قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾

[المؤمنون : ٥١]

''اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، یقیناً میں اسے جو تم کرتے ہو، خوب جاننے والا ہوں۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ [البقرة : ١٧٢]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا فرمائی ہیں۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا، فرمایا:

((يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَ مَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ))

''ایک آدمی طویل سفر کرتا ہے، بال بکھرے ہوئے ہیں، جسم غبار آلود ہے، اب وہ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب! (حالانکہ کیفیت یہ ہے کہ) اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس بھی حرام ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہو رہی ہے تو ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔"

[مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الکسب ...... : ١٠١٥]

ایک کھجور کے برابر صدقہ پہاڑ کے برابر کر دیا جاتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَ إِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ ، حَتَّى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

[بخاري، كتاب الزكوة، باب الصدقة من كسب طيب ...... الخ : ١٤١٠۔ مسلم، كتاب الزكوة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب و تربيتها : ١٠١٤]

"جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کیا اور اللہ بھی صرف پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو (قبول فرما کر) اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے، پھر اس کو صدقہ کرنے والے کے لیے پالتا رہتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔"

انتہائی خاموشی سے خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سائے میں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَ شَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ ، وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

[بخاري، كتاب الزكوة، باب الصدقة باليمين : ١٤٢٣۔ مسلم، كتاب الزكوة، باب فضل إخفاء الصدقة : ١٠٣١]

''سات (۷) آدمی ایسے ہیں کہ اللہ اس دن انھیں اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا، جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا : ① عادل حکمران۔ ② ایسا نوجوان جس نے اپنے رب کی عبادت میں نشوونما پائی۔ ③ ایسا آدمی کہ اس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے۔ ④ ایسے دو (۲) آدمی جو آپس میں محض اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کرتے ہیں، اسی پر ملتے اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔ ⑤ ایسا آدمی کہ اسے کسی عزت دار اور خوبصورت وحسین عورت نے بدکاری کی دعوت دی، مگر اس نے (دعوت رد کرتے ہوئے) کہا کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ⑥ ایسا آدمی کہ اس نے صدقہ اس قدر چھپا کر کیا کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی بے خبر رہا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ⑦ اور ایسا آدمی کہ جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔''

غربت کے باوجود جہاد فنڈ میں حصہ لینے کا شاندار نتیجہ :

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دیتے تھے تو آپ کے بعض صحابہ مزدوری کر کے لاتے اور (بڑی مشکل سے) ایک مد صدقہ کرتے، لیکن آج انھی میں سے بعض ایسے ہیں کہ جن کے پاس لاکھوں درہم ہیں، غالباً ان کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔ [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله : ﴿ الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات ﴾ : ٤٦٦٩]

غزوۂ تبوک میں انفاق فی سبیل اللہ میں (مسابقہ) مقابلہ آرائی کا بے مثال منظر :

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ تبوک کی ضروریات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحت) ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا، اس موقع پر میری مالی حالت بہت بہتر تھی، سو میں نے سوچا کہ اگر میں زندگی میں کبھی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جانا چاہوں تو وہ آج کا دن ہے، تو میں اپنا آدھا مال لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے دریافت فرمایا: ''عمر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟'' میں نے عرض کی، آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں (اور آدھا مال یہ جہاد کے لیے حاضر ہے) ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا مال لے کر آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے ابوبکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟'' تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، گھر والوں کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں۔ تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں ابوبکر سے کبھی کسی بھی معاملہ میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ [ترمذي، كتاب المناقب، باب رجاؤه ﷺ أن يكون أبو بكر ...... الخ: ٣٦٧٥ و صححه الحاكم: ١/ ٥٧٤، ح: ١٥١]

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا عظیم اعزاز:

سیدنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار دینار (سونے کے سکے جن کا وزن تقریباً ساڑھے پانچ کلو بنتا ہے) لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیے۔ سیدنا عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دیناروں کو اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ کرتے ہوئے دو (۲) مرتبہ فرمایا:

((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ))

[ترمذي، كتاب المناقب، باب في عد عثمان تسميته شهيدا ...... الخ: ٣٧٠١]

''آج کے (اس عمل کے) بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ انھیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

سیدنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (تبوک کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے) تنگی کی حالت میں لشکر تیار کرنا شروع کیا تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اس تیاری میں حصہ ڈالنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، انھوں نے اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار (۱۰۰۰) ڈال رکھے تھے۔ انھوں نے یہ ساری رقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دی۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو ہاتھ میں لے کر الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے:

((مَا ضَرَّ ابْنُ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ يُرَدِّدُهَا مِرَارًا))

''آج کے بعد عفان کا بیٹا جو بھی عمل کرے گا وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جملہ بار بار دہرا رہے تھے۔

[مسند أحمد : ٥/ ٦٣، ح : ٢٠٦٥٧ـ مستدرك حاكم : ٣/ ١٠٢، ح : ٤٥٥٣]

امیر اور غریب کے جہاد فنڈ کا منظر:

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں جہاد فنڈ دینے کا حکم ہوا تو ہم بوجھ اٹھاتے (اور مزدوری جہاد فنڈ میں دینے لگے)۔ چنانچہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ (اسی مزدوری سے) نصف صاع (ایک کلو کے قریب) کھجوریں لے کر آئے، جبکہ ایک اور صحابی (جو مال دار تھے) وہ کہیں زیادہ لے کر آئے۔ (دونوں کے جہاد فنڈ کا منظر) منافقوں نے دیکھا تو کہنے لگے، اس (یعنی عقیل کے) صدقے کی بھلا اللہ کو کیا ضرورت تھی؟ اور (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہنے لگے) اس نے اتنا بڑا صدقہ کر کے دکھلاوا کرنا چاہا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ ﴾ [التوبة : ٧٩]

''وہ لوگ جو صدقات میں خوش دلی سے حصہ لینے والے مومنوں پر طعن کرتے ہیں اور ان پر بھی جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے۔'' [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله : ﴿ الذين يلمزون المطوعين ...... الخ ﴾ : ٤٦٦٨]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتوں کی دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ يَقُوْلُ الْآخَرُ : اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) [بخاري، كتاب الزكوة، باب قول الله تعالى ﴿ فأما من أعطى واتقى ﴾ : ١٤٤٢ـ مسلم، كتاب الزكوة، باب في المنفق والممسك : ١٠١٠]

''انسانوں پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں دو فرشتے نہ اترتے ہوں، ان میں سے ایک فرشتہ یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! جس نے تیری راہ میں خرچ کیا اسے بہترین نعم البدل عطا کر اور دوسرا یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! ہاتھ روک لینے والے کا مال تلف فرما دے۔''

اللہ کی راہ میں تھوڑا خرچ بھی جہنم کی آگ سے آزادی کا باعث ہے:

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

[بخاري، كتاب الزكوة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة ...... الخ : ١٤١٧ـ مسلم، كتاب الزكوة، باب الحث على الصدقة ...... الخ : ١٠١٦]

''آگ سے بچو! اگرچہ آدھی کھجور ہی کا صدقہ میسر ہو۔''

خرچ کرنے والوں کے لیے دعائے نبوی:

سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر آتا، تو آپ اس کے لیے دعا فرماتے ہوئے کہتے: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ)) ''اے اللہ! آل فلاں پر رحم فرما۔'' عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میرے والد زکوۃ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِيْ أَوْفٰى)) [بخاري، كتاب الزكوة، باب صلوة الإمام و دعاءه لصاحب الصدقة : ١٤٩٧]

''اے اللہ! ابواوفیٰ کی آل پر رحم فرما۔''

انفاق فی سبیل اللہ کا دوہرا اجر وثواب:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلْغَازِيْ أَجْرُهُ، وَ لِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَ أَجْرُ الْغَازِيْ))

[مسند أحمد : ٢/ ١٧٤، ح : ٦٦٢٤۔ أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب الرخصة في أخذ الجعائل : ٢٥٢٦۔ شرح مشكل الآثار : ٨/ ٣١٣، ح : ٣٢٦٣]

''جہاد کرنے والے کو اپنا ثواب ملتا ہے اور جو کوئی کسی مجاہد کو تعاون دیتا ہے اسے اپنا ثواب ملتا ہے اور ساتھ ہی جہاد کرنے والے مجاہد کا بھی۔'' (یعنی دگنا ثواب ملتا ہے)

نیکی کی رہنمائی کرنے کا ثواب:

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَنَا أَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب : ١٨٩٣]

''ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی میری سواری ہلاک ہوگئی ہے مجھے سواری فراہم کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ! میں اس کو ایسے آدمی کا پتا دیتا ہوں جو اسے سواری فراہم کر دے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو خیر کی طرف کسی کی رہنمائی کرے گا تو اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔''

انفاق کے لیے بہترین لوگ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[مسلم، کتاب الزکوة، باب فضل النفقة علی العيال والمملوك : ٩٩٤]

''آدمی کا خرچ کیا سب سے افضل دینار وہ ہے، جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو اللہ کے راستے (جہاد) میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ جو اللہ کے راستے میں (جہاد کے دوران) اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔''

اپنا مال راہِ اللہ میں خرچ کرنے والے قابلِ رشک لوگ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا))

[بخاري، كتاب العلم، باب الاغتباط في العلم والحكمة : ٧٣۔ مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن و يعلمه ...... الخ : ٨١٦]

''حسد (رشک) صرف دو ہی کاموں میں جائز ہے، ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور پھر اسے حق (کے کام) میں خرچ کرنے کی توفیق بخشی (یہ قابل رشک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے) اور ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے (دین کی) سمجھ دی، پھر وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

انفاق فی سبیل اللہ کی رغبت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدُ اللّٰهِ مَلأَى لاَ يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهِ)) [بخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿لما خلقت بيدي﴾: ٧٤١١۔ مسلم، كتاب الزكوة، باب الحث على النفقة: ٩٩٣]

”اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، کوئی چیز اس (کے خزانوں) کو کم نہیں کرتی، وہ دن رات فراواں عطا فرماتا ہے، غور کرو تم جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (تب سے اب تک) کس قدر (بے حساب) خرچ کر دیا ہوگا تو جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

تم میری راہ میں خرچ کرو میں تمھیں عطا کروں گا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَ قَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلأَى لاَ تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهِ))

[بخاري، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿وكان عرشه على الماء﴾: ٤٦٨٤۔ مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة: ٣٧/ ٩٩٣]

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے انسان! تو میری راہ میں خرچ کر، میں تجھے عطا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا اور فرمایا اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، کوئی چیز اس (کے خزانوں) کو کم نہیں کرتی، وہ دن رات فراواں عطا فرماتا ہے، اور فرمایا غور کرو تم جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (تب سے اب تک) کس قدر (بے حساب) خرچ کر دیا ہو گا تو جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔''

اللہ کے راستہ میں ردی اور نکمّی اجناس نہ دی جائیں:

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ ہم گروہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے، ہم کھجوروں والے تھے، (ہم میں سے) لوگ اپنی کھجوروں میں سے کثرت اور قلت کے اعتبار سے کھجوریں لے کر آتے تھے، کوئی ایک خوشہ یا دو خوشے لے کر آتا تھا اور اس کو مسجد میں لٹکا دیا کرتا تھا اور اہل صفہ کا یہ حال تھا کہ ان کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تھا۔ ان میں سے جب کوئی آتا تو خوشے کے پاس آ کر اس کو عصا سے ضرب لگاتا، تو اس میں سے تر اور خشک کھجوریں گر پڑتی، جنھیں وہ کھا کر گزارہ کرتا تھا اور جن کو نیکی کرنے کی کوئی رغبت نہیں تھی، ان میں سے بعض لوگ نکمّے اور ردی خوشے لے کر آتے، جو ٹوٹے پھوٹے ہوتے تھے، وہ بھی ان خوشوں کو لٹکا دیا کرتے تھے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالی ہیں اور اس میں سے گندی چیز کا ارادہ نہ کرو، جسے تم خرچ کرتے ہو، حالانکہ تم اسے کسی صورت لینے والے نہیں، مگر یہ کہ اس کے بارے میں آنکھیں بند کر لو اور جان لو کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک اللہ بڑا بے پروا، بے حد خوبیوں والا ہے۔‘‘

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم میں سے ہر ایک اچھی کھجور لاتا جو اس کے پاس موجود ہوتی۔ [ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب و من سورة البقرة : ۲۹۸۷۔ مستدرك حاكم : ۲/۲۸۵، ح : ۳۱۲۷]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ انفاق:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا يَسُرُّنِيْ أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَ عِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْءٌ أَرْصِدُهُ لِدَيْنٍ))

[بخاري، كتاب الاستقراض و إداء الديون، باب إداء الديون : ۲۳۸۹]

’’اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تب بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ تین دن گزر جائیں اور اس سونے کا کوئی بھی حصہ میرے پاس رہ جائے، مگر اتنی چیز جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے سنبھال رکھوں۔‘‘

اپنی پسندیدہ چیز اللہ کے راستے میں خرچ کرنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں انصار میں کھجور کے باغات کے اعتبار سے سب سے زیادہ مال دار تھے اور انھیں اپنے مال میں سے بیرحاء (نامی باغ) سب سے زیادہ پسند تھا، جو مسجد کی جانب واقع تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا نفیس پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ ’’تم پوری نیکی ہرگز حاصل نہیں کرو گے، یہاں تک کہ اس میں سے کچھ خرچ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔‘‘

تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ اور مجھے اپنے مال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ چیز بیرحاء نامی باغ ہے، سو میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے اجر و ثواب سے نوازے گا، لہٰذا آپ اس کے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرما دیں۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ نفع بخش مال ہے، یہ نفع بخش مال ہے۔ میں نے تمھاری بات سن لی ہے، میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دو۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں اسی طرح کروں گا۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ باغ اپنے قرابت داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔[بخاري، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الأقارب : ١٤٦١۔ مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين : ٩٩٨]

بخیلی سے بچنے کا حکم :

﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴾

[التوبة : ٣٤، ٣٥]

''اور جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، تو انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔ جس دن اسے جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے جو تم نے اپنے لیے خزانہ بنایا تھا، سو چکھو جو تم خزانہ بنایا کرتے تھے۔''

بخیل اپنا ہی نقصان کرتا ہے :

﴿ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴾ [محمد : ٣٨]

''سنو! تم وہ لوگ ہو کہ تم بلائے جاتے ہو، تاکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، تو تم میں سے کچھ وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے تو وہ درحقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے اور اللہ ہی بے پروا ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو وہ تمھاری جگہ تمھارے سوا اور لوگوں کو لے آئے گا، پھر وہ تمھاری طرح نہیں ہوں گے۔''

بخل نہایت قبیح خصلت ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَ جُبْنٌ خَالِعٌ))

[ابن حبان : ٣٢٥٠۔ أبو داوٗد، کتاب الجهاد، باب في الجرأة والجبن : ٢٥١١]

''انسان میں دو وصف بہت برے ہوتے ہیں، ایک یہ کہ حریص و بخیل ہونے کے ساتھ ساتھ دل کا کچا ہو، دوسرا یہ کہ اتنا بزدل ہو کہ گویا دِل ہی نکل جائے گا۔''

بخل قوموں کی بربادی کا باعث ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)) [مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحريم الظلم : ٢٥٧٨]

''ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن تہ بہ تہ تاریکیاں بن جائے گا اور بخل سے بچو،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخل نے تم سے پہلی قوموں کو برباد کر دیا اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ناحق خون بہائیں اور محرمات کو حلال ٹھہرائیں۔"

گن گن کر نہ دو، ورنہ اللہ بھی گن گن کر دے گا:

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا:

((أَنْفِقِيْ، وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِيْ فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ))

[بخاري، كتاب الهبة، باب هبة المرأة لغير زوجها ..... الخ : ٢٥٩١ـ مسلم، كتاب الزكوة، باب الحث على الإنفاق و كراهة الإحصاء : ١٠٢٩]

"خرچ کرتی رہو، گن گن کر نہ دو، ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا، ہاتھ نہ روکو، ورنہ اللہ بھی تجھ سے ہاتھ روک لے گا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
13

تجہیز الغازی

((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا))

[بخاري: ۲۸٤۳۔ مسلم: ۱۸۹٥]

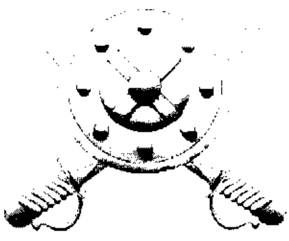

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجہیز الغازی

تنگ دست مجاہدین کے لیے اسبابِ جہاد مہیا کرنا امراء کی ذمہ داری ہے:

﴿ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ﴾

[التوبة : ۹۱، ۹۲]

”نہ کمزوروں پر کوئی حرج ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جو وہ چیز نہیں پاتے جو خرچ کریں، جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے خلوص رکھیں۔ نیکی کرنے والوں پر (اعتراض کا) کوئی راستہ نہیں اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔ اور نہ ان لوگوں پر کہ جب بھی وہ تیرے پاس آئے ہیں، تاکہ تو انھیں سواری دے تو تو نے کہا میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر تمھیں سوار کروں، تو وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ رہی تھیں، اس غم سے کہ وہ نہیں پاتے جو خرچ کریں۔“

غازی کو بھیجنے والے کے لیے برابر کا اجر:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُزَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله : ١٨٩٦]

''رسول اللہ ﷺ نے ہذیل قبیلے کی شاخ بنولحیان کی طرف (جب وہ مشرک تھے) ایک لشکر (ان کے خلاف جہاد کرنے کے لیے) بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک ضرور جائے اور ثواب دونوں کو ملے گا۔''

غازی کی مدد کرنے کا عظیم اجر:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَهٗ فِيْ أَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب من جهز غازيا أو خلفه : ٢٨٤٣۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازي : ١٨٩٥]

''جس نے اللہ کے راستے میں کسی جہاد کرنے والے کو جہاد کا سامان مہیا کیا، بلاشبہ اس نے جہاد میں حصہ لیا اور جو شخص جہاد کرنے والے کی عدم موجودگی میں، اس کے اہل وعیال کو ضروریات مہیا کرے، تو اس نے (بھی) جہاد میں حصہ لیا۔''

مجاہد کا اجر کم نہ ہوگا:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ خَلَفَهٗ فِيْ أَهْلِهٖ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ وَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ)) [ابن حبان : ٤٦٣٣۔ ابن ماجه، أبواب الجهاد، باب من جهز غازيًا : ٢٧٥٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان مہیا کیا، یا مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے اہل و عیال کو ضروریات مہیا کیں۔ اسے بھی اس (مجاہد) کے برابر ثواب ملے گا، جب کہ مجاہد کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کا بھی روزہ دار کے ثواب کے مثل اجر لکھا جائے گا، لیکن روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

مجاہد کی تمام ضروریاتِ جہاد کو پورا کرنے والے کا اجر:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتّٰى يَمُوْتَ أَوْيَرْجِعَ)) [ابن ماجه، أبواب الجهاد، باب من جهز غازيا : ٢٧٥٨]

''جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے کو اتنا سامان (حرب) دیا کہ اسے (جہاد کے سلسلے میں) کسی چیز کی (مزید) ضرورت نہ رہی، اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا اس مجاہد کو شہادت یا واپسی تک ملے گا۔''

جو خود جہاد پر نہ جا سکے وہ دوسرے کو بھیجے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسلم قبیلے کا ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں مگر تیاری کے لیے میرے پاس ساز و سامان نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِئْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ ! أَعْطِيْهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ ! لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره : ١٨٩٤]

”فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ، اس نے تیاری کر رکھی تھی، مگر بیمار ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ شخص اس کے پاس آیا اور کہا، رسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اپنا سامان جہاد مجھے دے دو۔ تو اس نے (بیوی سے مخاطب ہو کر) کہا اے فلانی (یعنی لفظ ” فُلَانَةٌ “ کی جگہ پر اپنی بیوی کا نام لیا) میرا تیار کردہ سارا سامان جہاد اس شخص کو دے دو اور اس میں سے کوئی چیز نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم! اس میں سے کوئی چیز روک نہ رکھ (اگر تو کوئی چیز باقی رکھے گی) تو اس میں کوئی برکت نہ ہوگی۔“

غازی کو خیمہ، خادم یا اونٹنی دینا افضل صدقہ ہے:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[ترمذي، أبواب الجهاد، باب ما جاء في فضل الخدمة في سبيل الله : ١٦٢٧۔ مستدرك حاكم : ٢/ ٩٠، ح : ٢٤٥٢]

”افضل ترین صدقہ اللہ کی راہ میں مجاہدین کے لیے ایک خیمہ کا سایہ فراہم کرنا اور ایک خادم اللہ کی راہ میں عطیہ کرنا ہے یا نوجوان اونٹنی کا عطیہ اللہ کی راہ میں دینا ہے۔“

غازیوں کو دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ الوداع کرنا:

ثقہ تابعی قاسم بن محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا میرا سفر کا ارادہ ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا (کچھ دیر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظار کرو یہاں تک کہ میں تمھیں الوداع کروں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع کرتے تھے اور آپ یوں الوداع کرتے تھے: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)) ”میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے عمل کے اختتام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔“ [ابن خزيمة : ١٣٧/٤، ح : ٢٥٣١]

سیدنا عبد اللہ خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو الوداع کہنا چاہتے تو یوں فرماتے: ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَ أَمَانَتَكُمْ وَ خَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ)) ”میں تمھارا دین، تمھاری امانتیں اور تمھارے اعمال کا اختتام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔“
[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الدعاء عند الوداع : ٢٦٠١ـ السنن الكبرى للنسائي : ١٣٠/٦، ح : ١٠٤١]

مال دار غازیوں کا تعاون کرنے کی مثال:

مجاہد رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں جہاد میں شرکت کے لیے جانا چاہتا ہوں، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما خوش ہو کر کہنے لگے کہ پھر میں کچھ رقم سے تیری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ مجاہد نے کہا، بفضل اللہ میں تو خود مال دار ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، بھائی! اگر تو مال دار ہے تو اپنے لیے ہے، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ جہاد میں میرا مال بھی خرچ ہو جائے۔ [بخاري، كتاب الجهاد والسير ، باب الجعائل والحملان في سبيل الله، قبل الحديث : ٢٩٧٠]

دولت مند غازی کے لیے صدقہ بھی حلال ہے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ : لِعَامِلٍ عَلَيْهَا ، أَوْ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوْ لِغَنِيٍّ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ ، أَوْ فَقِيْرٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ ، أَوْ غَارِمٍ)) [ابن ماجه، كتاب الزكوة، باب من تحل له الصدقة : ١٨٤١ـ مسند أحمد : ٥٦/٣، ح : ١١٥٤٤ـ ابن خزيمة : ٧١/٤، ح : ٢٣٧٤ـ مستدرك حاكم : ١٤٨٠ـ ابن الجارود : ٣٦٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کسی دولت مند شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے ہاں، البتہ پانچ قسم کے لوگوں کے لیے حلال ہے: ① عاملین زکوۃ کے لیے۔ ② اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے لیے۔ ③ اس شخص کے لیے جو اپنے مال کے ساتھ صدقہ کی کوئی چیز خرید لے۔ ④ ایسا (غنی) آدمی جس کا پڑوسی ایک مسکین آدمی ہو، اس مسکین آدمی پر صدقہ کیا جائے تو وہ مسکین اس میں سے اس امیر آدمی کو ہدیہ دے دے (تو اس غنی کے لیے وہ صدقہ کی چیز استعمال کرنا جائز ہوگا)۔ ⑤ مقروض کے لیے۔''

غازیوں کے گھر سے تعاون جاری رہنا چاہیے:

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے والد کہتے ہیں کہ میں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ وہاں ایک جوان سال عورت ملی وہ کہنے لگی، اے امیر المومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا ہے وہ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے، اللہ کی قسم! ان بچوں کو بکری کے پائے بھی نہیں ملتے، جنھیں پکا کر وہ کھائیں، نہ ان کے پاس کھیتی ہے، نہ دودھ کے جانور ہیں۔ میں تو ڈر رہی ہوں کہ کہیں قحط سالی میں وہ مر نہ جائیں اور میں خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہوں، میرا باپ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جونہی یہ سنا جم کر کھڑے ہو گئے، آگے نہیں بڑھے کہنے لگے۔ مرحبا! آپ کا خاندان تو ہمارے قریب ہے۔ پھر آپ نے ایک مضبوط زور آور اونٹ پر اناج کی دو بوریاں لاد دیں۔ درمیان میں دیگر ضروریات اور کپڑے رکھے اور اونٹ کی نکیل اس عورت کے ہاتھ میں دے دی اور فرمایا، اسے لے جا اور یہ ابھی ختم نہ ہوگا کہ اللہ تجھ کو اور دے گا۔ اور اس سے بہتر دے گا (یعنی جب مال غنیمت آئے گا تو اور دیا جائے گا)۔

تب ایک شخص کہنے لگا۔ امیر المومنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت زیادہ دے دیا۔ یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غصے سے کہا، تجھے تیری ماں گم پائے! اللہ کی قسم! میں نے اس کے باپ اور بھائی کو دیکھا ہے کہ وہ کافروں کے ایک قلعے کا محاصرہ کیے رہے۔ یہاں تک کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلعہ کو فتح کر لیا۔ پھر صبح ہم اس (قلعے کا) کا وہ مال لے رہے تھے جسے انھوں نے فتح کیا تھا۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية : ٤١٦٠، ٤١٦١]

مجاہد کی تیاری اور مجاہد کے گھر کی نگرانی عین جہاد ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں اپنی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی کے گھر میں داخل نہیں ہوا کرتے تھے۔ البتہ ام سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلے جایا کرتے تھے۔ اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوْهَا مَعِيْ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب فضل من جهّز غازيا أو خلفه بخير : ٢٨٤٤۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أم سليم أم أنس بن مالك : ٢٤٥٥]

’’میں ام سلیم پر ترس کھاتا ہوں کیونکہ اس کا بھائی میرے ساتھ (یعنی میری اطاعت میں جہاد کرتے ہوئے) قتل (شہید) کیا گیا تھا۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
14

معرکہ کے علاوہ راہ جہاد میں فوت یا قتل ہونے کی فضیلت

وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ
يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

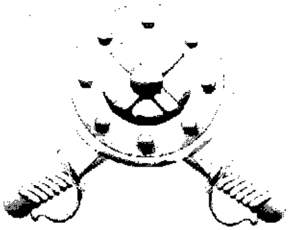

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکہ کے علاوہ راہ جہاد میں فوت یا قتل ہونے کی فضیلت

راہِ جہاد میں آنے والی موت اللہ کی رحمت اور بخشش کا باعث ہے:

﴿ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴾

[آل عمران : ۱۵۷، ۱۵۸]

''اور بلاشبہ یقیناً اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کر دیے جاؤ، یا فوت ہو جاؤ تو یقیناً اللہ کی طرف سے تھوڑی سی بخشش اور رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔ اور بلاشبہ اگر تم مر جاؤ، یا قتل کیے جاؤ تو یقیناً تم اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

راہ جہاد میں فوت ہونے والے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے:

﴿ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [النساء : ۱۰۰]

''اور وہ شخص جو اللہ کے راستے میں ہجرت کرے، وہ زمین میں پناہ کی بہت سی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ اور بڑی وسعت پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلے، پھر اسے موت پا لے تو بے شک اس کا اجر اللہ پر ثابت ہو گیا اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

راہِ جہاد میں فوت ہونے والا جنت میں داخل ہوگا:

﴿ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴾ [الحج : ۵۸، ۵۹]

''اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں وطن چھوڑا، پھر قتل کر دیے گئے، یا مر گئے یقیناً اللہ انھیں ضرور رزق دے گا اچھا رزق اور بے شک اللہ ہی یقیناً سب رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔ یقیناً وہ انھیں ایسے مقام میں ضرور داخل کرے گا جس پر وہ خوش ہوں گے اور بے شک اللہ ضرور سب کچھ جاننے والا، بے حد بردبار ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الْقَانِتِ الصَّائِمِ لَا يَفْتُرُ صَلَاةً وَّلَا صِيَامًا حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِهِ بِمَا يَرْجِعُهُ إِلَيْهِمْ مِنْ غَنِيْمَةٍ أَوْ أَجْرٍ أَوْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ))

[ابن حبان موارد الظمآن : ۱۶۲۳۔ مؤطا إمام مالك، باب الترغيب في الجهاد : ۲/۴۴۳، ح : ۹۰۴]

'' اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس قیام کرنے والے اور روزہ رکھنے والے کی ہے جو نہ تو نماز سے غافل ہوتا ہے اور نہ روزہ چھوڑتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجاہد کو اپنے گھر اور اہل خانہ کی طرف اجر اور غنیمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر لوٹا دے یا اس کو وہ (اپنے راستے میں) موت دے دے (یعنی شہید ہو جائے) پھر اسے جنت میں داخل کر دے۔"

ڈوب جانے والا، طاعون اور پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا بھی شہید ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِيْ إِذًا لَقَلِيْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ مَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان الشهداء : ١٩١٥]

"تم اپنے ہاں کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، وہ شہید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تب تو میری امت میں شہداء کم ہوں گے۔" انھوں نے پوچھا، تو پھر یا رسول اللہ! کون کون لوگ شہید ہیں؟ آپ نے فرمایا: "جو اللہ کے راستہ میں قتل کر دیا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اللہ کے راستہ میں (طبعی موت) مر جائے وہ بھی شہید ہے، جو طاعون کی بیماری کی وجہ سے مر جائے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔"

عمارت یا سلائیڈنگ کے نیچے آنے سے فوت ہونے والا بھی شہید ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ : الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِقُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان الشهداء: ١٩١٤ـ بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الشهادة سبعة سوى القتل: ٢٨٠٩]

''شہداء کی پانچ اقسام ہیں: طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے اور غرق ہوکر مرنے والا اور عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستہ میں شہید ہونے والا۔''

نمونیہ کے بخار اور آگ یا بارود سے جل کر فوت ہونے والے بھی شہید ہیں:

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں پر ارشاد فرمایا:

((اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ :الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ، وَ صَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَ صَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ، وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيْدَةٌ))

[أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب في فضل من مات في الطاعون: ٣١١١ـ ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب ما يرجى فيه الشهادة: ٢٨٠٣]

''شہید فی سبیل اللہ کے علاوہ شہادت کی سات (۷) اقسام ہیں: طاعون (کی بیماری) میں مرنے والا شہید ہے اور غرق ہونے والا شہید ہے اور ذات الجنب (نمونیہ) کے مرض میں مرنے والا شہید ہے اور پیٹ کے مرض سے ہلاک ہونے والا شہید ہے اور آگ میں جل جانے والا شہید ہے اور عمارت کے نیچے دب کر ہلاک ہونے والا شہید ہے اور پیٹ میں بچہ ہو، اس حالت میں مر جانے والی عورت شہیدہ ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہِ جہاد میں کسی حادثہ میں فوت ہونے والا بھی جنتی ہے :

سیدنا سبرہ بن الفاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَ تَذَرُ دِيْنَكَ وَ دِيْنَ آبَائِكَ وَ آبَاءِ أَبِيْكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَ تَدَعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَ يُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ وَ إِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) [نسائي، كتاب الجهاد، باب لمن أسلم وهاجر و جاهد : ٣١٣٦۔ مسند أحمد : ٣/٤٨٣، ح : ١٥٩٦٤]

”شیطان انسان (کو گمراہ کرنے کے لیے اس) کے سب راستوں پر بیٹھتا ہے۔ وہ اس (کو گمراہ کرنے) کے لیے اسلام کے راستے پر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے : کیا تو اسلام لا کر اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دے گا؟ لیکن انسان اس کی نافرمانی کر کے مسلمان ہو جاتا ہے۔ پھر وہ اس کے سامنے ہجرت کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے : کیا تو ہجرت کر کے اپنا وطن اور آسمان چھوڑ دے گا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ مہاجر کی مثال تو ایسے ہے جیسے گھوڑا رسی کے ساتھ باندھ دیا گیا ہو، لیکن انسان اس کی نافرمانی کرتا ہے اور ہجرت کر لیتا ہے۔ پھر شیطان اس کے سامنے جہاد کے راستے پر آ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ تو جہاد کرے گا؟ یہ تو جان و مال کی مشقت کا نام ہے۔ پھر تو لڑائی کرے گا تو مارا جائے گا، تیری عورت سے کوئی دوسرا شخص شادی کر لے گا، لیکن مومن اس کی نافرمانی کرتا ہے اور جہاد کرتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جو شخص یہ سب کچھ کرے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے، اور جو شہید ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور اگر وہ پانی میں ڈوب جائے تو بھی اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور اگر اس (کی سواری) کا جانور (یا گاڑی وغیرہ) اس کو گرا کر اس کی گردن توڑ دے تو بھی اللہ تعالیٰ پر لازم ہو جاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔''

جہاد میں نامعلوم (اجنبی) فائر لگنے سے فوت ہونے والا بھی جنتی ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَ هِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ ...... وَ كَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ " يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَ إِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى))

[بخاري ، كتاب الجهاد ، باب من أتاه سهم غرب فقتله : ٢٨٠٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سیدہ ام الربیع بنت براء جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھا، یا رسول اللہ! حارثہ کے بارے میں بتایئے! حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کے دن ایک اجنبی تیر لگنے سے شہید ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں، اگر کہیں اور ہے تو رو رو کر دل ہلکا کرلوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام حارثہ! جنت میں (پھر) کئی جنتیں ہیں اور تیرے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس عطا فرمائی ہے جو سب سے اعلیٰ جنت ہے۔''

اپنی سواری سے گر کر شہادت پانے والی صحابیہ سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے، وہ آپ کو کھانا پیش کرتیں، ام حرام رضی اللہ عنہا سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور بعدازاں آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے، ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ))

''میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لیے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے ہیں جیسے تختوں پر بیٹھے بادشاہ ہیں، یا تختوں پر بیٹھے بادشاہوں کی طرح ہیں۔''

میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کر دے۔ آپ نے دعا فرما دی پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ اب پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے پوچھا، آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا:

((نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے، جو جہاد کے لیے اس طرح جا رہے تھے۔''

اور آپ نے پہلے والی تفصیل بیان کی۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پہلے گروہ والوں میں سے ہے۔'' پھر ام حرام رضی اللہ عنہا نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے دور میں بحری سفر کیا اور جب سمندر سے باہر آئیں تو (سواری) سے گر کر شہید ہو گئیں۔''

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء : ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

راہِ جہاد میں فوت ہونے والے کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے:

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَ غَنِيْمَةٍ، وَ رَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَ غَنِيْمَةٍ، وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر : ٢٤٩٤۔ الأدب المفرد للإمام البخاري : ١٠٩٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تین (قسم کے) آدمیوں کا اللہ عزوجل ضامن ہے: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا تو اللہ اس کا ضامن ہے، حتیٰ کہ (اگر) اس کی وفات ہو جائے تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اجر وثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا، دوسرا وہ آدمی جو مسجد کی طرف گیا تو اللہ اس کا ضامن ہے، حتیٰ کہ (اگر) اس کی وفات ہو جائے تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اجر وثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا اور تیسرا وہ آدمی جو سلام (یا سلامتی) کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے۔''

جو شخص اپنا ہی ہتھیار لگنے سے فوت ہو جائے:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے موقع پر میرے بھائی (عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ) نے خوب قتال کیا اور (اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ) اس کی اپنی تلوار اچٹ کر خود اس کو لگ گئی جس سے وہ قتل ہو گیا۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں باتیں کرنے لگے اور اس (کی شہادت) کے سلسلے میں انھوں نے شک کا اظہار کیا کہ ایک آدمی اپنے ہی ہتھیار سے مارا گیا ہے (تو کیونکر شہید سمجھا جائے گا؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا اور مجاہد فوت ہوا ہے۔'' ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ پھر میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے دریافت کیا تو اس نے مجھے اپنے باپ کے حوالے سے اسی کی مانند بیان کیا مگر اس کے الفاظ یہ تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَذَبُوْا، مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في الرجل يموت بسلاحه : ٢٥٣٨۔ مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة خيبر : ١٨٠٢]

''وہ غلط کہتے ہیں، یہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا ہے، مجاہد فوت ہوا ہے اور اس کے لیے دو گنا اجر ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہی مجاہد ساتھیوں کے ہاتھوں غلطی سے قتل ہونے والا بھی شہید ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غزوۂ اُحد کے شروع میں پہلے مشرکین شکست کھا گئے تھے لیکن ابلیس، اللہ کی اس پر لعنت ہو، دھوکا دینے کے لیے پکارنے لگا۔ اے عباد اللہ! (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ۔ اس پر آگے جو مسلمان تھے وہ لوٹ پڑے اور اپنے پیچھے والوں سے بھڑ گئے۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد سیدنا یمان رضی اللہ عنہ انھیں میں ہیں (جنھیں مسلمان اپنا دشمن مشرک سمجھ کر مار رہے تھے) وہ کہنے لگے مسلمانو! یہ تو میرے والد محترم ہیں۔ میرے والد، عروہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پس اللہ کی قسم انھوں نے ان کو اس وقت تک نہیں چھوڑا، جب تک قتل نہ کر لیا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا کہ اللہ مسلمانوں کی غلطی معاف کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ برابر مغفرت کی دعا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔"

[بخاري، كتاب المغازي، باب: ﴿إذ همت طائفتان منكم ...... الخ﴾ : ٤٠٦٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ : الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان الشهداء : ١٩١٤]

''شہداء کی پانچ اقسام ہیں : طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے اور غرق ہوکر مرنے والا اور عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستہ میں شہید ہونے والا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 15

کفار کو قتل کرنے کی فضیلت

((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا))

[مسلم : ۱۸۹۱]

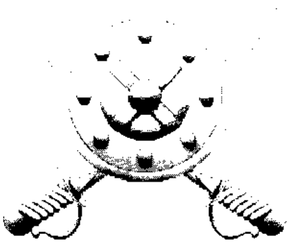

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار کو قتل کرنے کی فضیلت

اللہ کے راستے میں شہید یا غازی بننے والے اجر عظیم کے مستحق لوگ ہیں:

﴿ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ [النساء: ٧٤]

''پس لازم ہے کہ اللہ کے راستے میں وہ لوگ لڑیں جو دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے بیچتے ہیں اور جو شخص اللہ کے راستے میں لڑے، پھر قتل کر دیا جائے، یا غالب آ جائے تو ہم جلد ہی اسے بہت بڑا اجر دیں گے۔''

کافروں کی گردنوں کو مارنے کا حکم ربانی:

﴿ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ۬ ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴾ [محمد: ٤]

''تو جب تم ان لوگوں سے ملو جنھوں نے کفر کیا تو گردنیں مارنا ہے، یہاں تک کہ جب انھیں خوب قتل کر چکو تو (ان کو) مضبوط باندھ لو، پھر بعد میں یا تو احسان کرنا ہے اور یا فدیہ لے لینا، یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے، (بات)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہے۔ اور اگر اللہ چاہے تو ضرور ان سے انتقام لے لے اور لیکن تا کہ تم میں سے بعض کو بعض کے ساتھ آزمائے۔ اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے تو وہ ہرگز ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔''

کافر کو قتل کرنے والا جہنم سے آزاد:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل كافرًا ثم سدد : ١٨٩١]

''کافر اور اس کو قتل کرنے والا (مجاہد) آگ میں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل كافرًا ثم سدد : ١٨٩١/١٣١]

''ممکن نہیں کہ وہ (مسلمان) اس (کافر) کے ساتھ جہنم میں اکٹھا ہو جسے اس نے نقصان پہنچایا ہو۔'' لوگوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! وہ دونوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ مسلمان جس نے کسی کافر کو قتل کیا، پھر (شریعت اور) نیکی پر کاربند رہا۔''

www.KitaboSunnat.com

میدانِ بدر میں سردارانِ مکہ کا قتل:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب دشمن پر غلبہ پاتے تو میدان جنگ میں تین (3) دن تک قیام فرماتے۔ غزوۂ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپ کے حکم سے سواری پر کجاوہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے، آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صحابہ نے سوچا کہ غالباً آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آخر آپ ایک کنویں کے کنارے پر کھڑے ہو گئے اور کفارِ قریش کے مقتول سرداروں کے نام ان کے آبا و اجداد کے نام کے ساتھ پکارنے لگے:

((يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا))

''اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں (یعنی اے ابوجہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ!) کیا آج تمھیں یہ بات اچھی نہیں لگ رہی کہ تم نے (دنیا میں) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ یقیناً ہم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پا لیا ہے، تو کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پا لیا ہے؟''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ان جسموں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ))

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! میں جو کہہ رہا ہوں اسے تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو (البتہ بات یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے)۔'' (یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ وہ مردود آپ کی بات سن رہے تھے)۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي جهل : ٣٩٧٦۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب عرض مقعد ...... الخ : ٢٨٧٤، ٢٨٧٣]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر کا سامان اس کو قتل کرنے والے مجاہد کے لیے ہے:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین والے دن فرمایا تھا:

((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في السلب يعطى القاتل : ٢٧١٨۔ مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة النساء مع الرجال : ١٨٠٩]

''جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو تو اس کا سلب (اسباب) اسی قاتل کا ہے۔''

چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اسی دن بیس (۲۰) آدمیوں کو تہ تیغ کیا اور ان کا سلب بھی حاصل کیا۔

مقتول کافر کا سامان ابو قتادہ نے وصول کیا:

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کی لڑائی کے لیے نکلے، جب ہمارا دشمن سے ٹاکرا ہوا تو (ابتدا میں) مسلمانوں کو شکست ہونے لگی، اتنے میں میں نے ایک کافر کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چڑھا ہوا تھا۔ سو میں (اس کو قتل کرنے کے لیے) گھوم کر اس کی طرف آیا اور اس کے پیچھے سے اس کے کندھے اور گردن کے درمیان ایک ضرب لگائی۔ اس پر اس نے مجھے ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ تاہم اسے موت نے آ دبوچا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (جو ایسے بھاگ نکلے ہیں)؟ انھوں نے کہا، اللہ تعالیٰ کا حکم۔ پھر لوگ لوٹے اور (فتح کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک جگہ) بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی کافر کو مارا اور وہ گواہ رکھتا ہو تو اس کا سامان اسی کو ملے گا۔'' ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں کھڑا ہوا، پھر میں نے خود سے کہا، میرا گواہ کون ہے؟ یہ سوچ کر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا، میں پھر کھڑا ہوا اور میں نے پھر اپنے آپ سے کہا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لیے کون گواہی دے گا؟ چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی فرمایا، میں پھر کھڑا ہوا۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ابوقتادہ! تجھے کیا ہوا ہے؟ اس پر میں نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ ایک شخص کہنے لگا، یا رسول اللہ! ابوقتادہ سچ کہتے ہیں اور اس مقتول کافر کا سامان میرے پاس ہے اور آپ ان کو راضی کر دیجیے کہ اپنا حق مجھے دے دیں۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوگا، رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کا سامان تجھے دلانے کا قصد نہیں کریں گے جو اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر سچ کہتے ہیں، ابوقتادہ کو اس کا سامان دے دیجیے۔'' تو اس نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (اس سامان میں سے) زرہ کو بیچ دیا اور اس کے بدلے بنوسلیم کے محلّہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے حالت اسلام میں کمایا۔'' [بخاري، كتاب فرض الخمس، باب من لم يخمس الأسلاب : ٣١٤٢۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب استحقاق القاتل سلب القتيل : ١٧٥١]

مکہ کے اوباشوں کو مارو اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑو:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے، یہاں تک کہ مکہ تشریف لائے۔ آپ نے میمنہ پر زبیر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور میسرہ پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا سردار بنایا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ انھوں نے گھاٹی کے اندر سے راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ ﷺ لشکر کے ایک حصے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''ابوہریرہ!'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''صرف انصار کو میرے پاس بلاؤ۔'' میں نے انھیں آواز دی اور وہ سب آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ دوسری جانب (کفار) قریش کا منظر یہ تھا کہ انھوں نے ایک منصوبے کے تحت اپنے اوباش اور خیر خواہ اکٹھے کیے اور طے کیا کہ ہم مقابلے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے انھیں مسلمانوں کے سامنے کرتے ہیں۔ اگر کامیابی کے کوئی آثار پیدا ہوئے تو ہم بھی مدد کو ان کے ساتھ مل جائیں گے اور اگر کوئی آفت آئی (یعنی یہ مارے گئے) تو (مقابلہ کرنے کے جرم میں) جو ہم سے مانگا گیا وہ دے دیں گے۔ (اس صورت حال کا آپ کو علم ہوا تو) آپ نے فرمایا: ''تم دیکھتے ہو قریش کے اوباش چھوکروں اور ان کے خیر خواہوں کو؟'' اور اس کے ساتھ ہی آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارا (یعنی مکہ کے کافروں کو مارو اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑو)۔ اور فرمایا: ''(اس کے بعد) تم مجھے صفا پر ملو۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر ہم چل پڑے، ہم میں سے جس کا دل چاہتا کہ وہ کسی (کافر) کو قتل کر دے تو وہ اسے قتل کر دیتا، کسی (کافر) میں ہمارا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ تھی۔

[مسلم، کتاب الجهاد، باب فتح مكة : ١٧٨٠]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا حق ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے ادا کیا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار پکڑی اور فرمایا:

((مَنْ يَأْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا ؟ فَبَسَطُوْا أَيْدِيَهُمْ ، كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُوْلُ : أَنَا أَنَا ، قَالَ : فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ ؟ قَالَ : فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ ابْنُ خَرَشَةَ ، أَبُوْ دُجَانَةَ : أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ : فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ)) [مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي دجانة، سماك بن خرشة رضي الله عنه : ٢٤٧٠]

''یہ تلوار مجھ سے کون لے گا؟'' صحابہ کرام نے اپنے ہاتھ آپ کی طرف دراز کیے۔ ان میں سے ہر ایک کہہ رہا تھا: ''میں (یعنی میں اس کا حق ادا کروں گا)۔'' آپ نے فرمایا: ''کون ہے جو اسے اس کے حق کے ساتھ لے؟'' (یہ سن کر) سب لوگ پیچھے ہٹ گئے سماک بن خرشہ کہتے ہیں کہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ بے دریغ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے بڑھے اور کہا، میں اسے اس کے حق کے ساتھ لوں گا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ انھوں نے آپ سے تلوار لے لی اور اس سے مشرکوں کی کھوپڑیاں پھاڑیں۔''

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا بنو قریظہ کے جنگجوؤں کو قتل کرنے کا فیصلہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: قُوْمُوْا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ قُرَيْظَةُ عَلَى حُكْمِكَ، فَقَالَ: تَقْتُلُ مِنْهُمْ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَ تَسْبِيْ ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ: قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ))

[بخاری، کتاب المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الأحزاب ...... الخ: ٤١٢١]

''بنو قریظہ کے یہود نے جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قبول کر لینے پر اتفاق کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار سے فرمایا: ''اٹھو! اپنے سردار (کے استقبال) کے لیے یا فرمایا اپنے افضل کی طرف بڑھو۔'' پھر سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''یہ (بنو قریظہ) کے لوگ تمھارا فیصلہ قبول کرنے پر رضا مند ہیں۔'' انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ان کے جنگجو قتل کر دیے جائیں، جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے وہی فیصلہ کیا جس کا اللہ نے حکم دیا۔''

سیدنا عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا، چنانچہ مسلمانوں نے دیکھنا شروع کیا، یعنی جس جس کے (زیر ناف) بال اگ آئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اُگے تھے، اسے قتل نہ کیا گیا۔ چنانچہ میں ان میں سے تھا جن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بال نہیں اُگے تھے۔ [أبوداؤد، كتاب الحدود، باب في الغلام يصيب الحد : ٤٤٠٤۔ ترمذي، كتاب السير، باب ما جاء في النزول على الحكم : ١٥٨٤]

غلاف کعبہ سے چمٹے ہوئے مجرموں اور گستاخانِ رسول کو قتل کرنے کا حکم :

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَ عَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ : اقْتُلُوْهُ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب قتل الأسير و قتل الصبر : ٣٠٤٤]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (مکہ میں) داخل ہوئے تو اس وقت آپ کے سر پر خود تھا، جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! بلاشبہ عبد اللہ بن خطل کعبے کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا : ''اسے (وہیں) قتل کر دو۔''

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (فتح مکہ کے موقع پر) سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو امان دے دی اور فرمایا : ''اگر تم انھیں کعبہ کے پردوں کے ساتھ بھی چمٹے ہوئے پاؤ تب بھی انھیں قتل کر دو۔'' (وہ چار مرد یہ تھے) عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عکرمہ بن ابی جہل اور عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ان میں سے عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا پایا گیا، اسے قتل کرنے کو سعید بن حریث اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما دوڑے، تو سعید رضی اللہ عنہ سبقت لے گئے، کیونکہ وہ عمار کی نسبت جوان تھے، سو انھوں نے ابن خطل کو قتل کر دیا۔ مقیس بن صبابہ کو لوگوں (یعنی مجاہدین) نے بازار میں دیکھ لیا تو اسے وہیں قتل کر دیا۔ عکرمہ بھاگ نکلا، وہ سمندر (یعنی بحر احمر) کے کنارے ایک کشتی پر سوار ہو گیا۔ بہت تیز ہوا چل پڑی، کشتی میں سوار لوگ کہنے لگے، اب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص ایک اللہ کو پکارو، کیونکہ (اس طوفان میں) تمھارے معبود (بت وغیرہ) تمھارے کسی کام نہیں آ سکتے۔ یہ سن کر عکرمہ کہنے لگا، اگر سمندر میں خالص ایک اللہ کو پکارے بغیر نجات نہیں مل سکتی تو اللہ کی قسم! زمین پر بھی خالص اللہ تعالیٰ کو پکارے بغیر نجات نہیں مل سکتی۔ اے اللہ! میں تجھ سے پختہ عہد کرتا ہوں کہ اگر اس طوفان سے تو مجھے سلامت نکال لے جس میں میں پھنس چکا ہوں تو میں محمد (ﷺ) کے پاس جا کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں انھیں درگزر کرنے والا اور کریم و شفیق پاؤں گا۔ کشتی بہ سلامت کنارے لگ گئی، پھر وہ واپس آئے اسلام قبول کر لیا۔ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا، پھر جب اللہ کے رسول ﷺ نے مکہ کے لوگوں کو قبول اسلام کی بیعت کے لیے بلایا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اسے بھی لے آئے اور اسے آپ کے بالکل سامنے کھڑا کر دیا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! عبد اللہ سے بھی بیعت لے لیجیے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور عبد اللہ کی طرف دیکھا، بیعت نہیں لی، تین بار سیدنا عثمان نے یہی گزارش کی آپ ہر دفعہ انکار فرما رہے تھے، تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا، اس کے بعد آپ نے بیعت لے لی، اس کے بعد (جب عبد اللہ چلا گیا تو) آپ ﷺ نے صحابہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا: ''تم میں ایک بھی سمجھ دار آدمی نہ تھا جو آگے بڑھتا، جب دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے، تو اسے قتل کر دیتا؟'' صحابہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کے دل میں کیا ہے؟ آپ ہمیں آنکھ سے ہلکا سا اشارہ کر دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی نبی کے شایان شان نہیں کہ اس کی آنکھ خائن ہو۔''

[نسائي، كتاب المحاربة، باب الحكم في المرتد : ٤٠٧٢۔ أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب قتل الأسير ولا يعرض عليه الإسلام : ٢٦٨٣۔ مستدرك حاكم : ٤٥/٣، ح : ٤٣٦٠۔ مسند أبي يعلى : ٣٢١/١، ٣٢٢، ح : ٧٥٣۔ مصنف ابن أبي شيبة : ٤٠٥/٧، ح : ٦٩٠٢]

لوگوں میں سے بہترین کے قتل کے بعد لوگوں میں سے بدترین کا قاتل وحشی رضی اللہ عنہ:

عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب مسیلمہ کذاب نے خروج کیا تو میں نے سوچا کہ میں بھی مسلمانوں کے پاس چلوں، شاید مسیلمہ (کذاب) کو قتل کر کے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا بدلہ اتار سکوں۔ وحشی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (ان) لوگوں کے ساتھ نکلا (جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روانہ کیے تھے) اور اُس جنگ کے واقعات سب کو معلوم ہیں، الغرض، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی (مسیلمہ) ایک دیوار کے شگاف میں کھڑا ہے، گویا کہ خاکستری رنگ کا اونٹ ہے اور پراگندہ بال ہے۔ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ تاک کر مارا، جو اس کی چھاتی کے درمیان لگا اور اس کے دونوں کندھوں کے آر پار ہو گیا، پھر ایک انصاری نے مسیلمہ کی طرف دوڑ کر اس کی کھوپڑی پر تلوار مار دی (یعنی اس کی گردن جدا کر دی)۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل حمزة بن عبد المطلب رضي الله عنه : ٤٠٧٢]

امیہ بن خلف کا میدانِ بدر میں عبرت ناک انجام:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوجہل نے لوگوں کو (جنگ کے لیے) ابھارا، اس نے کہا، اپنے قافلے کی حفاظت کے لیے چلو، امیہ نے چلنے کو ناپسند کیا، (اس لیے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ایک موقع پر اس سے کہہ چکے تھے کہ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان تجھے قتل کریں گے) ابوجہل اس کے پاس آ کر اسے کہنے لگا، اے ابوصفوان! تم اس وادی کے سردار ہو، جب لوگ دیکھیں گے کہ تم نہیں گئے تو وہ بھی تمھارے ساتھ بیٹھ جائیں گے (اور یوں کوئی بھی جنگ کے لیے نہیں جائے گا)۔ ابوجہل بار بار اصرار کرتا رہا، یہاں تک کہ ابوصفوان نے کہا، اب جب کہ تم مجھ پر غالب آ گئے ہو تو اللہ کی قسم! میں مکہ کا بہترین اونٹ خریدوں گا (تا کہ وقت پر بھاگ سکوں)، پھر امیہ نے اپنی بیوی سے کہا، اے ام صفوان! میرا اسباب سفر تیار کرو۔ بیوی نے کہا، اے ابوصفوان! کیا تم اپنے یثرب کے بھائی (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) کا قول بھول گئے ہو جو انھوں نے تم سے کہا تھا؟ امیہ نے کہا، میں ان کے ساتھ بس کچھ دور جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ الغرض، جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیہ نکلا تو وہ ہر منزل پر اپنے اونٹ کو (اپنے پاس) مضبوطی سے باندھ دیا کرتا تھا اور وہ (سارے راستے میں) ایسا ہی کرتا رہا، یہاں تک کہ میدانِ بدر میں اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔[بخاري، كتاب المغازي، باب ذكر النبي ﷺ من يقتل ببدر : ٣٩٥٠]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ مرحب کا سرتن سے جدا کرتے ہیں:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو علم (پرچم) عطا فرمایا، مرحب (میدان میں) نکلا اور یوں پکارنے لگا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

''سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، پوری طرح ہتھیار بند، اس وقت کا بہادر آزمودہ کار کہ جب لڑائیاں شعلے اڑاتی ہوئی آتی ہیں۔''

(مقابلے میں) علی رضی اللہ عنہ (نکلے اور) یوں للکارنے لگے:

أَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے، جنگلوں کے اس شیر کی طرح جس کا چہرہ خوف کی علامت ہوتا ہے۔ میں دشمن کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہوں۔'' یوں للکارتے ہوئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر وار کیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

[مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة ذي قرد وغيرها : ١٨٠٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
16

جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ)) [بخاري : ٢٨٠٣]

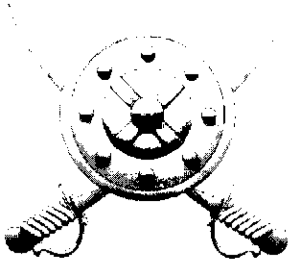

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت

قیامت کے دن زخمی کے خون سے خوشبو کستوری کی آئے گی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب من يجرح في سبيل الله عزوجل : ٢٨٠٣۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله : ١٨٧٦]

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں (خالص نیت کے ساتھ) زخمی ہوتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا (کہ زخم بہتا ہوگا)۔خون کا رنگ تو خون کا ہی ہوگا مگر خوشبو کستوری کی ہوگی۔''

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِيْ سَبْعَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَ رَجُلَيْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ أَيْضًا قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا)) [مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة أحد : ١٧٨٩]

''(غزوہ) احد کے دن رسول اللہ ﷺ سات انصاری اور دو قریشی صحابہ کے ہمراہ الگ تھلگ رہ گئے۔ جب حملہ آور آپ کے بالکل قریب پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا: ''کون ہے جو انھیں ہم سے دور کرے، اس کے لیے جنت ہے۔'' یا یہ فرمایا: ''وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔'' تو ایک انصاری صحابی آگے بڑھا اور اس نے خوب قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، پھر مشرکین آپ کے بالکل قریب آ گئے تو آپ نے کہا، کون ہے جو ان کو ہم سے دور کرے، اس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا رفیق ہے تو ایک اور انصاری آگے بڑھا اس نے خوب قتال کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گیا۔ تو اس طرح باری باری ساتوں انصاری صحابہ شہید ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے باقی ساتھیوں سے فرمایا: ''ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔'' (باقی رہ جانے والے دو صحابہ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما تھے)۔

سیدنا قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ إذ همت طائفتان منكم ﴾ : ٤٠٦٣، ٣٧٢٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا، انھوں نے اس سے غزوۂ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا تھا۔''

سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: ((هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ)) ''یہ ان میں سے ہے جنھوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔'' [ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه : ١٢٦۔ ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب و من سورة الأحزاب : ٣٢٠٢]

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے راہِ جہاد میں لگنے والے زخم:

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((كَانَ فِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِيْ عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِيْ فِيْهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّ وَاحِدَةٌ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي جهل : ٣٩٧٣]

''زبیر بن عوام کو تلواروں کے تین (۳) زخم لگے ہوئے تھے۔ ایک زخم ان کے کندھے پر تھا جو اتنا گہرا تھا کہ میں اپنی انگلیاں اس میں داخل کر لیتا تھا۔ دو زخم معرکۂ بدر میں اور ایک جنگ یرموک میں لگا تھا۔''

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ میں کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے۔ انھوں نے کہا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے۔ (یعنی پیچھے نہیں رہیں گے) چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے دشمن (رومی فوج) پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کوئی ایک بھی (مسلمان) نہیں رہا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آنے لگے تو رومیوں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کندھے پر دو کاری زخم لگائے، جو زخم بدر کی لڑائی کے موقع پر ان کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ گئے تھے، اس وقت ان کی عمر کل دس (۱۰) سال کی تھی۔ اس لیے ان کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی حفاظت میں دے دیا تھا۔ [بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي جهل : ۳۹۷۵]

راہِ جہاد میں جسم پر پھوڑا نکل آئے تو شہداء کی مہر لگ جاتی ہے:

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے:

((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا فَلَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ وَ مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَاءَتْ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَ رِيْحُهَا رِيْحُ الْمِسْكِ، وَ مَنْ جُرِحَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ))

[مسند عبد بن حميد : ۷۰/۱، ح : ۱۱۹۔ ترمذي، أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن سأل الشهادة : ۱۶۵۷۔ نسائي، كتاب الجهاد، ثواب من قاتل في سبيل الله : ۳۱۴۳]

”جو مسلمان آدمی اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر اللہ کے راستہ میں لڑائی کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جس نے اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سچے دل سے اپنے دل میں بھی شہادت کا سوال کیا۔ پھر وہ فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا اسے شہید کا اجر دیا جائے گا اور جو آدمی اللہ کے راستہ میں زخمی ہو گیا یا اسے کوئی چوٹ لگی تو وہ قیامت کے دن (اس حال میں) آئے گا کہ اس سے بہت زیادہ خون بہہ رہا ہو گا۔ اس (خون) کا رنگ زعفران جیسا ہو گا اور اس سے خوشبو کستوری کی آ رہی ہو گی اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہوا تو اس پر شہداء والی مہر ہو گی۔''

مجاہد کے زخم سے کستوری کی خوشبو آئے گی:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَغْزَرَ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَ رِيْحُهَا كَالْمِسْكِ))

[مسند عبد بن حميد : ١/ ٧٠، ح : ١١٩ ـ ترمذي، أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء في الجاهد والناكح : ١٦٥٧]

'' جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا یا کوئی (ٹھوکر اور) چوٹ لگی تو وہ قیامت کے دن بہتے زخموں کے ساتھ آئے گا اس کا رنگ زعفران جیسا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو ہو گی۔''

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم میدان اُحد میں زخموں سے چُور چُور ہوتے ہیں:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ احد کے د پہنچنے والے زخم کے بارے میں پوچھا گیا (جس کے جواب میں) انھوں نے بتایا:

((جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ، فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَ عَلِيٌّ يُمْسِكُ ، فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ إِلَّا كَثْرَةً ، أَخَذَتْ حَصِيْرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ، ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ))

[بخاري ، كتاب الجهاد والسير ، باب لبس البيضة : ٢٩١١ ـ مسلم ، كتاب الجهاد ، باب غزوة أحد : ١٧٩٠]

''رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک زخمی ہوگیا تھا، آپ کا سامنے والے دانتوں کے ساتھ والا دانت مبارک شہید ہوگیا تھا اور سر مبارک میں خود ٹوٹ کر پیوست ہوگیا تھا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھو رہی تھیں اور علی رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے، جب انھوں نے دیکھا کہ پانی کے ساتھ خون بہنے میں اضافہ ہوگیا ہے تو انھوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا جب اس کی راکھ بن گئی تو وہ زخم پر لگا دی، چنانچہ اس سے خون بہنا بند ہوگیا۔''

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نوے سے زائد زخم کھا کر شہادت پائی :

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

((أَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَ إِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ ـ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ فِيْهِمْ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى وَ وَجَدْنَا فِيْ جَسَدِهِ بِضْعًا وَّ تِسْعِيْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَ رَمْيَةٍ))

[بخاري ، كتاب المغازي ، باب غزوة مؤتة : ٤٢٦١]

''رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ موتہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لشکر والوں کو) ہدایت فرمائی: ''اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر رضی اللہ عنہ اور اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تمھارے امیر ہوں گے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اس غزوہ میں شریک تھا۔ ہم نے اسی غزوہ میں جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کرنا شروع کیا تو انھیں مقتولین میں پایا اور آپ کے جسم پر نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) سے زائد زخم موجود تھے۔''

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة مؤتة من أرض الشام : ٤٢٦٠]

''موتہ میں جنگ کے روز سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا، میں نے زخموں کی گنتی شروع کی تو ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے پچاس (۵۰) زخم شمار کیے۔ لطف کی بات یہ تھی کہ ان زخموں میں سے کوئی ایک بھی زخم ان کی کمر پر نہ تھا۔''

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جنت میں پروازیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَرَّ بِي جَعْفَرٌ اللَّيْلَةَ فِي مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ وَهُوَ مُخَضَّبُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ أَبْيَضُ الْفُؤَادِ))

[مستدرك حاكم : ٢١٢/٣، ح : ٤٩٤٣]

''آج رات جعفر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے فرشتوں کی ایک جماعت میں گزرے اور ان کے پر خون سے لتھڑے ہوئے تھے اور ان کا دل سفید تھا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوتے رہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ))

[بخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب: ٣٤٧٧ـ مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة أحد: ١٧٩٢]

''گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان کر رہے ہیں، جس کو اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا اور وہ چہرے سے خون پونچھتے ہوئے کہہ رہے تھے: ''یا اللہ! میری قوم کو معاف کر دے، اس لیے کہ وہ جانتے نہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَغْزَرَ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَ رِيْحُهَا كَالْمِسْكِ)) [مسند عبد بن حمید : ۱/ ۷۰، ح : ۱۱۹]

”جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا یا کوئی (ٹھوکر اور) چوٹ لگی تو وہ قیامت کے دن بہتے زخموں کے ساتھ آئے گا اس کا رنگ زعفران جیسا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو ہوگی۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
17

شہادت کا سوال کرنے کی فضیلت

((مَنْ سَأَلَ اللّٰہَ تَعَالَی الشَّھَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَإِنْ مَّاتَ عَلٰی فِرَاشِہِ)) [مسلم: ۱۹۰۹]

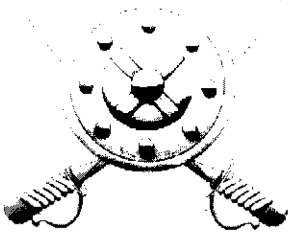

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کا سوال کرنے کی فضیلت

صدق دل سے شہادت کا سوال کرنے والا شہداء کے مرتبے پر فائز ہوگا:

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ (جو بدری صحابی ہیں) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة في سبيل الله : ١٩٠٩]

"جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبوں تک پہنچائے گا، اگرچہ وہ اپنے بستر ہی پر فوت ہو۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب إستحباب طلب الشهادة : ١٩٠٨]

"جو شخص صدق دل سے شہادت طلب کرے تو اسے رتبۂ شہادت مل جائے گا، اگرچہ وہ شہید نہ ہوا ہو۔"

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے:

((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرَ شَهِيْدٍ)) [أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب فيمن سأل الله الشهادة : ٢٥٤١۔ ترمذي، أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن سأل الشهادة : ١٦٥٧۔ سنن نسائي، كتاب الجهاد، ثواب من قاتل في سبيل الله : ٣١٤٣]

''جو آدمی اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر اللہ کے راستے میں لڑائی کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کا سوال کرے، پھر وہ فوت ہو جائے یا قتل کر دیا جائے، تو اسے شہید کا ثواب ملے گا۔''

تب تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جائیں گی اور تیرا خون بہے گا:

عامر بن سعد رحمہ اللہ اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، صف کے قریب پہنچ کر اس نے کہا، اے اللہ! تو مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو تو اپنے نیکوکار بندوں کو عطا کرتا ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ''ابھی ابھی کون بات کر رہا تھا؟'' اس آدمی نے کہا، میں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا:

((إِذًا يُعْقَرُ جَوَادُكَ وَتُسْتَشْهَدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [مستدرك حاكم : ٧٤/٢، ح : ٢٤٠٢۔ ابن حبان : ٤٦٤٠۔ ابن خزيمة : ٢٣١/١، ح : ٤٥٣]

''تب تیرے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں گی اور تو اللہ کے راستہ میں شہید ہو گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُّ أَنِّيْ أَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله : ١٨٧٦، بخاري : ٢٧٩٧]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مجھے تو یہ چیز محبوب ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں، پھر جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں پھر لڑوں اور شہید ہو جاؤں۔''

سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما کی عظیم دعائیں :

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ، أَلَا تَأْتِيْ نَدْعُو اللّٰهَ ؟ فَخَلَوْا فِيْ نَاحِيَةٍ فَدَعَا سَعْدٌ فَقَالَ : يَا رَبِّ إِذَا لَقِيْنَا الْقَوْمَ غَدًا فَلَقِّنِيْ رَجُلًا شَدِيْدًا بَأْسُهُ شَدِيْدًا حَرْدُهُ فَأُقَاتِلُهُ فِيْكَ وَ يُقَاتِلُنِيْ ثُمَّ ارْزُقْنِيْ عَلَيْهِ الظَّفَرَ حَتَّى أَقْتُلَهُ وَ آخُذَ سَلَبَهُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ غَدًا رَجُلًا شَدِيْدًا حَرْدُهُ شَدِيْدًا بَأْسُهُ أُقَاتِلُهُ فِيْكَ وَ يُقَاتِلُنِيْ ثُمَّ يَأْخُذُنِيْ فَيَجْدَعُ أَنْفِيْ وَ أُذُنِيْ فَإِذَا لَقِيْتُكَ غَدًا قُلْتَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ فِيْمَ جُدِعَ أَنْفُكَ وَ أُذُنُكَ؟ فَأَقُوْلُ فِيْكَ وَ فِيْ رَسُوْلِكَ، فَيَقُوْلُ : صَدَقْتَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ، يَا بُنَيَّ كَانَتْ دَعْوَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ خَيْرًا مِنْ دَعْوَتِيْ لَقَدْ رَأَيْتُهُ آخِرَ النَّهَارِ وَ أَنَّ أُذُنَهُ وَ أَنْفَهُ لَمُعَلَّقَانِ فِيْ خَيْطٍ))

[مستدرك حاكم : ٧٦/٢، ٧٧، ح : ٢٤٠٩۔ السنن الكبرى للبيهقي : ٣٠٧/٦، ٣٠٨]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد کے دن ان سے کہا، آؤ ہم اللہ سے دعا کریں۔ چنانچہ یہ دونوں باقی مجاہدین سے ذرا الگ ہو گئے۔ پہلے سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی اور کہا: اے میرے رب! جب دشمن سے معرکہ آرائی ہو تو میری رزم آرائی کسی ایسے شخص سے ہو جو لڑائی میں ماہر اور شدید غصے والا ہو، میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے، پھر مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دے کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کی لڑائی کا سامان لے لوں۔ پھر عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے دعا کی، اے میرے اللہ! میرا سامنا بھی کسی ایسے ہی دشمن سے ہو جو لڑائی میں سخت اور جنگ لڑنے میں شدید ہو۔ میں اس سے محض تیری خاطر لڑائی کروں، وہ مجھے قتل کر دے، پھر میری ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ میں جب کل (قیامت) کو آپ سے ملاقات کروں تو آپ مجھ سے پوچھیں، اے عبد اللہ! یہ تیری ناک اور کان کس لیے کاٹ دیے گئے؟ میں جواب دوں، اللہ! تیرے اور تیرے رسول (کے احکامات) کی خاطر۔ پھر تو مجھ سے کہے، (اے عبداللہ!) تو نے سچ کہا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا! عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی دعا میری دعا سے بہتر تھی، معرکے کے دن میں نے آخر پر یہ منظر دیکھا کہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی ناک اور کان دھاگے میں پروئے ہوئے لٹک رہے تھے۔''

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دعائے شہادت:

زید بن اسلم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ))

[بخاري، كتاب فضائل المدينة : ١٨٩٠]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے راستے میں شہادت کا سوال کرتا ہوں اور (یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ) مجھے (شہادت کی) موت تیرے رسول کے شہر میں آئے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو لگا کر اور کفن باندھ کر میدانِ جہاد میں کودنے والے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے موسیٰ بن انس جنگ یمامہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں:

((أَتٰى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَ هُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ: يَاعَمِّ ! مَايَحْبِسُكَ أَنْ لَّا تَجِيْءَ ؟ قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ أَخِيْ وَ جَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحُنُوْطِ ثُمَّ جَآءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُجُوْهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ أَقْرَانَكُمْ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب التحنط عند القتال : ٢٨٤٥]

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ (جنگ یمامہ کے روز) جب خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں مسلمانوں نے مسیلمہ کذاب کا محاصرہ کیا تھا) ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ اپنی رانوں کو برہنہ کر کے (حنوط) خوشبو لگا رہے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے چچا جان! میدان جنگ میں حاضر ہونے سے آپ کی تاخیر کا سبب کیا ہے؟ ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بھتیجے! میں ابھی حاضر ہوتا ہوں اور دوبارہ خوشبو ملنے لگے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ پھر دوبارہ آئے اور بیٹھ گئے اور گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے کچھ کمزوری کے آثار کا ذکر کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم کافروں سے آمنے سامنے جنگ کریں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کرتے ہوئے اس طرح ہرگز نہ کرتے تھے۔ (بلکہ تمام صفیں اپنی اپنی جگہوں پر ڈٹ کر لڑائی کرتی تھیں) لوگو! تم نے اپنے مدمقابل دشمنوں کو بہت بری چیز کا عادی بنا دیا ہے (کیونکہ اگلی صفوں کے خالی ہونے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کا حوصلہ بلند ہوگا)

ایک روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں :

((أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ جَاءَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَ قَدْ تَحَنَّطَ وَ لَبِسَ ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ وَ تَكَفَّنَ وَ قَدِ انْهَزَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ: إِنِّي أَبْرَءُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هٰؤُلَاءِ الْمُشْرِكُوْنَ وَ أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَالَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ أَقْرَانَكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَاعَةً فَحَمَلَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ......))

[معجم الصحابة للإمام قاسم البغوي : ١/١١٩، ح : ٢٥٠ ـ مستدرك حاكم : ٣/٢٥٩، ح : ٥٠٣٢، ٥٠٣٥]

'' سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ کے روز وہ خوشبو استعمال کی جو میت کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور بطور کفن دو سفید کپڑے زیب تن کیے جبکہ قوم شکست کھا چکی تھی، تو انھوں نے دعا کی: اے اللہ! میں مشرکین کے کردار سے تیرے حضور اپنی براءت پیش کرتا ہوں اور مسلمانوں کے عمل سے میری معذرت قبول فرما۔ پھر کہا: تم نے اب تک اپنے مدمقابل دشمنوں کو بہت بری چیز کا عادی بنا دیا ہے۔ اب تم تھوڑی دیر کے لیے ہمارے اور ان (دشمنوں) کے درمیان سے ہٹ جاؤ۔ چنانچہ ثابت یہ کہہ کر دشمن پر حملہ آور ہوئے اور قتال کرتے ہوئے (راہ حق میں) شہید ہو گئے۔''

میرا سینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کی ڈھال بنا رہے :

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ وَ أَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلاً رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَ كَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجُعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُوْلُ طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ أَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ، لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ))

[بخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب مناقب أبي طلحة : ٣٨١١]

''احد کی لڑائی کے موقع پر جب صحابہ نبی کریم ﷺ کے قریب سے ادھر ادھر چلنے لگے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے۔ سیدنا ابوطلحہ ماہر تیر انداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑ دی تھیں۔ اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لیے ہوئے گزرتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ اس کے تیر ابوطلحہ کو دے دو۔ رسول اللہ ﷺ حالات معلوم کرنے کے لیے اچک کر دیکھنے لگتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے یا نبی اللہ! آپ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں، اچک کر نہ دیکھیے، کہیں آپ کو تیر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ کے سینے کی ڈھال بنا رہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
18

میدانِ جہاد کے فدائی دستے

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ

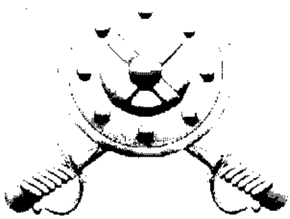

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ جہاد کے فدائی دستے

چھوٹے دستے بڑے لشکروں پر اللہ کے حکم سے غالب آ جاتے ہیں:

﴿ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾

[البقرة : ٢٤٩]

”کتنی ہی تھوڑی جماعتیں زیادہ جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب آ گئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اپنی جانوں کا سودا کرنے والے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴾

[البقرة : ٢٠٧]

”اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو اللہ کی رضا مندی تلاش کرنے کے لیے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے۔“

میدانِ جہاد کا فدائی اللہ کا قابل فخر بندہ ہوتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ، رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَاءِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَ حُبِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ رَبُّنَا أَيَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلٰى عَبْدِيْ ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَ وِطَاءِهٖ مِنْ بَيْنِ حُبِّهٖ وَ أَهْلِهٖ إِلٰى صَلَاتِهٖ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِيْ وَ شَفْقَةً مِّمَّا عِنْدِيْ ، وَ رَجُلٌ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمُوْا فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْفِرَارِ وَمَالَهُ فِي الرُّجُوْعِ ، فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِيْ وَ شَفْقَةً مِمَّا عِنْدِيْ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهٖ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِيْ وَ رَهْبَةً مِّمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ))

[مسند أحمد : ٤١٦/١، ح : ٣٩٤٨ـ أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الرجل يشري نفسه : ٢٥٣٦ـ مستدرك حاكم : ١١٢/٢، ح : ٢٥٣١]

”ہمارے رب تعالیٰ کو دو بندوں پر بڑا تعجب آتا ہے، ایک تو وہ جو رات کو نماز پڑھنے کے لیے اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نرم وگرم بستر چھوڑ کر اٹھتا ہے۔ ہمارا رب فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو جو میرے ہاں ثواب کی رغبت میں اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نرم وگرم بستر چھوڑ کر نماز کے لیے اٹھا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلے، اس کے ساتھی بھاگ نکلیں، لیکن یہ شخص یہ سوچ کر کہ بھاگنے کی کیا سزا ہے اور آگے بڑھنے میں کیا نعمتیں ہیں، میدان کی طرف لوٹتا ہے اور میرے ہاں ثواب کی رغبت میں اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنا خون بہا دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فخر سے اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کی طرف دیکھو، وہ میرے ثواب کی رغبت میں اور میری پکڑ کے ڈر سے واپس لوٹ آیا اور اس کا خون بہا دیا گیا۔“

تاریخ اسلام کی سب سے پہلی فدائی کارروائی کرنے والے معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہما:

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا ، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، فَقُلْتُ يَابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ : عَاهَدْتُ اللّٰهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ : فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب : ۳۹۸۸]

’’میں غزوۂ بدر میں مجاہدین کی صف میں کھڑا تھا، تو تب اچانک میں نے اپنی دائیں اور بائیں دونوں طرف کم عمر انصاری نوجوانوں کو دیکھا اور ان کا دائیں بائیں موجود ہونا مجھے پسند نہ آیا۔ تو اچانک ان میں سے ایک نے اس طرح کہ دوسرے ساتھی کو پتا نہ چلے مجھ سے کہا، چچا جان! مجھے ابوجہل دکھا دو۔ میں نے پوچھا، بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ کہنے لگا، میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو اسے قتل کر دوں گا، چاہے اس کوشش میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ پھر دوسرے نے بھی اسی طرح بات کی کہ اس کے ساتھی پر ظاہر نہ ہو اور پوچھا۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان کھڑے ہو کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے اشارے سے ان دونوں کو ابوجہل دکھا دیا۔ یہ دونوں ابوجہل کی طرف دو عقابوں کی طرح جھپٹے اور اسے قتل کر دیا۔ یہ دونوں سیدہ عفراء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔‘‘

انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا جذبہ جاں فروشی :

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا (جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا) (انس بن نضر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کے معرکہ میں شریک نہ ہو سکے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انھیں اس کا بڑا صدمہ تھا۔ کہتے تھے پہلا معرکہ جس میں رسول اللہ ﷺ موجود تھے اور میں اس سے غیر حاضر تھا، اللہ کی قسم! اگر اب اللہ تعالیٰ کسی معرکہ میں مجھے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب کرے گا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کیا (کارنامہ) کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کچھ کہنے سے رک گئے۔ آئندہ سال جب احد کا موقع آیا تو آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہنے لگے اے ابوعمرو! کہاں (کا ارادہ ہے)؟

((وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُوْنَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّ رَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِيْ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِيْ إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴾))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ۱۹۰۳]

''پھر کہتے ہیں (سبحان اللہ) جنت کی خوشبو کے کیا کہنے، مجھے تو احد پہاڑ کی دوسری طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پھر وہ بڑی جرأت و شجاعت سے لڑے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر اسی (۸۰) سے زیادہ تلوار، نیزوں اور تیروں کے زخم پائے گئے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کی شناخت صرف ہاتھ کے پوروں سے کی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جب) یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴾

[الأحزاب : ۲۳]

''مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے نہیں بدلا، کچھ بھی بدلنا۔"
تو صحابہ کرام سمجھتے تھے کہ یہ آیت انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ کا منفرد جذبہ فدا کاری:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا دُوْنَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْمُوْا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ: يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهِ إِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد: ١٩٠١]

"رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ میدان بدر کی طرف چلے، یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے وہاں پہنچ گئے، پھر مشرکین بھی آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک میں آگے نہ بڑھوں تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی طرف آگے نہ بڑھے۔'' جب مشرکین نزدیک آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف لپکو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔'' (آپ کی یہ بات سن کر) عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' انھوں نے کہا، بہت خوب، بہت خوب! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بہت خوب، بہت خوب کیوں کہہ رہے ہو؟'' انھوں نے کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! کوئی بات نہیں سوائے اس کے کہ مجھے توقع ہے میں بھی اس جنت والوں میں سے ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: ''تم بھی اس جنت والوں میں سے ہو۔'' اس کے بعد وہ اپنے توشہ دان سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانے لگے، پھر بولے، اگر میں اتنی دیر تک زندہ رہا کہ اپنی یہ کھجوریں کھا لوں تو یہ زندگی لمبی ہو جائے گی، چنانچہ انھوں نے اپنے پاس جو کھجوریں تھیں انھیں پھینک دیا، پھر مشرکین سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

ایک مجاہد کی رومیوں پر فدائی یلغار اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا خطاب:

سیدنا ابو عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَأَخْرَجُوْا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ وَ أَكْثَرَ، وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ، فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى صَفِّ الرُّوْمِ حَتَّى دَخَلَ فِيْهِمْ، فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْأٰيَةَ هٰذَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التَّأْوِيْلَ، وَ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا ضَاعَتْ وَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَلَوْ أَقَمْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا وَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ مَا يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا: ﴿وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَ إِصْلَاحِهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ، فَمَا زَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ)) [ترمذي، كتاب التفسير، باب تفسير سورة البقرة: ٢٩٧٢۔ أبو داؤد، كتاب الجهاد، في قوله تعالى: ﴿ ولا تلقوا بأيديكم إلى التهلكة ﴾: ٢٥١٢۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٧٥]

”ہم روم میں تھے کہ ایک مضبوط رومی دستہ ہماری طرف بڑھا۔ مسلمان مجاہدین کی طرف سے اسی طرح کا یا اس سے بھی بڑا دستہ ان کے مدمقابل نکلا۔ مسلم لشکر کی ترتیب یوں تھی کہ اہل مصر پر عقبہ بن عامر اور باقی لوگوں پر فضالہ بن عبید امیر کمانڈر تھے۔ مسلمان مجاہدین میں سے ایک مجاہد رومیوں کی صف میں داخل ہو کر حملہ بول دیا اور لوگوں نے چلانا شروع کر دیا اور کہنے لگے کتنی عجیب بات ہے کہ یہ آدمی اپنے آپ کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔“

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو، حالانکہ یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب اللہ نے اپنے نبی کی نصرت فرمائی اور اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا اور اس کے مددگار بھی کافی ہو گئے تو ہم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے در پردہ یہ کہا کہ ہمارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال ضائع ہوگئے ہیں اور اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے اور اس کے مددگار بھی کافی ہیں، اگر ہم اپنے کاروبار میں لگ جائیں اور جو ضائع ہوگیا اس کی اصلاح کرلیں تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ ڈالو'' ہمارا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا یہ تھا کہ اپنے اموال کی اصلاح میں لگ جائیں اور جہاد کو چھوڑ دیں۔ پس سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ ہمیشہ میدان جہاد میں ڈٹے رہے حتیٰ کہ روم کی سرزمین میں دفن ہوئے۔''

دشمن کے خلاف ڈٹ کر لڑنے والا مجاہد جنت کے بالا خانوں میں:

سیدنا نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشُّهْدَآءِ أَفْضَلُ قَالَ الَّذِيْنَ يَلْقُوْنَ فِي الصَّفِّ فَلاَ يَلْتَفِتُوْنَ وُجُوْهَهُمْ حَتّٰى قُتِلُوْا، أُولٰئِكَ يَتَلَبَّطُوْنَ فِي الْغُرَفِ، يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ، وَ إِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ إِلٰى قَوْمٍ فَلاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ))

[كتاب الجهاد لابن أبي عاصم : ٢/ ٥٧٠، ح : ٢٢٩۔ مسند أبي يعلى : ٦/ ٢٥٨، رقم : ٦٨٥٥۔ الاسماء والصفات للبيهقي : ٢/ ٣٠٢، ح : ٩٣٤۔ مسند الشاميين : ٢/ ١٩٠، ح : ١١٦٧]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے افضل شہداء کون ہوتے ہیں؟ فرمایا جو (دشمن کے مقابلہ میں) صف میں کھڑے ڈٹ کر لڑتے ہیں (چہروں کو) پیچھے متوجہ ہی نہیں کرتے (یعنی میدان جہاد سے راہِ فرار اختیار نہیں کرتے) یہاں تک کہ وہ شہید ہو جاتے ہیں۔ یہ جنت میں دادِ عیش دے رہے ہوتے ہیں۔ تیرا رب ان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیتا ہے اور جب تیرا رب جب کسی قوم کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر مسکرا دے تو ان پر حساب و کتاب نہیں ہوتا۔"

حدیبیہ میں صحابہ کی موت پر بیعت:

یزید بن ابی عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا، اے ابومسلم!

((عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ؟ قَالَ : عَلَى الْمَوْتِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب البيعة في الحرب ..... الخ : ٢٩٦٠]

"حدیبیہ کے دن تم نے کس چیز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے کہا، موت پر۔"

موت کو موت کی گھاٹیوں سے تلاش کرنے والے کی فضیلت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ـ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ)) [مسلم، الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط: ١٨٨٩]

"لوگوں کے لیے بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھا لگام تھامے اڑا پھرتا ہو۔ جب کسی طرف سے خوف زدہ کرنے والی یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو اس طرف اڑ جاتا ہے، وہ موت یا شہادت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ أَحْسَنُ النَّاسِ فِيْهِمْ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، كُلَّمَا سَمِعَ بِهَيْعَةٍ اسْتَوٰى عَلٰى مَتْنِهِ، ثُمَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلَبَ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ)) [مسند أبي عوانة : ٤/٤٧٤، ح : ٧٣٩٤ـ ابن حبان : ٤٦٠٠]

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں سے بہترین وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کے راستے میں ہوگا۔ جب بھی وہ کسی شور وشغب کو سنتا ہے، تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس طرف دوڑ پڑتا ہے، پھر موت کو اس کی جگہوں سے تلاش کرتا ہے۔''

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ تنہا راہزنوں کو بھگا دیتے ہیں :

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے دنوں کی بات تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور اپنے غلام رباح رضی اللہ عنہ کو اپنی اونٹنیاں چراگاہ میں پہنچانے کے لیے بھیجا۔ میرے پاس طلحہ بن عبید اللہ کا گھوڑا تھا۔ جس پر بیٹھ کر میں بھی اونٹوں کے ساتھ چل رہا تھا۔ ابھی اندھیرا ہی تھا کہ عبدالرحمٰن بن عیینہ فزاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کردیا۔ چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹوں کو اپنے گھڑ سوار دستہ کے ہمراہ ہانک کر لے گیا۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رباح سے کہا کہ اس گھوڑے پر بیٹھ جاؤ، اسے طلحہ بن عبید اللہ کے سپرد کردو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کردو کہ آپ کے جانوروں پر حملہ ہوگیا ہے۔ پھر میں ایک ٹیلہ پر چڑھا اور مدینہ منورہ کی طرف منہ کرکے زور سے تین مرتبہ آواز لگائی : یَا صَبَاحَاہْ یَا صَبَاحَاہْ یَا صَبَاحَاہْ۔ یہ کہنے کے بعد میں نے اس قوم کا تعاقب کیا۔ میرے پاس تلوار اور تیر تھے۔ میں نے تیروں سے ان کو نشانہ بنانا شروع کیا اور ان کے گھوڑوں کو زخمی کرنے لگا۔ جہاں مجھے درختوں کا جھنڈ ملتا وہیں سے میں ان کو نشانہ بناتا اور حملہ کرتا۔ جب بھی کوئی گھڑ سوار میری طرف بڑھتا تو میں درخت کی جڑ میں بیٹھ کر گھات لگا لیتا، پھر تیر مارتا۔ تو جو بھی گھڑ سوار میری طرف آتا، میں اس کے گھوڑے کو زخمی کردیتا اور لنگڑا کردیتا۔ یوں سب کو تیر مارتا جاتا اور کہتا جاتا :

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں ابن الاکوع ہوں اور آج پتہ چلے گا کہ کس نے ماں کا دودھ پیا ہے۔''

سلمہ کہتے ہیں کہ میں بھاگتا جاتا۔ وہ اپنی سواری پر ہوتے اور میں تیر مارتا جو ٹھیک نشانے پہ لگتا۔ میرا دشمن میرے تیر کے زخموں سے اپنے کندھوں، بازوؤں کو لپیٹ رہا ہوتا اور میں کہتا۔ لے پکڑ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

''میں ابن الاکوع ہوں اور آج پتا چلے گا کہ کس نے ماں کا دودھ پیا ہے۔''

سلمہ کہتے ہیں کہ میں ان پر درختوں کی اوٹ سے تیروں کی بوچھاڑ کرتا اور جب تنگ درّے اور گھاٹیاں ہوتیں تو میں بھاگ کر پہاڑ کی بلندی پر آجاتا اور پتھروں سے ان پر پتھراؤ کرتا، اس حال میں کہ میں اکیلا اور وہ بے شمار۔ میں ان کا پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے ان کو مار مار کر ان کے قبضہ سے نبی ﷺ کی تمام سواریاں چھڑوالیں اور وہ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ میں ان کے پیچھے لگا رہا اور تیروں سے ان پر بوچھاڑ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ انھوں نے تیس (۳۰) سے زیادہ نیزے اور تیس (۳۰) سے زیادہ کمبل گرا دیئے تاکہ بھاگنے میں ان کا وزن ہلکا رہے۔ وہ جو بھی چیز گراتے، میں پتھروں سے اس پر نشانی لگا دیتا کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ آرہے ہیں، وہ ان چیزوں کو قبضہ میں لے لیں گے۔

سلمہ کہتے ہیں کہ جب دن خوب گرم ہوگیا اور میں ان کا تعاقب کر رہا تھا کہ عیینہ بن بدر الفزاری کافروں کے لئے مدد لے کر آ گیا۔ وہ ایک تنگ گھاٹی میں تھے۔ میں پہاڑ کی بلندی پر آ گیا اور عین ان کے اوپر ہو گیا، اتنا صاف واضح کہ عیینہ نے مجھے دیکھا اور کہا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ تو اس کے لوگ اسے کہنے لگے کہ اس آدمی سے ہمیں بہت تکلیف پہنچی ہے۔ اس نے صبح سحری کے وقت سے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا اور ہماری ہر چیز لے لی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ ضرور اس کو اپنے پیچھے سے اپنے ساتھیوں کی مدد نظر آرہی ہے۔ ورنہ یہ تمھارا تعاقب کرنے کی جرأت نہ کرتا۔ پھر اس نے چار لوگ میری طرف روانہ کیے کہ وہ مجھے پکڑیں۔ وہ چاروں پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ جب وہ اتنے قریب آ گئے کہ میری آواز سن سکیں تو میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو؟ کہنے لگے تم کون ہو؟ میں نے کہا، ابن الاکوع اور مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے محمد (ﷺ) کے چہرے کو عزت بخشی ہے! تم میں سے کوئی بھی مجھے پکڑ نہیں سکتا اور میں تم میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ ہو رہا تھا کہ میری نظر رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سواروں پر پڑی جو کہ درختوں کے جھنڈ سے نکل رہے تھے۔ سب سے آگے اخرم اسدی تھا اور اس کے پیچھے ابو قتادہ فارس الرسول ﷺ۔ ان کو دیکھ کر میں پہاڑ سے اتر پڑا اور اخرم کے گھوڑے کی لگام تھام کر کہا، اے بھائی اخرم! دشمن سے محتاط رہ اور جلدی نہ کر! مجھے ڈر ہے کہ تو اکیلا ان سے بھڑ گیا تو وہ تجھ پر ہجوم کر دیں گے۔ رک جا، انتظار کر! حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور ساتھی آ جائیں۔ سلمہ کہتے ہیں، اخرم نے جواب دیا، اے سلمہ! اگر تو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ جنت اور دوزخ حق ہیں تو میری شہادت کی راہ میں حائل نہ ہو اور مجھے اکیلے حملہ کرنے سے نہ روک۔ تب میں نے اخرم کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی۔ اخرم نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور عبدالرحمٰن بن عیینہ کے دستے پر جا پڑا۔ عبدالرحمٰن نے مڑ کر اخرم رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور دونوں کے وار ٹکرائے۔ اخرم نے عبدالرحمٰن کو زخمی کر دیا مگر عبدالرحمٰن نے جوابی وار سے اخرم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور ان کے گھوڑے پر قبضہ کر لیا۔ اتنے میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے جھپٹ کر عبد الرحمٰن بن عیینہ پر حملہ کر دیا۔ دونوں کے وار کی جھنکار گونجی، عبد الرحمٰن بن عیینہ نے ابو قتادہ کو زخمی کر دیا لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ خوب شہسوار اور بہادر تھے۔ انھوں نے عبدالرحمٰن بن عیینہ کو قتل کر کے اخرم رضی اللہ عنہ کا گھوڑا اس سے چھین لیا اور اس پر سوار ہو گئے۔ اتنے میں مشرکین بھاگ نکلے اور میں پھر ان کے تعاقب میں لگ گیا۔ ہم بہت دور نکل گئے، اتنے دور کہ مجھے نبی ﷺ کے ساتھیوں کا غبار بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سلمہ کہتے ہیں کہ غروب آفتاب کا وقت قریب ہی تھا کہ مشرکین ایک گھاٹی میں جس کا نام ذی قرد ہے، اترے اور پانی پینے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ ان کی نظر مجھ پہ پڑ گئی تو وہ پانی چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ میں نے ایک آدمی کو اوپر تلے تاک کر دو تیر مارے تو دونوں اس کے بدن میں پیوست ہو گئے، مشرکین شکست خوردہ بھاگ نکلے اور دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے بھی چھوڑ گئے۔ میں دونوں گھوڑوں کو ہانکتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ ذی قرد کے پانی پر تشریف فرما تھے۔ آپ کے ہمراہ پانچ سو اصحاب تھے، جو اونٹ میں نے کفار سے واپس لے کر چھوڑے تھے، ان میں سے ایک کو ذبح کر کے بلال رضی اللہ عنہ اس کی کلیجی وغیرہ اللہ کے رسول ﷺ کے لیے بھون رہے تھے۔ میں نے آ کر درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ کے اصحاب میں سے ایک سو صحابیوں کو منتخب کر کے رات کو کفار پر حملہ کروں اور ان میں سے ہر ایک کو قتل کر دوں۔ اس پر آپ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی داڑھیں مبارک تک ظاہر ہو گئیں۔

یہ ایک طویل حدیث ہے، جس سے بہت سی باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اس میں اس بات کا جواز ہے کہ ایک شخص تنہا بہت بڑے دشمن پر حملہ کر سکتا ہے، خواہ اس میں اس کی اپنی جان کا سو فیصد خطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ خود قتل ہو جائے گا کیونکہ اس طرح اسے شہادت ملے گی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جن لوگوں سے دن بھر جنگ کرتے رہے، وہ بڑے عدد کا جتھہ تھا اور بہت لوگ تھے۔ کیونکہ شام کو سلمہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے ایک سو آدمی مانگا، تاکہ ان پر بھرپور حملہ کر سکیں۔

یہ صراحتاً اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا تھا اور اس میں سلمہ کی موت یا ہلاکت یقینی تھی، مگر رسول اللہ ﷺ اور جلیل القدر صحابہ میں سے کسی نے بھی سلمہ بن اکوع کے اس عمل پر انکار نہیں کیا اور نہ ہی کہا کہ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، بلکہ نبی ﷺ سمیت تمام صحابہ نے اس واقعہ پر ابوقتادہ اور سلمہ بن اکوع کو شاباش دی اور فرمایا:

((خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ))

[مسند أحمد: ٤/ ٥٢، ح: ٦٥٤٥۔ مسلم، کتاب الجهاد غزوه ذات قرد: ١٨٠٧]

”آج کے دن بہترین سوار ابوقتادہ اور بہترین پیادہ سلمہ بن اکوع ہیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فدائی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کعب بن اشرف کا قتل:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کعب بن اشرف سے کون نمٹے گا، کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے؟'' تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا، یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ انھوں نے عرض کیا: تو آپ مجھے اس سے کچھ کہنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا، کہہ سکتے ہو۔

اس کے بعد محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور بولے، اس شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم سے صدقہ طلب کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے، میں تمھارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ مجھے کچھ قرض ہی دلوا دو۔ کعب نے کہا: ابھی آگے دیکھنا، اللہ کی قسم! آگے چل کر تم کو بہت تکلیف ہوگی۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اب جبکہ ہم اس کے پیروکار بن ہی چکے ہیں تو مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا ساتھ چھوڑ دیں، جب تک یہ نہ دیکھ لیں کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اچھا! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایک وسق یا دو وسق غلہ دے دیں۔

کعب نے کہا: ''میرے پاس کچھ رہن رکھو۔''

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ کون سی چیز پسند کریں گے؟''

کعب نے کہا: ''اپنی عورتوں کو رکھ دو۔''

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بھلا ہم اپنی عورتیں آپ کے پاس کیسے رہن رکھ دیں، جبکہ آپ عرب کے سب سے خوب صورت انسان ہیں۔''

اس نے کہا: ''تو پھر اپنے بیٹوں کو ہی رہن رکھ دو۔''

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہم اپنے بیٹوں کو کیسے رہن رکھ دیں، اگر ایسا ہو گیا تو انھیں گالی دی جائے گی کہ یہ ایک وسق یا دو وسق کے بدلے رہن رکھا گیا تھا؟ یہ ہمارے لیے عار کی بات ہے۔ البتہ ہم آپ کے پاس ہتھیار رہن رکھ سکتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد دونوں میں یہ طے ہو گیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ (ہتھیار لے کر) اس کے پاس آئیں گے۔ رات کو آئے تو ابو نائلہ کو ساتھ لائے جو کعب کا دودھ شریک بھائی تھا۔ کعب نے ان کو قلعہ کے پاس بلا لیا اور خود قلعہ سے اتر کر نیچے آ کر ان سے ملا۔ جب وہ قلعہ سے اترنے لگا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا اس وقت کہاں جا رہے ہو؟ میں ایسی آواز سن رہی ہوں جس سے گویا خون ٹپک رہا ہے؟ کعب نے کہا: ''یہ تو میرا بھائی محمد بن مسلمہ اور میرا دودھ کا ساتھی ابو نائلہ ہے، کریم آدمی کو اگر نیزے کی مار کی طرف بلایا جائے تو اس پکار پر بھی وہ جاتا ہے۔'' اس کے بعد وہ باہر آ گیا۔ خوشبو میں بسا ہوا تھا اور سر سے خوشبو کی لہریں پھوٹ رہی تھیں۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے، ان سے کہنے لگے کہ جب کعب یہاں آ جائے گا تو میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا۔ جب تم دیکھنا کہ میں نے اس کا سر مضبوطی سے تھام لیا ہے تو تم اپنا کام تمام کر دینا۔

غرض کعب چادر اوڑھے ہوئے اترا، اس کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے تو ساری عمر میں آج کی طرح خوشبو دار ہوا نہیں سونگھی۔ کعب نے کہا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے۔ محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا، تم مجھے اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا، اچھا سونگھو! انھوں نے خود بھی سونگھا، اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر دوبارہ درخواست کی کہ میں تمھارا سر سونگھوں۔ اس نے کہا: اچھا۔ محمد بن مسلمہ نے اس کا سر زور سے تھاما اور اپنے ساتھیوں سے کہا:

''ہاں اب چل پڑو۔''

انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی اطلاع دی۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل كعب بن أشرف : ٤٠٣٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ابو رافع یہودی کا قتل:

سلام بن ابی الحقیق جس کی کنیت ابو رافع تھی، یہود کے ان اکابر مجرمین میں سے تھا جو مسلمانوں کے خلاف مشرکین کو ورغلانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا بھی پہنچایا کرتے تھے۔ قبیلہ خزرج کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ ان کے کمانڈر عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ تھے۔

جب یہ خیبر میں ابو رافع کے قلعہ کے قریب پہنچے تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانور لے کر واپس ہو چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا تم لوگ یہیں ٹھہرو، میں جاتا ہوں اور دروازے کے پہرے دار کے لیے کوئی حیلہ اختیار کرتا ہوں۔ اس کے بعد دروازے کے قریب جا کر سر پر کپڑا ڈال کر یوں بیٹھ گئے گویا قضائے حاجت کر رہے ہوں۔ پہرے دار نے زور سے پکار کر کہا: اوہ اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ ورنہ میں دروازہ بند کر کے جا رہا ہوں۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اندر گھس گیا اور چھپ گیا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو پہرہ دار نے دروازہ بند کر کے ایک کھونٹی پر چابیاں لٹکا دیں۔ (کچھ دیر بعد جب ہر طرف سکون چھا گیا تو) میں نے اٹھ کر چابیاں لیں اور دروازہ کھول دیا۔ ابو رافع بالا خانے میں رہتا تھا اور وہاں مجلس ہوا کرتی تھی۔ جب اہلِ مجلس چلے گئے تو میں اس کے بالا خانے کی طرف چڑھا اور جو کوئی دروازہ بھی کھولتا تھا اسے اندر کی جانب سے بند کر لیتا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر لوگوں کو میرا پتا لگ بھی جائے تو اپنے پاس ان کے پہنچنے سے پہلے پہلے ابو رافع کو قتل کر لوں گا۔ اس طرح میں اس کے پاس پہنچ گیا لیکن وہ اپنے بال بچوں کے درمیان ایک تاریک کمرے میں تھا اور مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ اس کمرے میں کس جگہ ہے؟ اس لیے میں نے کہا: ابو رافع! اس نے کہا، یہ کون ہے؟ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فوراً آواز کی طرف لپک کر اس پر تلوار کی ضرب لگائی، لیکن میں اس وقت ہڑ بڑایا ہوا تھا اس لیے کچھ نہ کر سکا۔ ادھر اس نے زور کی چیخ ماری۔ لہٰذا میں جھٹ کمرے سے باہر نکل گیا اور ذرا دور ٹھہر کر پھر آ گیا اور آواز بدل کر بولا، ابو رافع! یہ کیسی آواز تھی؟ اس نے کہا تیری ماں برباد ہو...... ایک آدمی نے ابھی اس کمرے میں مجھے تلوار ماری ہے۔ عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اب میں نے ایک زوردار ضرب لگائی، جس سے وہ خون میں لت پت ہو گیا، لیکن اب بھی میں اسے قتل نہ کر سکا تھا اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبا دی اور وہ اس کی پیٹھ میں آر پار ہو گئی۔ میں سمجھ گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اس لیے اب میں ایک ایک دروازہ کھولتا ہوا باہر نکل رہا تھا، اور ایک سیڑھی پر یہ سمجھتے ہوئے کہ زمین تک پہنچ چکا ہوں پاؤں رکھا تو نیچے گر پڑا۔ چاندنی رات تھی پنڈلی سرک گئی۔ میں نے پگڑی سے اسے کس کر باندھا اور دروازے کے پاس چھپ گیا۔ جب مرغ نے آواز دی تو ایک آدمی نے قلعہ کی دیوار پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ میں اہل حجاز کے تاجر ابو رافع کی موت کی اطلاع دیتا ہوں۔ عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے جان لیا کہ ابو رافع مر چکا ہے۔ لہٰذا اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے اور سب نے مدینہ منورہ کی راہ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے ان کے پاؤں پر دست مبارک پھیرا تو انھیں ایسا لگا کہ گویا کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔ [بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي رافع : ٤٠٣٩]

خودکشی اور فدائی کارروائیوں میں فرق:

خودکشی کرنا اور دشمن سے مقابلہ کے بغیر اپنی جان ختم کر دینا بالکل حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس کے ارتکاب پر سخت ڈانٹ وارد ہوئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ))

[بخاري، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قاتل النفس : ١٢٩٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے عمداً جھوٹ بولتے ہوئے اسلام کے سوا کسی دین کی قسم اٹھائی تو وہ اپنے قول کے مطابق جھوٹا شمار ہوگا اور جس نے کسی تیز دھار آلۂ قتل کے ساتھ خود کو قتل کیا، اس کو جہنم میں اس تیز دھار آلہ کے ساتھ ہی عذاب دیا جائے گا۔''

ایک روایت میں یوں الفاظ ہیں:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَ مَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا))

[مسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه : ١٠٩]

''جس نے اپنے آپ کو کسی چھری کے ساتھ قتل کرلیا، پس اس کی چھری اس کے ہاتھ میں ہوگی۔ اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ میں گھونپتا ہی رہے گا۔ جس نے زہر نوشی کے ساتھ خود کو قتل کیا، تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زہر کے گھونٹ ہی بھرتا رہے گا۔ جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں گرتا ہی جائے گا۔'' [أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ آفَاتِهٖ] آمین!

نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر میں ایک ایسے شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا جو مسلمان ہونے کا دعوے دار تھا:

((هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ ...... لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ : اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنِّي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالاً فَنَادٰى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ))

[بخاري، الجهاد، باب إن الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر : ٣٠٦٢]

''یہ شخص اہل نار (جہنمیوں میں) سے ہے، حتیٰ کہ جب جنگ شروع ہوئی تو اس نے بڑا زبردست جنگی مظاہرہ کیا۔ پھر اسے ایک کاری زخم لگ گیا...... جس پر وہ صبر نہ کر سکا اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا۔ نبی ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ بلاشبہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسق و فاجر آدمی کے ذریعے سے بھی طاقت ور اور مضبوط کر دیتا ہے۔''

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُ: بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) [بخاري، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قاتل النفس: ١٣٦٤ـ مسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه: ١١٣]

(تم پہلی امتوں میں) ''ایک شخص کو کوئی زخم لگ گیا تھا، اس نے بے صبری میں اپنے آپ کو قتل کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان کے بارے میں مجھ سے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔''

((فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَ هَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ ، فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهِ فَرَآهُ وَ هَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَ رَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ : مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ ؟ فَقَالَ غَفَرَلِيْ بِهِجْرَتِيْ إِلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : مَا لِيْ أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ ؟ قَالَ قِيْلَ لِيْ : لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ وَ لِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ))

[مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن قاتل نفسہ لا یکفر : ۱۱۶]

''جب نبی ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، آپ کی طرف طفیل بن عمرو نے بھی ہجرت کی، تو ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی۔ مدینہ کی آب و ہوا ان کے لیے ناگوار ثابت ہوئی اور وہ شخص بیمار ہو گیا۔ مرض سے بے چین ہو کر اس نے چھری سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔ اس کے دونوں ہاتھوں سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے حالتِ خواب میں دیکھا کہ اس کی شکل بہت خوب صورت ہے، نیز دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ چھپائے ہوئے ہے۔ سیدنا طفیل نے پوچھا، تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے؟ اس شخص نے بتایا میرے رب نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی بدولت مجھے بخش دیا ہے۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، کیا بات ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو اپنے ہاتھ ڈھانپے ہوئے ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ اس بارے مجھے کہا گیا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ تم نے از خود خراب کر لیا ہے، ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل رضی اللہ عنہ نے خواب کا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
19

اسلحہ کی فضیلت

((وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ))

| بخاري: ٣٠٢٥۔ مسلم: ١٧٤٢ |

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلحہ کی فضیلت

کسی حالت میں بھی اسلحہ سے غفلت نہ برتو:

﴿ وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ﴾

[النساء: ۱۰۲]

’’اور جب تو ان میں موجود ہو، پس ان کے لیے نماز کھڑی کرے تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو تمھارے پیچھے ہو جائیں اور دوسری جماعت آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی، پس تیرے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں۔ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، چاہتے ہیں کاش کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامانوں سے غفلت کرو تو وہ تم پر ایک ہی بار حملہ کر دیں۔‘‘

رحمت عالم دنیا میں جہادی تلوار دے کر بھیجے گئے:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ ، حَتَّى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ جُعِلَ رِزْقِيْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ وَ جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِيْ وَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) [مسند أحمد : ۲/ ۵۰ ، ح : ۵۱۱۴ ، ۵۱۱۵ـ شعب الإيمان : ۲/ ۷۵ ، ح : ۱۱۹۹]

''میں قیامت تک تلوار دے کر بھیجا گیا ہوں، یہاں تک اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت ہونے لگے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنا دی گئی ہے جو میرے طریقہ کی مخالفت کرے گا اور جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انھی میں سے ہوگا۔''

اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ رَأَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلاَّ وَرَقُ الْحُبْلَةِ ، وَ هٰذَا السَّمُرُ ، وَ إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ، مَالَهُ خِلْطٌ))

[بخاري، كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ و أصحابه : ٦٤٥٣]

''میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں، جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ جہاد کر رہے ہیں اور ہمارے پاس حبلہ اور ببول کے پتوں کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی اور ہم بکری کی مینگنیوں کی طرح پاخانہ کیا کرتے تھے، جس میں تری نام کی کوئی چیز نہ ہوتی۔''

تلواریں جنت کی چابیاں ہیں:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ السَّيُوْفَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ فَسَلَّ سَيْفَهُ وَكَسَرَ غِمْدَهُ وَالْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ وَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى الْعَدُوِّ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ))

[مصنف ابن أبي شيبة : ٥/ ٢٩٢، ح : ١٩٦٧٣]

''بے شک تلواریں جنت کی چابیاں ہیں تو ایک پراگندہ حال شخص نے ابو موسیٰ سے کہا کیا تم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، انھوں نے کہا: جی ہاں! اس نے اپنی تلوار سونتی اور میان توڑ دی اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا انھیں السلام علیکم کہا پھر دشمن کی طرف بڑھا اور خوب بہادری سے لڑا یہاں تک کہ (راہِ حق میں) شہید ہو گیا۔''

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے:

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب لا تمنوا لقاء العدو : ٣٠٢٥۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب كراهة تمني لقاء العدو : ١٧٤٢]

''لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت (کی دعا) مانگو۔ ہاں! البتہ اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو پھر صبر و ثبات کا مظاہرہ کرو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سایوں تلے ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ورثہ اسلحہ تھا:

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا ، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً ، إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا ، وَ سِلَاحَهُ ، وَ أَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً))

[بخاري، كتاب المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته : ٤٤٦١]

''رسول اللہ ﷺ نے (اپنی وفات کے وقت) نہ کوئی دینار چھوڑا، نہ کوئی درہم، نہ کوئی غلام اور نہ کوئی لونڈی سوائے ایک سفید خچر کے جس پر آپ سواری کیا کرتے تھے، یا پھر ہتھیار تھے، یا وہ زمین تھی جسے آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔''

تلوار کی نیام توڑ کر لڑنے والا مجاہد:

ابوبکر بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دشمن کے سامنے اپنے باپ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَأَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ١٩٠٢]

''یقیناً جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں تلے ہیں۔ اس پر ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا اور بولا: اے ابوموسیٰ (یہ عبداللہ بن قیس کی کنیت ہے)! کیا تم نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ابوموسیٰ نے کہا: جی ہاں! پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائل اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور انھیں السلام علیکم (آخری ملاقات کے طور پر) کہتے ہوئے اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی اور ننگی تلوار کے ساتھ دشمن کی طرف بڑھا اور مسلسل تلوار چلاتا رہا حتیٰ کہ (اللہ کی راہ میں) شہید ہو گیا۔''

جہادی اسلحہ خریدنے کا شوق:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ، وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

[بخاري، كتاب التفسير، باب ﴿ وما أفاء الله على رسوله ﴾ : ٤٨٨٥ـ مسلم، كتاب الجهاد، باب حكم الفيء : ١٧٥٧]

''بنو نضیر کے اموال وہ تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر کسی لڑائی (بطورِ فے) دیے تھے۔ مسلمانوں نے اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے خاص تھے اور اپنے گھر والوں پر سال بھر خرچ کرتے تھے اور جو باقی بچتا اسے اللہ کے راستے میں آلاتِ جنگ اور سامانِ حرب میں خرچ کرتے۔''

کم سے کم اسلحہ سے زیادہ سے زیادہ دشمن کو تباہ کرنا:

حمزہ بن ابی اسید اپنے والد (سیدنا ابو اسید بن مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب ہم نے بدر میں صفیں بنا لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ يَعْنِيْ إِذَا غَشَوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في الصفوف: ٢٦٦٣ـ بخاري، كتاب المغازي، باب: باب فضل من شهد بدرًا: ٣٩٨٤، ٣٩٨٥]

''جب وہ تمھارے قریب ہوں (تمھاری زد میں آ جائیں) تو تیر مارنا اور اپنے تیروں کو محفوظ رکھنا۔'' (بلاضرورت تیر نہ چلانا، تاکہ تیر محفوظ رہیں)۔

رسول اللہ ﷺ زرہ اور خود پہنے ہوئے:

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ جنگ احد کے دن کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

((ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ))

[الأحاديث المختارة: ١/ ٤٣٨، ح: ٨٦١ـ مسند أبي يعلى: ٢/ ٣٣، ح: ٦٧٠ـ مستدرك حاكم: ٣/ ٢٨، ح: ٤٣١٢]

''آپ ﷺ نے دو درعیں پہنی ہوئی تھیں۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔ [ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب السلاح: ٢٨٠٥ـ بخاري، كتاب جزاء الصيد، باب دخول الحرم و مكة بغير إحرام: ١٨٤٦]

رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانے میں رائج ہتھیار اور دفاعی اشیاء مثلاً خود اور زرہ استعمال کیں۔ ہمیں جدید اشیاء استعمال کرنی چاہئیں بلکہ خود ایجاد یا تیار کرنی چاہئیں، اس لیے جدید ترین ٹینک، آبدوزیں، بکتر بند گاڑیاں اور جنگی لباس، مثلاً ہیلمٹ، اندھیرے میں دیکھنے کے لیے چشمے وغیرہ کا حصول، تیاری اور استعمال شریعت کا تقاضا ہے۔

خون آشام تلواروں سے ابوجہل کا قلع قمع کیا گیا:

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنگ بدر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دو نوجوان لڑکوں نے ابوجہل کو قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے دونوں سے دریافت کیا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَيُّكُمَا قَتَلَهُ ؟ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا : أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ : هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا: " لَا " فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: كِلَا كُمَا قَتَلَهُ وَ قَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْعِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا))

[مسلم، کتاب الجهاد، باب استحقاق القاتل سلب القتيل : ١٧٥٢۔ بخاري، کتاب فرض الخمس، باب من لم يخمس الأسلاب : ٣١٤١]

''تم دونوں میں سے کس نے اس کو قتل کیا ہے؟ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا: ''میں نے قتل کیا ہے۔'' آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنی تلواروں سے خون صاف کر دیا ہے؟ وہ کہنے لگے: نہیں۔ تب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی تلواروں کو غور سے دیکھا اور آپ نے فرمایا: ''واقعی تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔ لیکن ابوجہل کے چھینے ہوئے مال کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں دے دیا۔ (کیونکہ معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ بعد میں اسی معرکہ میں شہید ہو گئے تھے) وہ دو (نوجوان لڑکے) سیدنا معاذ بن عمرو بن جموح اور سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما تھے۔''

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا یادگار ہتھیار:

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِيْ عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُوْ بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ)) [بخاری، کتاب المغازی، باب : ۳۹۹۸]

’’بدر کی لڑائی میں میری مڈبھیڑ عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہوگئی، اس کا سارا جسم لوہے میں غرق تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی۔ کہنے لگا کہ میں ابوذات الکرش ہوں۔ میں نے نیزے کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا۔ چنانچہ اس زخم سے وہ مر گیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ مجھے بتلایا گیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے بدن پر رکھ کر پورا زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔ اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ طلب کیا تو انھوں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو انھوں نے اسے واپس لے لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلب کیا تو انھوں نے پھر دے دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب کیا تو انھوں نے انھیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد انھوں نے اسے واپس لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب کیا تو انھوں نے انھیں بھی دے دیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ برچھا علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور ان کے بعد ان کی اولاد کے پاس اور اس کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے لے لیا اور انھی کے پاس رہا، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ ، حَتَّى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي))

[مسند أحمد : ٢/٥٠، ح : ٥١١٤، ٥١١٥]

''میں قیامت تک تلوار دے کر بھیجا گیا ہوں، یہاں تک اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت ہونے لگے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھا گیا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
20

جہادی اشعار کا بیان

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدَا
عَلَی الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا أَبَدَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہادی اشعار کا بیان

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (شاعر تھے، وہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اشعار کے بارے میں یہ نازل فرمایا ہے (اور میں تو شاعر ہوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(تم ان میں سے نہیں ہو) مومن تو اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے۔

[مسند أحمد : ٣/٤٥٦، ح : ١٥٨٢٣۔ بیهقي : ١٠/٢٣٩، ح : ٢١٦٣٩۔ مسند الشاميين : ٤/٢٤٤، ح : ٣١٩٤]

شاعرِ رسول سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا، روح القدس مسلسل تیری مدد کرتا رہے گا۔'' اور فرمایا: ''حسان نے قریش کی ہجو کر کے مومنوں کے دلوں کو تسکین دی اور کافروں کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔'' [مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه : ٢٤٩٠]

شاعری میں سب سے سچا کلمہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(شاعری کے ضمن میں) سب سے زیادہ سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا ہے، وہ لبید شاعر کا ہے، جو اس نے کہا تھا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ» ''یاد رکھو! اللہ کے سوا سب کچھ باطل ہے۔''

[بخاري، كتاب الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز...... الخ : ٦١٤٧۔ مسلم، كتاب الشعر، باب في إنشاد الأشعار ...... الخ : ٢٢٥٦/٣]

اشعار کے ذریعے ترغیب جہاد:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لائے، اس وقت مہاجرین اور انصار صبح سویرے ہی شدید سردی میں خندق کھود رہے تھے۔ ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے کہ وہ یہ کام سرانجام دیتے۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (مجاہدین) کی مشقت اور بھوک کی حالت کو دیکھا تو فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَه　　فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

''اے اللہ! اصل زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔ سو تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔''

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں یوں کہا:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا　　عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

''ہم وہ ہیں جنھوں نے جہاد پر اس وقت تک محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے، جب تک کہ ہمارے جسموں میں جان باقی ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جواب میں یوں کہہ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ　　فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ! جو بھلائی ہے، وہ آخرت ہی کی بھلائی ہے، تو انصار اور مہاجرین میں برکت فرما دے۔'' [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب : ٤٠٩٩، ٤١٠٠]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے جنگی اشعار پڑھتے ہوئے:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خندق کھود رہے تھے اور اس کے اندر سے مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے۔ آپ کے پیٹ پر اس قدر مٹی پڑ گئی تھی کہ جلد نظر نہیں آتی تھی۔ آپ کے (سینے سے پیٹ تک) گھنے بالوں (کی ایک لکیر) تھی۔ میں نے خود سنا آپ ﷺ مٹی ڈھوتے ہوئے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے جنگی اشعار پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَ ثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَ إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَ إِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

''اے اللہ! اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے، اور نہ ہم صدقہ کرتے، نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما اور اگر ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ بلاشبہ ان لوگوں نے ہم پر ظلم وستم کیے ہیں، جب یہ ہمیں آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کریں تو ہم انکاری (ہوکر ڈٹ جاتے) ہیں۔''

راوی نے بیان کیا کہ آخری کلمات پڑھتے وقت رسول اللہ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب : ٤١٠٦]

سیدنا جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کو پتھر سے ٹھوکر لگی اور آپ گر پڑے، اس سے آپ کی انگلی سے خون بہنے لگا تو آپ ﷺ نے (ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کا) یہ شعر پڑھا:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’تو ایک خون آلود انگشت ناتواں ہے، جو بھی تجھے صدمہ پہنچا ہے وہ اللہ کی راہ میں ہے۔‘‘ [بخاری، کتاب الأدب، باب ما یجوز من الشعر...... الخ : ٦١٤٦]

غزوۂ حنین میں شجاعت پر مبنی شعر پڑھتے ہوئے:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا، اے ابو عمارہ! کیا غزوۂ حنین میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر گئے تھے؟ کہنے لگے، اللہ کی قسم! میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے۔ دراصل جلد باز لوگ میدان سے منہ پھیر گئے تھے، واقعہ یہ تھا کہ ہوازن قبیلہ نے ان کا تیروں سے استقبال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

’’میں سچا نبی ہوں یہ کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔‘‘

[بخاري، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى: ﴿ ويوم حنين إذ أعجبتكم...... ﴾ : ٤٣١٥۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة حنين : ١٧٧٦]

غزوۂ خیبر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے جہادی اشعار:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پرچم عطا فرمایا، مرحب میدان میں نکلا اور لگا بول بولنے:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

’’سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، پوری طرح ہتھیار بند، اس وقت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہادر آزمودہ کار کہ جب لڑائیاں شعلے اڑاتی ہوئی آتی ہیں۔''

(مقابلے میں) علی رضی اللہ عنہ (نکلے اور) یوں للکارنے لگے:

أَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ أُمِّي حَيْدَرَهْ

كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

''میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے، اس شیر کی طرح جو جنگلوں میں خوف کی علامت ہوتا ہے۔ میں دشمن کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہوں۔''

یوں للکارتے ہوئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر وار کیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ [مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة ذي قرد وغيرها : ١٨٠٧]

شہادت کے وقت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے اشعار:

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو مشرکین مکہ نے گرفتار کر لیا اور مکہ مکرمہ لے آئے۔ کچھ عرصہ تک قید میں رکھنے کے بعد مشرکین مکہ انھیں حرم سے باہر لائے اور سولی پر لٹکانے سے پہلے آخری خواہش پوچھی؟ انھوں نے فرمایا: ''مجھے اتنی مہلت دی جائے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔'' انھوں نے دو رکعتیں نہایت اطمینان سے پڑھیں اور پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ یہ گمان کرو گے کہ میں (موت سے) ڈر (کی وجہ سے زیادہ دیر کر) رہا ہوں تو میں اور لمبی نماز پڑھتا۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے سولی پر چڑھتے ہوئے دشمنوں کے حملہ کے وقت یہ اشعار پڑھے:

فَلَسْتُ أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ

وَ ذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَ إِنْ يَّشَأْ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں شہید کر دیا جاؤں تو مجھے کوئی پروا نہیں، جس پہلو پر بھی گروں، اللہ ہی کی خاطر یہ میدان سجا ہے، یہ سارا منظر اس رب کی خاطر بپا ہے کہ اگر وہ چاہے تو بوٹی بوٹی کیے ہوئے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو بابرکت بنا ڈالے۔'' [بخاري، كتاب المغازي، باب : ٣٩٨٩]

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ))

''قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ہجو ان پر تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ سخت ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ''قریش کی ہجو کرو'' اس نے ہجو کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی، پھر سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، پھر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، جب حسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: ''وہ وقت آ گیا کہ تم نے اس شیر کو بلا بھیجا جو اپنی دم سے مارتا ہے۔'' (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے، گویا شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے جنبش دی اور عرض کیا: ''قسم اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! میں کافروں کو اپنی زبان (کے وار) سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑا جاتا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَ إِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ))

''اے حسان! جلدی مت کر، چونکہ ابو بکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر حسان رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہاں سے واپس گئے اور عرض کیا: ''یارسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا ہے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا! میں آپ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسان سے فرما رہے تھے:

((إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ))

''روح القدس مسلسل تیری مدد کرتا رہے گا جب تک تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔''

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے:

((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى))

''حسان نے قریش کی ہجو کی تو مومنوں کے دلوں کو تسکین دی اور کافروں کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔''

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کافروں کی ہجو بیان کرتے ہوئے کہا:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ۔۔۔ وَ عِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا ۔۔۔ رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِيْ وَ وَالِدَهُ وَ عِرْضِيْ ۔۔۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ إِنْ لَّمْ تَرَوْهَا ۔۔۔ تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِيْنَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ۔۔۔ عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ ۔۔۔ تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَإِنْ أَعْرَضْتُمُوْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا ۔۔۔ وَ كَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ يُعِزُّ اللّٰهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْكُمْ وَ يَمْدَحُهُ وَ يَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَ جِبْرِيلٌ رَسُولُ اللّٰهِ فِينَا وَ رُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

''تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے اس کا جواب دیا اور میرے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا بدلہ ہے۔ تو نے محمد ﷺ کی برائی کی، جو مخلوق میں سب سے نیک و پرہیز گار ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وفاداری ان کی خصلت ہے۔ میرے ماں باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہیں۔ میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اسے کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے۔ ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئی ان مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔ ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنی اوڑھنیوں سے۔ اگر تم ہم سے اعراض کرو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ کھل جائے گا۔ اگر ایسا نہیں تو تم اس دن کی مار کے لیے صبر کرو جس دن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا عزت دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے، اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔ اور اللہ نے فرمایا میں نے لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جس کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں، خواہ وہ گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو۔ تم میں جو کوئی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول کی ہجو کرے اور (اس کے بالمقابل کوئی) ان کی تعریف کرے یا مدد کرے تو کیا یہ دونوں برابر ہیں (ہرگز نہیں)۔ اللہ کے قاصد جبریل ہم میں ہے اور روح القدس (جبریل) جس کا کوئی مثل نہیں۔“

[مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه : ۲٤۹۰]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
21

شہید کی فضیلت

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ
بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ

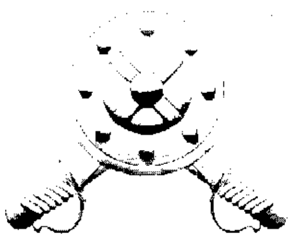

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کی فضیلت

شہداء کو مردہ نہ کہو:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ [البقرة: ١٥٤]

''اور ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں، مردے مت کہو، بلکہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے۔''

شہید اللہ کے انعام یافتہ لوگ ہیں:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾

[النساء: ٦٩]

''اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔''

شہداء اللہ کے ہاں رزق پاتے ہیں:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾

[آل عمران : ١٦٩ تا ١٧١]

''اور تو ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے، ہرگز مردہ گمان نہ کر، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔ اس پر بہت خوش ہیں جو انھیں اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور ان کے بارے میں بھی بہت خوش ہوتے ہیں جو ان کے ساتھ ان کے پیچھے سے نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی طرف سے عظیم نعمت اور فضل پر بہت خوش ہوتے ہیں اور (اس بات پر) کہ بے شک اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

اللہ سے عہد پورا کرنے والے لوگ:

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴾ [الأحزاب : ٢٣]

''مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے نہیں بدلا، کچھ بھی بدلنا۔''

کھجوریں پھینک کر شہادت پانے والا:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ ، فَأَيْنَ أَنَا ؟ قَالَ : فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهِ ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة أحد : ٤٠٤٦ ـ مسلم، كتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ١٨٩٩]

''جنگ احد والے دن ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، آپ مجھے بتائیں! اگر میں اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجوریں (جنھیں وہ کھا رہا تھا) پھینک دیں پھر (بڑی بے جگری سے) لڑا، حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔''

شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں اور جنت کی نہروں سے سیراب ہوتی ہیں:

مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴾

[آل عمران : ١٦٩] کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

((أَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوْا مِنْ أَنْ يُّسْأَلُوا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا))

[مسلم، کتاب الإمارة، باب أن أرواح الشهداء في الجنة : ١٨٨٧]

''ان (شہداء) کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے قالب میں ہوتی ہیں اور ان کے لیے عرش الٰہی کے ساتھ قندیلیں معلق ہوتی ہیں اور یہ جنت سے جہاں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتی ہیں کھاتی پیتی ہیں، پھر انھی قندیلوں میں آ کر بسیرا کرتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا، تم کیا چاہتے ہو؟ تو انھوں نے کہا کہ اب ہم اور کیا چاہیں گے کہ ہم جنت میں جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے پیتے اور گھومتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ یہ تین بار فرمائے گا، پھر جب وہ یہ دیکھیں گے کہ انھیں اس وقت چھوڑا نہیں جائے گا جب تک کچھ سوال نہ کریں تو انھوں نے عرض کیا، یا رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دے، تاکہ تیرے راستے میں ہم ایک بار پھر شہید ہو جائیں۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کی کوئی ضرورت و حاجت باقی نہیں رہی تو انھیں چھوڑ دیا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ لمبی حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن و مسلم کی روح کے بارے میں فرمایا:

((تُجْعَلُ رُوْحُهٗ فِيْ نَسِمِ طَيْرٍ تَعْلَقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ))

[طبراني أوسط : ۳/۱۰۵، ح : ۳۶۳۰۔ ابن حبان : ۳۱۱۳۔ كتاب الزهد لإمام السري]

''مومن کی روح پرندے کے پیٹ میں رکھ دی جاتی ہے، جو جنت کے درخت کے ساتھ معلق ہوتی ہے۔''

شہید سے اللہ تعالیٰ کی براہِ راست ملاقات:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: ''کیا بات ہے، تم کچھ افسردہ نظر آ رہے ہو؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے والد (غزوۂ احد میں) شہید ہو گئے ہیں اور انھوں نے اپنے پیچھے قرض اور اولاد چھوڑی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَفَلاَ أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ ؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلاَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابِهِ، وَ أَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ : إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ أَنَّهُمْ لاَ يُرْجَعُوْنَ))

[ترمذي، كتاب تفسير القرآن ، باب ومن سورة آل عمران : ۳۰۱۰]

''اے جابر! میں تجھے خوش خبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے والد سے کس انداز میں ملاقات کی؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ضرور فرمایئے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی سے کلام کیا ہے تو پردے کے پیچھے سے ہی کیا ہے، مگر تمھارے باپ سے اللہ تعالیٰ نے بغیر حجاب کے کلام کیا اور فرمایا، اے میرے بندے! مجھ سے کسی تمنا کا اظہار کر میں تجھے عطا فرماؤں گا، تو تمھارے باپ نے کہا، اے اللہ! مجھے زندہ کر دے، تا کہ میں تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا، میرا یہ فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے کہ انھیں دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا۔''

شہید دنیا میں واپس پلٹنے کی تمنا کرے گا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلاَّ الشَّهِيْدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب تمنى المجاهد أن يرجع إلى الدنيا : ۲۸۱۷۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الشهادة في سبيل الله : ۱۰۹ / ۱۸۷۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جنت میں پہنچ جانے کے بعد کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو دنیا میں واپس آنا چاہے گا خواہ اسے روئے زمین کی ہر چیز مل جائے، سوائے شہید کے، وہ دنیا میں واپس آنے اور دس بار (یعنی دسیوں بار) اللہ کی راہ میں قتل کیا جانے کی تمنا کرے گا، کیونکہ وہ شہادت کی قدر و قیمت دیکھ چکا ہے۔''

قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ معاف:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلاَّ الدَّيْنَ))

''قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اور دوسری روایت میں فرمایا:

((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلاَّ الدَّيْنَ))

''اللہ کے راستے میں قتل ہونا قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

[مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه إلا الدين: ١١٩، ١٢٠/ ١٨٨٦]

شہید پر فرشتے پروں سے سایہ کرتے ہیں:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((جِيْءَ بِأَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِيْ قَوْمٌ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقِيْلَ، ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ لِمَ تَبْكِيْنَ أَوْ لَا تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب ظل الملائكة على الشهيد: ٢٨١٦۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام، والد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جابر رضي الله عنهما : ٢٤٧١]

’’(احد کے روز) میرے والد کی میت رسول اللہ ﷺ کے سامنے لائی گئی، ان کے جسم کا مثلہ کر دیا گیا تھا، میں ان کے چہرے سے بار بار پردہ ہٹاتا تھا تو لوگوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک نیک عورت کے رونے کی آواز سنی، پتا چلا کہ وہ عمرو (مقتول کے باپ) کی بیٹی یا بہن تھی۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: ’’کیوں روتی ہو؟‘‘ یا آپ نے یہ فرمایا: ’’نہ رو! عبداللہ پر تو فرشتے برابر اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں۔‘‘

جنت میں شہیدوں کو سب سے زیادہ خوبصورت گھر ملیں گے:

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب درجات المجاهدين في سبيل الله : ٢٧٩١]

’’میں نے آج رات خواب میں دو آدمیوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک خوبصورت اور بہترین گھر میں لے گئے، جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے نہیں دیکھا۔ ان دونوں نے مجھے بتایا: ’’یہ شہیدوں کا گھر ہے۔‘‘

شہید جنتوں کے مہمان اور غازی کفار کی گردنوں کے حکمران بنیں گے:

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے معرکۂ نہاوند میں ایرانی لشکر سے مخاطب ہو کر فرمایا:

((أَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّقَاتِلَكُمْ حَتّٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَ مَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ))

[بخاري، كتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة : ٣١٥٩]

''ہمیں ہمارے نبی اور ہمارے رب کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم اس وقت تک تم سے قتال کریں یہاں تک کہ تم اللہ کی عبادت کرو، یا جزیہ دینا قبول کر لو اور ہمارے نبی (ﷺ) نے ہمارے رب کی طرف سے ہمیں یہ بھی خبر دی ہے کہ ہم میں سے جو کوئی شہید کر دیا گیا، وہ جنت کی ایسی نعمتوں میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہیں دیکھیں اور جو کوئی زندہ بچ گیا وہ تمھاری گردنوں کا مالک بنے گا۔''

جبیر بن حیہ کی روایت میں ہے کہ جنگ نہاوند کے دن مشرکین و کفار کے بادشاہ بنذاذ قان کے سامنے جب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کا موقف پیش کرنے آئے تو اس نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے اہل عرب! تم سب سے زیادہ غریب و نادار تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ بدبختی و بدنصیبی تمھارے مقدر میں تھی، لوگوں میں تم سب سے زیادہ تندخو و بداخلاق اور سخت مزاج تھے، تم خانہ بدوش تھے، جس کی وجہ سے تم خیر و فلاح کے کاموں سے دور تھے۔ میں اپنے اردگرد موجود کمانڈوز کو حکم دیتا تو وہ نیزوں کے ساتھ تمھارے جسموں کو چھلنی کر دیتے اور پھر سرزمین نہاوند تمھاری لاشوں کی بدبو و تعفن کی وجہ سے گندگی کا ڈھیر بن جاتی، لیکن میں اپنے کمانڈوز کو یہ حکم نہیں دیتا، اگر تم خود چلے جاؤ تو ہم تمھارا راستہ صاف کر دیتے ہیں اور تمھیں کچھ نہیں کہتے۔ شاہ نہاوند کا یہ بیان سن کر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((وَاللّٰهِ مَا أَخْطَأْتَ مِنْ صِفَتِنَا وَنَعْتِنَا شَيْئًا، إِنْ كُنَّا لَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا وَأَشَدَّ النَّاسِ جُوعًا وَأَعْظَمَ النَّاسِ شَقَاءً وَأَبْعَدَ النَّاسِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَتَّى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُولًا، فَوَعَدَنَا النَّصْرَ فِي الدُّنْيَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْجَنَّةَ فِي الْآخِرَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَتَعَرَّفُ مِنْ رَبِّنَا مُذْ جَاءَنَا رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْفَلْجَ، وَالنَّصْرُ، حَتَّى أَتَيْنَاكُمْ، وَ إِنَّا وَاللَّهِ نَرَى لَكُمْ مُلْكًا وَعَيْشًا لَا نَرْجِعُ إِلَى ذَلِكَ الشَّقَاءِ أَبَدًا، حَتَّى نَغْلِبَكُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيكُمْ، أَوْ نُقْتَلَ فِي أَرْضِكُمْ))

''ہاں اللہ کی قسم! تو نے ہمارے حالات وصفات بیان کرنے میں کوئی کمی وکوتاہی نہیں کی، وہ بالکل ایسے ہی ہیں، یقیناً ہم خانہ بدوش تھے، ہم سب سے زیادہ بدحالی، بھوک وفاقہ کشی میں مبتلا تھے، بدبخت وبدنصیب لوگوں میں ہم سرفہرست تھے، ہر بھلائی اور فلاح کے کاموں سے دور تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (ہم پر احسان عظیم کیا) اپنے رسول ﷺ کو ہم میں مبعوث کیا۔ انھوں نے ہم سے دنیا میں اللہ کی مدد و نصرت اور آخرت میں اس کی جنت کا وعدہ کیا، تو جب سے اللہ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو ہم میں مبعوث کیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک ہم ہمیشہ ہی مشکلات سے نکلنے کے راستوں اور اپنے رب کی مدد ونصرت کا نظارہ کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم تمھارے پاس بادشاہت اور عیش وعشرت دیکھتے ہیں اور اب ہم (پہلے والی) بدحالی وپریشان حالی کی طرف کبھی نہیں لوٹیں گے، یہاں تک کہ اب ہم تمھاری حکومت پر غلبہ اور تمھارے مال ومتاع پر قبضہ کر لیں، یا پھر تمھاری سرزمین (نہاوند) پر جام شہادت نوش کر لیں۔''

[ابن حبان : ٤٧٥٦۔ بخاري، كتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة والحرب : ٣١٥٩]

دو شہید کہ جنھیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکرائیں گے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةَ قَالُوْا : كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيْهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان الرجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة : ١٢٩/١٨٩٠۔ بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الكافر يقتل المسلم ثم يسلم فيسدد بعد فيقتل : ٢٨٢٦]

''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ یہ شہید کر دیا جائے اور جنت میں داخل ہو جائے، پھر دوسرا (جس نے شہید کیا تھا) کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرما کر اسے اسلام کی ہدایت سے نواز دیتا ہے پھر وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے۔''

حارثہ تو رتبۂ شہادت پانے کے بعد جنت الفردوس میں ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَ هِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَ كَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَ إِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُّ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ : " يَا أُمَّ حَارِثَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَ إِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب من أتاه سهم غرب فقتله : ٢٨٠٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ام الربیع بنت براء جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھا، یا رسول اللہ! حارثہ کے بارے میں بتایئے! حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کے دن ایک اجنبی تیر لگنے سے شہید ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر کروں، اگر کہیں اور ہے تو رو رو کر دل کا بوجھ ہلکا کر لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام حارثہ! جنت میں (پھر) کئی جنتیں ہیں اور تیرے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس عطا فرمائی ہے جو سب سے اعلیٰ جنت ہے۔''

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ خوشبو لگا کر میدان شہادت میں کود جانا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے موسیٰ بن انس جنگ یمامہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں:

((أَتٰى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَ هُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ: يَاعَمِّ ! مَايَحْبِسُكَ أَنْ لَّا تَجِيْءَ ؟ قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ أَخِيْ وَ جَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَآءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُّجُوْهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُّمْ أَقْرَانَكُمْ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب التحنط عند القتال : ٢٨٤٥]

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ کے روز جب خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں مسلمانوں نے مسیلمہ کذاب کا محاصرہ کیا تھا) ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ اپنی رانوں کو برہنہ کر کے (حنوط) خوشبو لگا رہے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے چچا جان! میدان جنگ میں حاضر ہونے سے آپ کی تاخیر کا سبب کیا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بھتیجے! میں ابھی حاضر ہوتا ہوں اور خوشبو ملنے لگے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ پھر دوبارہ آئے اور بیٹھ گئے اور گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے کچھ کمزوری کے آثار کا ذکر کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم کافروں سے آمنے سامنے جنگ کریں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ کرتے ہوئے اس طرح ہرگز نہ کرتے تھے۔ (بلکہ تمام صفیں اپنی اپنی جگہوں پر ڈٹ کر لڑائی کرتی تھیں) لوگو! تم نے اپنے مد مقابل دشمنوں کو بہت بری چیز کا عادی بنا دیا ہے (کیونکہ اگلی صفوں کے خالی ہونے سے دشمن کا حوصلہ بلند ہوگا)۔''

شہید کو چھ عالی شان انعام دیے جائیں گے:

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَ يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ يُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ـ وَ يُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ))

[ترمذي، كتاب فضائل الجهاد، باب في ثواب الشهيد : ١٦٦٣۔ ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة في سبيل الله : ٢٧٩٩]

''اللہ کے پاس شہید کے لیے چھ (۶) اعزاز ہیں: ① خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے۔ ② اسے قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ ③ وہ (قیامت کے دن) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔ ④ اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا جائے گا، جس کا فقط ایک یاقوت دنیا اور موجودات دنیا سے زیادہ قیمتی ہے۔ ⑤ خوبصورت آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کر دی جائے گی۔ ⑥ اور اس کے ستر (۷۰) رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''

شہید کی سابقہ حالتیں بدل جاتی ہیں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ أَتَي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي رَجُلٌ أَسْوَدُ مُنْتِنُ الرِّيْحِ قَبِيْحُ الْوَجْهِ لَا مَالَ لِيْ ، فَإِنْ أَنَا قَاتَلْتُ هٰؤُلَاءِ حَتَّى أُقْتَلَ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ : فِي الْجَنَّةِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : قَدْ بَيَّضَ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَ طَيَّبَ رِيْحَكَ وَ أَكْثَرَ مَالَكَ وَ قَالَ لِهٰذِهٖ لَقَدْ رَأَيْتُ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ نَازَعَتْهُ جُبَّةً لَهُ مِنْ صُوْفٍ تَدْخُلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ جُبَّتِهٖ)) [مستدرك حاكم : ۲/ ۹۳، ۹۴، ح : ۲٤٦۳]

''ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ! میں کالے رنگ کا بدصورت انسان ہوں جس سے بدبو آتی ہے، میرے پاس مال بھی نہیں، اگر میں ان کفار سے لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں!'' چنانچہ یہ آگے بڑھا، کفار سے لڑتا رہا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ نے تیرے چہرے کا رنگ سفید اور خوبصورت کر دیا اور تیری بو کو مہک دار اور تیرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال کو فراوانی عطا کر دی، پھر آپ نے اس آدمی سے یا اس کے علاوہ کسی اور سے فرمایا کہ میں نے اس کی بیوی حور عین دیکھی ہے کہ وہ اس میت کے جبہ کو ڈھیلا کر کے اس کی کھال اور جبہ کے درمیان داخل ہونا چاہتی ہے۔''

شہید کو پورا پورا اجر دیا جاتا ہے:

سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ أُجُوْرِهِمْ وَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ وَ تُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُوْرُهُمْ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان قدر ثواب من غزا فغنم و من لم يغنم : ١٩٠٦]

''مجاہدین کی کوئی جماعت یا لشکر ایسا نہیں کہ وہ جہاد کرے اور مال غنیمت حاصل کرے اور صحیح سالم واپس آ جائے مگر یہ کہ انھوں نے اپنے اجر کے دو حصے (دنیا میں) نقد حاصل کر لیے (اور ان کے لیے ایک تہائی باقی آخرت کے لیے رہ جاتا ہے) اور کوئی بھی جماعت یا لشکر اگر وہ غنیمت حاصل نہ کر سکیں تو ان کو پورا پورا اجر دیا جاتا ہے۔''

شہید کا اعلان کہ کعبہ کے رب کی قسم! میں کامیاب ہو گیا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ''ہمارے ساتھ اپنے کچھ لوگوں کو بھیج دیجیے جو ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم سے آراستہ کریں۔'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ انصار کے ستر آدمیوں کو روانہ فرما دیا۔ ان لوگوں کو قاری کہا جاتا تھا۔ ان (قاریوں) میں میرے ماموں سیدنا حرام رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ان لوگوں کی زندگی کا معمول اس طرح تھا کہ وہ رات کو قرآن پڑھا کرتے، تحقیق و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریسرچ کرتے، علم سیکھتے جبکہ دن کو مسجد کے لیے پانی بھرتے، لکڑیاں اکٹھی کر کے بیچتے اور حاصل کردہ رقم کے بدلے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے کھانا خریدتے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے تبلیغ کی غرض سے بھیجا تھا، مگر ان لوگوں نے راستے ہی میں ان سے منہ پھیرلیا (یعنی قرائے کرام سے دھوکا کیا) اور منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی انھیں شہید کر دیا۔ شہادت پا کر وہ اپنے رب سے کہنے لگے: ''اے ہمارے مولا! ہمارے بارے میں ہمارے نبی ﷺ کو آگاہ کر دیجیے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی، ہم اللہ عزوجل سے اور اللہ ہم سے راضی ہو گیا۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ایک شخص نے میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ہو کر ان کو نیزہ مارا، نیزہ ان کے جسم سے آر پار ہو گیا۔ اس پر سیدنا حرام رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

((فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ !))

''کعبہ کے رب کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو بتلایا کہ تمھارے بھائی شہید کر دیے گئے اور وہ جنت میں پہنچ کر کہنے لگے:

((اَللّٰهُمَّ ! بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ٦٧٧، بعد ١٩٠٢]

''اے ہمارے اللہ! ہمارے نبی کو ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی ہے، ہم آپ سے راضی ہو گئے اور آپ ہم سے راضی ہو گئے۔''

شہید کہ جس نے عمل کم کیا لیکن اجر بہت زیادہ پا لیا:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ أَوْ أَسْلِمُ ؟ قَالَ : أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُتِلَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلاً وَ أُجِرَ كَثِيْرًا))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب عمل صالح قبل القتال : ٢٨٠٨۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ١٩٠٠]

''ایک زرہ پوش شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ ! میں پہلے قتال کروں یا اسلام لاؤں؟ فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر قتال کرو، تو وہ مسلمان ہوگیا پھر قتال کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عمل کم کیا لیکن اجر بہت زیادہ پالیا۔''

قابل فخر شہید جو عرش الٰہی کے نیچے خیمہ میں جاگزیں ہوں گے :

سیدنا عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْقَتْلُ ثَلاَثَةٌ : رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَالِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ وَلاَ يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلاَّ بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا، جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَمَصْمَصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَ خَطَايَاهُ ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءُ الْخَطَايَا وَ أُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ وَ بَعْضُهَا أَسْفَلُ مِنْ بَعْضٍ وَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُقتَلَ فَذَالِكَ فِي النَّارِ السَّيْفُ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ))

[مسند أحمد : ٤/ ١٨٥، ح : ١٧٦٩٣ـ ابن حبان : ٤٦٦٣ـ إسناده حسن لذاته۔ موارد الظمآن، ص : ٣٨٨، رقم : ١٦١٤]

''مقتول (شہداء) تین طرح کے ہیں :اول درجہ کا شہید وہ مومن شخص ہے جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، حتیٰ کہ جب دشمن سے ٹکراتا ہے تو قتال کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے ۔ یہ شہید پاک صاف ہے، عرش معلی کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہے۔ انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت میں افضل ہیں۔ درجہ دوم کا شہید وہ ہے جس نے بہت زیادہ گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب کیا ہوتا ہے، وہ اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، یہاں تک کہ دشمن سے جا ٹکراتا ہے، قتال کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے۔ (یہ) شہادت اس کے گناہوں کو پاک کر دینے والی ہے، جس سے اس کے گناہ اور اس کی خطائیں مٹ گئیں ۔ بلاشبہ تلوار گناہوں کو مٹا ڈالنے والی ہی تو ہے۔ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل کر دیا جائے گا۔ بلاشبہ جنت کے آٹھ (۸) دروازے ہیں، جبکہ جہنم کے سات (۷) دروازے ہیں۔ جنت کے دروازوں میں سے بعض بعض سے افضل ہیں۔ تیسرے نمبر پر وہ شہید ہے جو منافق ہے، وہ اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ دشمن سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو وہ قتال کرتا ہے تو قتل ہو جاتا ہے۔ یہ مقتول جہنم میں جائے گا۔ (اس لیے کہ) تلوار (گناہوں کو تو مٹاتی ہے مگر) نفاق کو نہیں مٹاتی ۔''

شہید : دس مرتبہ شہادت پانے کی خواہش کرے گا :

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، يَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَّ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُوْلُ: سَلْ وَ تَمَنَّ فَيَقُوْلُ أَسْأَلُكَ إِلاَّ أَنْ تَرُدَّنِيْ إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لَمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)) [مستدرك حاكم: ۷۵/۲، ح: ۲٤٠٥۔ نسائي، كتاب الجهاد، باب ما يتمنى أهل الجنة: ۳۱٦۲۔ مسند أحمد: ۲۳۹/۳، ح: ۱۳۵٤۵]

''جنت والوں میں سے قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ کے سامنے لایا جائے گا جس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! تو نے اپنا جنتی گھر کیسا پایا وہ کہے گا یا اللہ! بہترین گھر ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، مانگ جو طلب یا آرزو ہے؟ وہ عرض کرے گا، میری کوئی تمنا اور آرزو اس کے سوا نہیں کہ تو مجھے دنیا میں واپس بھیج تا کہ میں تیرے راستے میں دس (۱۰) دفعہ شہید کیا جاؤں۔ اس کی یہ آرزو شہادت کا عظیم مرتبہ دیکھ کر ہوگی۔''

شہید کے مسئلہ پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فخر کریں گے:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ، رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَ حُبِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُوْلُ رَبُّنَا أَيَا مَلَائِكَتِيْ انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِيْ ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَ وِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حُبِّهِ وَ أَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَ شَفَقَةً مِّمَّا عِنْدِيْ، وَ رَجُلٌ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمُوْا فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ وَمَالَهُ فِي الرُّجُوْعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِيْ رَجَعَ رَجَاءً فِيْمَا عِنْدِيْ وَ شَفَقَةً مِّمَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدِيْ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهٗ))

[مسند أحمد : ۱/ ٤١٦، ح : ۳۹٤٨۔ أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في الرجل يشري نفسه : ٢٥٣٦۔ مستدرك حاكم : ٢/ ١١٢، ح : ٢٥٣١]

''اللہ تعالیٰ دو قسم کے آدمیوں سے بہت خوش ہوتا ہے، ایک تو وہ جو رات کو نماز پڑھنے کے لیے اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نرم وگرم بستر چھوڑ کر اٹھتا ہے۔ ہمارا رب فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو جو میرے ہاں ثواب کی رغبت میں اور میری پکڑ کے ڈر سے، اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نرم وگرم بستر چھوڑ کر نماز کے لیے اٹھتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں ایک غزوے میں ہے، اس کے ساتھی بھاگ نکلتے ہیں، لیکن یہ شخص یہ سوچ کر کہ بھاگنے کی کیا سزا ہے اور آگے بڑھنے میں کیا نعمتیں ہیں، میدان کی طرف لوٹتا ہے اور میرے پاس ثواب کی رغبت میں اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنا خون بہا دیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فخر کرتے ہوئے اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کی طرف دیکھو، وہ میرے پاس موجود نعمتوں میں رغبت اور میری پکڑ سے ڈرتے ہوئے واپس پلٹا اور اپنا خون بہا دیا۔''

شہداء کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکرائے گا تو ان کا کوئی حساب نہ ہوگا:

سیدنا نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: سب سے افضل کون سا شہید ہے؟ آپ نے فرمایا:

((اَلَّذِيْنَ يُلْقَوْنَ فِي الصَّفِّ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ وُجُوْهَهُمْ حَتّٰى يُقْتَلُوْا أُولٰئِكَ يَتَلَبَّطُوْنَ فِي الْغُرَفِ وَ يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ وَ إِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ إِلٰى قَوْمٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ))

[الأسماء والصفات للبيهقي : ٢/ ٤١٠، ٤١١، ح : ٩٨٦ إسناده حسن لذاته۔ الشريعة للآجري : ٢/ ٢٢٢، ح : ٦٥٠۔ مسند أحمد : ٥/ ١٨٧، ح : ٢٢٤٧٦]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ لوگ جو صف میں رہ کر دشمن کا مقابلہ کرتے وقت قتل کر دیے جاتے ہیں، مگر (میدانِ جہاد سے) وہ منہ نہیں پھیرتے۔ یہ لوگ (جنت کے) بالاخانوں میں محو استراحت ہوں گے ان کا پروردگار ان کی (ثابت قدمی) دیکھ کر ہنستا ہے اور جب تیرا رب (دنیا کے اندر) کسی بندے پر ہنس دے تو پھر آخرت میں اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ شہداء پر ہمیشہ کے لیے راضی ہو جاتا ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اصحاب بئر معونہ، یعنی ان ستر (۷۰) صحابہ کے بارے میں روایت ہے جنھیں ایک ہی دن شہید کر دیا گیا تھا اور جن کے قاتلوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں ایک ماہ تک بد دعا کی اور لعنت بھی فرمائی تھی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں قرآن مجید میں یہ الفاظ بھی نازل ہوئے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئے تھے:

((بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ أَرْضَانَا))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الرجيع ورعل و ذكوان : ٤٠٩٠۔ مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات : ٦٧٧]

''ہماری طرف سے ہماری قوم تک یہ بات پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے اس طرح ملاقات کی ہے کہ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں بھی خوش کر دیا ہے۔''

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ:

سیدنا وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی کو قتل کر دیا تھا۔ اب میرے آقا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا، اگر میرے چچا طعیمہ کے بدلے تم حمزہ کو قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔

((فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ ...... وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِيْ فَأَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ))

''پھر وہ وقت آیا کہ مکہ کے لوگ عینین کی جنگ کے لیے نکلے، عینین اس پہاڑی کا نام ہے جو احد پہاڑ کے سامنے واقع ہے اور ان دونوں کے درمیان وادی حائل ہے۔ (بہر حال!) میں بھی لڑائی کے ارادے سے مکہ کے لوگوں کے ہمراہ ہو لیا ...... (جب احد میں پہنچے اور لڑائی شروع ہوئی) تو میں ایک چٹان کے نیچے حمزہ رضی اللہ عنہ کی تاک میں بیٹھ گیا۔ جنگ کے دوران میں آخر کار ایک موقع ایسا آیا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گئے۔ میں نے اپنا نیزہ ان کی طرف پھینکا۔ نیزہ ان کی ناف کے نیچے لگا اور پار ہو گیا۔ اس سے وہ شہید ہو گئے اور میرا عہد پورا ہو گیا۔''

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل حمزة بن عبد المطلب رضي الله عنه : ٤٠٧٢]

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا سفر شہادت اور یہود بنو قریظہ کا انجام :

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق (کی فتح) کے دن فرمایا:

((لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرَ إِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ))

''تم میں سے ہر شخص عصر کی نماز بنو قریظہ (کے محلّہ) میں پہنچ کر ادا کرے۔''

تو بعض لوگوں کو عصر کی نماز کا وقت راستہ میں آ گیا تو ان میں سے بعض نے کہا، ہم تو جب تک بنو قریظہ (کے محلّہ) میں نہ پہنچ جائیں عصر کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا، ہم نماز پڑھ لیتے ہیں، آپ کا یہ مقصد نہیں تھا (کہ ہر حال میں نماز بنو قریظہ کے محلّہ ہی میں پہنچ کر پڑھی جائے) پھر جب اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے کسی پر ناراضی کا اظہار نہیں کیا۔ [بخاري، كتاب المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب...... الخ : ٤١١٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى سَعْدٍ فَأَتٰى عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ: هٰؤُلَآءِ قُرَيْظَةُ عَلٰى حُكْمِكَ، فَقَالَ: تَقْتُلُ مِنْهُمْ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَ تَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ: قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ..... الخ: ٤١٢١]

''بنو قریظہ کے یہود نے جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قبول کر لینے پر اتفاق کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو آپ نے انصار سے فرمایا: ''اٹھو! اپنے سردار (کے استقبال) کے لیے یا فرمایا اپنے افضل کی طرف بڑھو۔'' پھر سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''یہ (بنو قریظہ کے) لوگ تمھارا فیصلہ قبول کرنے پر رضا مند ہیں۔'' انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ان کے جنگجو قتل کر دیے جائیں، جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے وہی فیصلہ کیا جس کا اللہ نے حکم دیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَمًا فَمَاتَ فِيهَا))

[بخاري، كتاب الصلوة، باب الخيمة في المسجد للمرضى وغيرهم : ٤٦٣]

''غزوۂ خندق میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بازو کی ایک رگ میں تیر لگنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے، تو آپ نے مسجد ہی میں ان کے لیے خیمہ لگا دیا، تا کہ قریب سے عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنو غفار کا خیمہ بھی تھا، جب (سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا) خون بہہ کر ان کے خیمہ کی طرف آنے لگا تو وہ ڈر گئے، کہنے لگے، اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمھاری طرف سے بہہ کر ہمارے پاس آ رہا ہے؟ دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ بالآخر اسی زخم کی وجہ سے فوت ہو گئے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَانِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ))

[بخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب مناقب سعد بن معاذ : ٣٨٠٣]

''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے رحمان کا عرش بھی جھوم اٹھا۔''

شہید کے جنازے میں ستر ہزار فرشتوں کی شرکت :

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے بارے میں فرمایا:

((شَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ))

''اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے۔''

[طبراني كبير : ١٠/٦، ح : ٥٣٣٣۔ السنن للنسائي : ٢٠٢٨۔ معرفة الصحابة لأبي نعيم : ١٢٤٣/٢، ح : ٣١١١]

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں :

((شَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَنْزِلُوا الْأَرْضَ قَبْلَ ذٰلِكَ))

''ان کے جنازے میں ستر ہزار (٧٠٠٠٠) فرشتوں نے شرکت کی ہے جو کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترے تھے۔"

[طبقات ابن سعد : ٣/ ٣٢٨، إسناده صحيح۔ اثبات عذاب القبر للبيهقي : ١٠٤/١، ح : ٩١]

شہید جسے فرشتوں نے غسل دیا:

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ لڑتے ہوئے ابوسفیان کے پاس جا پہنچے۔ وہ اسے قتل کرنے ہی والے تھے کہ شداد بن اسود نے حنظلہ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا وار کر کے انھیں شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا:

((إِنَّ صَاحِبَكُمْ تُغَسِّلُهُ الْمَلاَئِكَةُ فَسَأَلُوْا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ إِنَّهُ خَرَجَ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ غَسَّلَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ))

"بے شک تمھارے ساتھی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں، اس کی بیوی سے (اس کی وجہ) پوچھو۔" بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بتلایا کہ جب حنظلہ نے معرکہ آرائی کی منادی سنی تو ان پر غسل واجب تھا، (لیکن وہ اللہ کے راستے میں اسی حالت میں نکل کھڑا ہوا)۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسی وجہ سے فرشتوں نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا۔"

[مستدرك حاكم : ٣/ ٢٠٤، ٢٠٥، ح : ٤٩١٧۔ السنن الكبرى للبيهقي : ٤/ ١٥، ح : ٦٨١٤۔ ابن حبان : ٧٠٢٥]

میں تو جنت کی خوشبو پا رہا ہوں:

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے غزوۂ احد کے اختتام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ! سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو کہیں زخمیوں میں تلاش کرو، مزید فرمایا اگر وہ دکھائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں تو ان کو میرا سلام کہنا اور ساتھ ہی یہ کہنا کہ اللہ کے رسول تمھارا حال احوال پوچھ رہے تھے۔ سیدنا زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کی تلاش شروع کر دی اور انھیں ڈھونڈ لیا۔ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے جسم پر ستر (۷۰) کے قریب زخم تھے اور وہ آخرت کی تیاریوں میں تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام اور پیغام ان کو پہنچایا۔ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تم پر سلام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا یہ پیغام عرض کرنا کہ میں تو صرف اور صرف جنت کی خوشبو پا رہا ہوں اور میری قوم انصار سے یہ کہنا کہ جب تک تمھارے بدن میں جان ہے اگر تمھاری زندگی اور موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچی تو اللہ کے ہاں تمھارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا ابھی یہ فرما ہی رہے تھے کہ روح جسم سے پرواز کر گئی۔ [مستدرك حاكم: ۳/ ۲۰۱، ح: ۴۹۰۶۔ دلائل النبوة للبيهقي: ۳/ ۲۸۵]

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی شہادت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو (کفار کے مطالبے پر اسلام کی تبلیغ کے لیے) روانہ فرمایا اور ان کا امیر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عاصم کے نانا جان تھے۔ یہ لوگ جب "هَدَة" کے مقام پر پہنچے جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے، تو ''بنی ہذیل'' کے ایک قبیلے ''بنی لحیان'' کو ان کے آنے کی خبر ہوگئی۔ اس قبیلے کے سو (۱۰۰) تیر انداز صحابہ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور صحابہ کے قدموں کے نشانات پر ان کا پیچھا کرنے لگے۔ آخر کار یہ اس جگہ پہنچے جہاں صحابہ نے بیٹھ کر کھجوریں کھائی تھیں۔ کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر یہ لوگ کہنے لگے: ''کھجوریں تو یثرب کی ہیں۔'' چنانچہ اب وہ حسب معمول صحابہ کے قدموں کے نشانات پر چلنے لگے۔

ادھر سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بھی محسوس ہوگیا کہ ان کا پیچھا کیا جا رہا ہے، چنانچہ انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے ایک محفوظ جگہ پوزیشن لے لی۔ بنو لحیان کے لوگوں نے بھی یہاں پہنچتے ہی صحابہ کا گھیراؤ کر لیا اور کہنے لگے: ''نیچے اتر آؤ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو، یہ عہد رہا کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔'' اس پر سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''مسلمانو! جہاں تک میرا تعلق ہے، میں تو کسی کافر کا ذمہ قبول کر کے نیچے نہیں اتروں گا۔'' پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ ! أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

''اے اللہ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حالات سے آگاہ کر دے۔''

اب قبیلے کے سو (۱۰۰) آدمیوں کے لشکر نے مسلمانوں پر تیر پھینکنے شروع کر دیے اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ (اور ان کے چھ (۶) ساتھیوں) کو شہید کر دیا۔ باقی تین صحابہ ان کے عہد اور میثاق کے پیش نظر نیچے اتر آئے۔ یہ تینوں سیدنا خبیب، سیدنا زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما اور ایک تیسرے صحابی تھے۔ قبیلے والوں نے جب ان تینوں صحابہ پر قابو پا لیا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے ان کو باندھنا شروع کر دیا۔ تیسرے صحابی نے ان سے کہا: ''یہ تمھاری بدعہدی کا آغاز ہے، اللہ کی قسم! میں تمھارے ساتھ بالکل نہیں جاؤں گا۔ میرے لیے یہ لوگ نمونہ ہیں جو ابھی شہید ہوئے، میں بھی شہید ہو جاؤں گا مگر جاؤں گا نہیں۔'' انھوں نے آپ کو زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی مگر وہ ڈٹے رہے (حتیٰ کہ شہید کر دیے گئے)۔

اب یہ لوگ سیدنا خبیب اور سیدنا زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما دونوں کو ساتھ لے گئے اور مکہ میں لے جا کر انھیں فروخت کر دیا۔ یہ جو کچھ ہوا بدر کے واقعہ کے بعد (بدر کا بدلہ لینے کے لیے اور اُحد میں مسلمانوں کی ہوا اکھڑنے کے بعد) ہوا۔ حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا، کیونکہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ ہی نے بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک خبیب رضی اللہ عنہ ان کے گھر میں قید رہے، پھر آخر کار انھوں نے سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس دوران ایک روز ایسا ہوا کہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا مانگا، تاکہ اس کے ساتھ اپنے بال وغیرہ صاف کر لیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارث کی بیٹی نے خبیب رضی اللہ عنہ کو استرا دے دیا۔ کچھ دیر بعد اسی خاتون کا ایک چھوٹا بچہ (کھیلتے ہوئے) اس عورت کی بے خبری میں ان کے پاس چلا گیا۔ بچے کی ماں کو اس بات کی کوئی خبر نہ تھی۔ اس کے بعد ماں نے بچے کو دیکھا کہ وہ تو سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرا ان کے ہاتھ میں ہے۔ وہ یہ دیکھ کر شدید گھبرا گئی۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھبراہٹ کو محسوس کیا تو اسے کہا:

((أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ))

''تو ڈرتی ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں ایسی (گھٹیا) حرکت کرنے والا نہیں ہوں۔''

بعد میں اس خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا: ''اللہ کی قسم! میں نے زندگی میں کوئی ایسا قیدی نہیں دیکھا جو خبیب (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہو۔ اللہ کی قسم! ایک دن میں نے اس کو دیکھا کہ وہ انگوروں کا خوشہ اپنے ہاتھ میں پکڑے کھا رہا ہے، حالانکہ اس کی حالت یہ تھی کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور مکہ میں ان دنوں کوئی بھی پھل میسر نہیں تھا۔'' وہ خاتون کہا کرتی تھی کہ ''وہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے خبیب (رضی اللہ عنہ) کو دیا تھا۔''

پھر جب وہ (حارث کے بیٹے اور اس خاتون کے بھائی) سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو حدود حرم سے باہر لے جانے لگے، تاکہ وہ انھیں (تنعیم میں لے جا کر) شہید کر دیں، تو خبیب رضی اللہ عنہ ان سے کہنے لگے: ''مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دو۔''

انھوں نے اجازت دے دی، چنانچہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز ادا کی اور ان سے کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ یہ موت کے خوف سے نماز لمبی کر رہا ہے تو میں نماز مزید لمبی کرتا۔'' پھر یوں دعا کرنے لگے:

((اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے اللہ! انھیں ایک ایک کر کے گن، پھر انھیں بکھیر بکھیر کر مار اور ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑ۔''

مقتل میں آپ نے یہ اشعار پڑھے......

فَلَسْتُ أُبَالِي حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا   عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَ إِنْ يَّشَأْ   يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

''جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا پروا ہے جس پہلو پر بھی گروں، اللہ ہی کی خاطر یہ میدان سجا ہے، یہ سارا منظر اس رب کی خاطر بپا ہے کہ اگر وہ چاہے تو بوٹی بوٹی کیے ہوئے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو بابرکت بنا ڈالے۔''

پھر حارث کے بیٹے عقبہ ابو سروعہ نے سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے لیے دو رکعت نماز ادا کرنے کا ایک اچھا عمل چھوڑا جسے قید کر کے شہید کیا جائے۔ ادھر جس دن ان صحابہ پر یہ آزمائش آئی اسی دن ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس سے باخبر کر دیا تھا۔

قریش کے بعض مشرکوں کو جب معلوم ہوا کہ سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے ہیں تو انھوں نے اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجا، تاکہ وہ ان کی لاش کا کوئی ٹکڑا لائیں، جس سے وہ یقین کر لیں کہ سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ واقعی شہید ہو گئے ہیں، کیونکہ سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے میدان میں ان کے ایک سردار عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش پر بھڑوں کا ایک دستہ بھیج دیا جو بادل کے سائبان کی طرح ان کی لاش کی حفاظت کرنے لگا اور قریش کے بھیجے ہوئے لوگوں کو ان کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا اور وہ ان کا کوئی حصہ کاٹ کر لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب: ۳۹۸۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت:

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَ إِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهُ وَ اجْعَلُوْا عَلَى رِجْلِهِ الْإِذْخِرَ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة أحد: ٤٠٤٧]

''ہم نے (مکہ سے مدینہ کی طرف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو ہم صرف اللہ کی رضا مندی کے طالب تھے اور ہمارا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ چنانچہ ہم میں سے بعض مہاجر تو اس حالت میں فوت ہوئے کہ انھوں نے اپنے اجر و ثواب کا کچھ حصہ بھی دنیا میں وصول نہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو غزوۂ احد میں شہید ہوگئے اور انھوں نے ایک چٹائی کے علاوہ کوئی چیز بطور ترکہ نہ چھوڑی۔ ہم جب اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پرا ذخر (گھاس) ڈال دو۔''

www.KitaboSunnat.com

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کر کے رو پڑے:

(سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹے) ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک دن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں تھے (شام کے وقت روزہ افطار کرنے کے لیے) جب ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے کھانا رکھا گیا تو (کھانے کی نعمتیں دیکھ کر) کہنے لگے:

((قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ، أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة أحد: ٤٠٤٥]

''مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (احد کے دن) شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، انھیں جس چادر میں کفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ) اگر اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا تھا اور حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (بھی اسی دن) شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے، پھر اس کے بعد ہم لوگوں کو دنیا کی فراوانی دی گئی اور ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا صلہ جلدی سے ہمیں دنیا ہی میں نہ مل جائے، پھر اس کے بعد وہ زار و قطار رونے لگے یہاں تک کہ کھانا بھی نہ کھایا۔''

سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی شہادت:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا (جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا) (انس بن نضر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کے معرکہ میں شریک نہ ہو سکے تھے تو انھیں اس کا بڑا صدمہ تھا۔ کہتے تھے پہلا معرکہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور میں اس سے غیر حاضر تھا، اللہ کی قسم! اگر اب اللہ تعالیٰ کسی معرکہ میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب کرے گا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کیا (کارنامہ) کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کچھ کہنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے رک گئے۔ آئندہ سال جب احد کا موقع آیا تو آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہنے لگے اے ابوعمرو! کہاں (کا ارادہ ہے)؟

((وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُوْنَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّ رَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِيْ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِيْ إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾))

[الأحزاب : ٢٣]

”پھر کہتے ہیں (سبحان اللہ) جنت کی خوشبو کے کیا کہنے، مجھے تو احد پہاڑ کی دوسری طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ پھر وہ بڑی جرأت وشجاعت سے لڑے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر اسی (۸۰) سے زیادہ تلوار، نیزوں اور تیروں کے زخم پائے گئے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کی شناخت صرف ہاتھ کے پوروں سے کی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جب) یہ آیت نازل ہوئی: ”مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے نہیں بدلا، کچھ بھی بدلنا۔“ www.KitaboSunnat.com

تو صحابہ کرام سمجھتے تھے کہ یہ آیت انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔[مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ۱۹۰۳]

پچھلے زمانے کے شہداء کے عظیم الشان واقعات:

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پچھلے زمانے میں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب جب کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں (اور میری موت کا وقت قریب آ رہا ہے تو) مجھے کوئی بچہ سونپ دو، تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا اور وہ اسے جادو کی تعلیم دینے لگا۔ لڑکا اس کے پاس جاتا تو راستے میں ایک راہب (کا گھر) پڑتا۔ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا تو اس کو اچھا لگتا۔ جب جادوگر کے پاس جاتا تو اس راہب کے پاس سے ہو کر اور اس کے پاس بیٹھ کر جاتا۔ پھر جب جادوگر کے پاس پہنچتا تو وہ اسے (دیر سے آنے کی وجہ سے) مارتا۔ اس نے راہب سے اس کی شکایت کی تو اس نے اسے کہا کہ جب تو جادوگر سے ڈرے تو اسے کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں (کی مار) سے ڈرے تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ چنانچہ اسی طرح ایک زمانہ گزر گیا کہ (ایک طرف تو وہ جادو سیکھتا رہا تو دوسری طرف اللہ کا کلام اور اس کا دین سیکھتا رہا، پھر) ایک دن وہ کیا دیکھتا ہے کہ راستے میں ایک زبردست و ہیبت ناک جانور پڑا ہوا ہے اور اس نے لوگوں کی آمدورفت روک رکھی ہے۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ آج موقع ہے کہ میں امتحان کرلوں کہ آیا راہب کا دین افضل ہے یا جادوگر کا؟ یہ سوچ کر اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا، اے اللہ! اگر تیرے نزدیک راہب کا دین اور اس کی تعلیم جادوگر کے امر سے زیادہ محبوب ہے، تو تُو اس جانور کو (اس پتھر سے) ہلاک کر دے، تاکہ لوگ (اس بلا سے نجات پائیں اور وہ) گزر سکیں۔ پھر اس نے پتھر پھینکا تو پتھر لگتے ہی وہ جانور ہلاک ہو گیا اور لوگوں کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ پھر جب بچے نے جا کر راہب کو اس واقعہ کی خبر دی تو اس نے کہا، پیارے بچے! آج تو مجھ سے افضل ہے، تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں۔ اب اللہ کی طرف سے تیری آزمائش ہوگی، اگر تیری آزمائش ہوئی تو تُو کسی کو میری خبر نہ کرنا۔ اب یہ لڑکا (اللہ کے حکم سے) اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا۔ بادشاہ کے ایک نابینا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزیر کے کان میں بھی یہ آواز پڑی جو اندھا ہو گیا تھا، وہ بڑے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا، اگر تو مجھے شفا دے دے تو میں یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔ اس نے کہا، (شفا میرے ہاتھ میں نہیں ہے) میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا دینے والا تو اللہ وحدہٗ لاشریک ہے، اگر آپ اس پر ایمان لانے کا وعدہ کریں تو میں اس سے دعا کروں گا، وہ آپ کو شفا دے دے گا۔ وہ اللہ پر ایمان لایا، بچے نے اس کے لیے دعا کی اور اللہ نے اسے شفا دے دی۔ اب وہ بادشاہ کے دربار میں آیا اور بادشاہ کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے (متعجب ہو کر) اس سے پوچھا، تجھے آنکھیں کس نے دیں؟ اس نے کہا، میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا، اچھا تو کیا میرے سوا تیرا کوئی اور رب ہے؟ وزیر نے کہا، ہاں! میرا اور تیرا رب اللہ عزوجل ہے۔ اس پر وہ اسے طرح طرح کی تکلیفیں اور ایذائیں پہنچانے لگا، حتیٰ کہ اس نے اس بچے کے بارے میں بتا دیا۔ اس نے اسے بلوایا اور کہا، اب تو تم جادو میں خوب کامل ہو گئے کہ اندھوں کو بینا اور کوڑھی کو تندرست کرنے لگے ہو اور بڑے بڑے کام کرنے لگے ہو۔ اس نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا تو صرف اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ اس نے اب اسے بھی پکڑ لیا اور طرح طرح کی سزائیں دینا شروع کیں، یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بتا دیا۔ اب راہب کو بلا کر اس نے کہا کہ تو اسلام چھوڑ دے اور اس دین سے پلٹ جا۔ اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرے سے اسے سر کے درمیان سے چیر دیا اور دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔ اس کے بعد اپنے درباری کو بلایا اور اسے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے انکار کر دیا، بادشاہ نے اس کے سر کی مانگ پر آرا رکھا اور اسے بھی دو ٹکڑوں میں کاٹ کر رکھ دیا۔ پھر اس نوجوان کو لایا گیا اور اسے کہا گیا کہ تو بھی اس دین سے پھر جا، مگر اس نے بھی انکار کیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے سپاہی اسے فلاں فلاں پہاڑ پر لے جائیں اور اس کی بلند چوٹی پر پہنچ کر (اسے اپنا دین چھوڑنے کو کہیں) اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک، ورنہ وہیں سے اسے نیچے لڑھکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں۔ وہ لوگ اسے لے گئے اور جب وہاں سے دھکا دینا چاہا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: ((اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ)) ''اللہ! جس طرح چاہے تو مجھے ان سے نجات دے۔'' اس دعا کے ساتھ ہی پہاڑ ہلا اور وہ سب سپاہی تو لڑھک گئے، تاہم بچہ بچا رہا۔ وہ وہاں سے اترا اور ہنسی خوشی پھر اس ظالم بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھی کہاں گئے؟ اس نے کہا، میرے اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا۔ اب اس نے کچھ اور سپاہی بلائے اور ان سے بھی یہی کہا کہ اسے کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ میں لے جاؤ، اگر اپنے دین سے پھرے تو ٹھیک، ورنہ سمندر کے بیچ میں اسے ڈبو کر چلے آؤ۔ یہ اسے لے کر چلے اور درمیان میں پہنچ کر جب سمندر میں پھینکنا چاہا تو اس نے پھر وہی دعا کی کہ یا اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچا۔ تو وہ کشتی الٹی ہوگئی اور وہ سپاہی سارے کے سارے سمندر میں ڈوب گئے (صرف وہ بچہ ہی زندہ رہا) یہ پھر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں گئے؟ اس نے کہا کہ میرے رب نے مجھے ان سے بچا لیا۔ پھر بچے نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ! تو مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتا جب تک تُو وہ کام نہ کرے جو میں تجھے کہوں، اگر تو نے وہ کام کر لیا جو میں تجھے کہوں تو تُو مجھے قتل کر لے گا، ورنہ مجھے قتل نہیں کر سکے گا۔ بادشاہ نے پوچھا، وہ کیا کام ہے؟ تو اس نے کہا، لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر، پھر مجھے کھجور کے تنے پر سولی چڑھا اور میرے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر میری کمان پر چڑھا اور '' بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ '' ''اللہ کے نام سے جو اس بچے کا رب ہے'' کہہ کر وہ تیر میری طرف پھینک، اگر تو ایسے کرے گا تو مجھے قتل کر لے گا۔ تو بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور اس لڑکے کو کھجور کے تنے پر سولی دی، پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا: '' بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ '' ''میں اس اللہ کے نام سے (یہ تیر مارتا ہوں) جو اس بچے کا رب ہے۔'' اور تیر مارا، تو وہ تیر بچے کی کنپٹی میں لگا، اس نے اپنا ہاتھ تیر لگنے کی جگہ رکھا اور شہید ہو گیا۔ (اس کے اس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید ہوتے ہی لوگوں کو اس کے دین کی سچائی کا یقین ہو گیا) اب لوگ پکار اٹھے کہ ہم اس بچے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس بچے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس بچے کے رب پر ایمان لائے۔ تو کسی نے بادشاہ سے کہا، کیا تو اسی بات سے ڈرتا تھا؟ اللہ کی قسم! وہ ڈر تو سچ بن کر سامنے آ چکا ہے اور سب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ تو بادشاہ نے راستوں کے کناروں پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا، سو خندقیں کھودی گئیں اور ان میں خوب آگ بھڑکائی گئی، اب اس بادشاہ نے کہا کہ جو اس (لڑکے کے) دین سے نہ پھرے اسے ان خندقوں میں پھینک دو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا، اتنے میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کا ایک دودھ پیتا بچہ بھی تھا، وہ عورت آگ میں گرنے سے ہچکچائی تو اس (دودھ پیتے) بچے نے کہا، اے ماں! تو صبر کر، یقیناً تو سچے دین پر ہے۔" [مسلم، کتاب الزھد، باب قصة أصحاب الأخدود والساحر والراھب والغلام: ۳۰۰۵۔ مسند أحمد: ۶/۱۷، ۱۸، ح: ۲۳۹۸۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
22

معذور لوگ میدان جہاد میں

اِنفِرُوا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معذور لوگ میدان جہاد میں

اللہ کے ہاں جہاد سے معذور لوگ کون ہیں؟:

﴿ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [التوبة : ٩١]

''نہ کمزوروں پر کوئی حرج ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جو وہ چیز نہیں پاتے جو خرچ کریں، جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے خلوص رکھیں۔ نیکی کرنے والوں پر (اعتراض کا) کوئی راستہ نہیں اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

معذور لوگ بغیر جہاد کے اللہ کی نعمتوں کے مستحق بن جائیں گے:

﴿ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴾ [الفتح : ١٧]

''نہیں ہے اندھے پر کوئی تنگی اور نہ لنگڑے پر کوئی تنگی اور نہ بیمار پر کوئی تنگی اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے گا وہ اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اور جو پھر جائے گا وہ اسے سزا دے گا، دردناک سزا۔‘‘

میرے بیٹو! میرا سامان جہاد تیار کرو:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَرَأَ سُوْرَةَ بَرَاءَةَ فَأَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا ﴾ فَقَالَ أَلَا أَرٰى رَبِّيْ، يَسْتَنْفِرُنِيْ شَابًّا وَ شَيْخًا، جَهِّزُوْنِيْ فَقَالَ لَهُ بَنُوْهُ، قَدْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ وَ غَزَوْتَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) حَتّٰى مَاتَ وَ غَزَوْتَ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَنَحْنُ نَغْزُوْ عَنْكَ فَقَالَ جَهِّزُوْنِيْ فَجَهَّزُوْهُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَمَاتَ، فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ جَزِيْرَةً يَدْفِنُوْهُ فِيْهَا إِلَّا بَعْدَ سَبْعَةِ أَيَّامٍ فَلَمْ يَتَغَيَّرْ))

[مسند أبي يعلى: ٦/ ١٣٨، ح: ٣٤١٣۔ مستدرك حاكم: ٣/ ٣٥٣، ح: ٥٥٠٨۔ ابن حبان: ٧١٨٤۔]

’’سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی سورۂ توبہ کی تلاوت فرما رہے تھے تو جب اس آیت پر پہنچے: ﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا ﴾ تو فرمایا، میرے رب تو مجھے جوانی اور بڑھاپے دونوں حالتوں میں جہاد کا حکم فرمایا ہے، اے میرے بیٹو! مجھے سامان دے کر جہاد کے لیے رخصت کرو۔ بیٹوں نے کہا، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہ کر جہاد کیا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے، پھر آپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا، یہاں تک کہ ان کی وفات بھی ہو گئی، پھر آپ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا، حتیٰ کہ وہ بھی فوت ہو گئے۔ (اب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جہاد پر جانے کو رہنے دیجیے)، اب ہم لوگ آپ کی طرف سے جہاد کریں گے۔ (فرمانے لگے، نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، تم لوگ میرا سامان تیار کرو) پھر وہ نکلے اور انھوں نے جہاد کے لیے سمندر کا سفر اختیار کیا۔ بعد ازاں کشتی میں ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی تدفین کے لیے کوئی جزیرہ یا خشکی نہیں ملتی تھی، یہاں تک کہ ان کی وفات کے سات دن بعد ایک جزیرہ ملا، جہاں ان کو دفن کیا گیا اور اس دوران میں ان کے جسم یا چہرے پر کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔‘‘

نابینے صحابی کا وحی الٰہی میں مجاہدین کی فضیلت سن کر تڑپ جانا:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (یعنی آیت کا یہ حصہ): ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اسے یہ آیت لکھوائی۔ اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، انھوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر مجھ میں استطاعت ہوتی تو میں ضرور جہاد کرتا، اور وہ نابینا تھے، چنانچہ اسی وقت اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی۔ تب آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی، وہ مجھ پر اتنی بھاری ہو گئی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میری ران ٹوٹ ہی نہ جائے۔ آخر یہ کیفیت ختم ہوئی اور اللہ نے یہ الفاظ نازل کیے: ﴿ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾ [بخاري، كتاب التفسير، باب ﴿ لا يستوى القعدون من المؤمنين ﴾ : ٤٥٩٢، ٤٥٩٣۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب سقوط فرض الجهاد عن المعذورين : ١٨٩٨]

بڑھاپا جہاد میں رکاوٹ نہ بن سکا:

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَ أَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ، فَالْتَمَسْتُ أَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ وَ أُجْرِيْ لَهُ سَهْمَهُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَوَجَدْتُ رَجُلاً، فَلَمَّا دَنَا الرَّحِيْلُ أَتَانِيْ فَقَالَ: مَا أَدْرِيْ مَا السُّهْمَانُ وَمَا يَبْلُغُ سَهْمِيْ فَسَمِّ لِيْ شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ أَوْ لَمْ يَكُنْ، فَسَمَّيْتُ لَهُ ثَلاثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَتُهُ أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيْرَ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُ، فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِيْ غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ سَمَّيْ))

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الرجل يغزو بأجر الخدمة : ٢٥٢٧۔ مستدرك حاكم : ١١٢/٢، ح : ٢٥٣٠]

''نبی اکرم ﷺ نے جہاد کا اعلان کیا، جبکہ میں بہت بوڑھا آدمی تھا اور جہاد کے سفر میں کوئی خدمت کرنے والا نہ تھا، تو مجھے ایسے آدمی کی تلاش ہوئی جو میدانِ کارزار میں مجھے کفایت کرتا، چنانچہ ایک شخص مل گیا۔ جب لشکر کی روانگی کا وقت آیا تو وہ شخص آ کر کہنے لگا، میں نہیں جانتا کہ کتنا مال غنیمت حاصل ہوگا اور اس میں میرا حصہ کیا ہوگا؟ آپ مجھے متعین طور پر بتا دیں، میں نے اس کے لیے تین دینار مقرر کر دیے۔ (جب جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی) اور میں نے غنیمت لے لی تو میں نے ارادہ کیا کہ اپنا حصہ اس شخص کو دے دوں، تو مجھے مقرر کردہ دیناروں کا خیال آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اس بات کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس آدمی کے لیے دنیا و آخرت میں سوائے ان تین (۳) دیناروں کے، جس کو اس نے مقرر کیا تھا اور کچھ نہیں پاتا۔''

سورۂ توبہ گھر بیٹھنے نہیں دیتی:

ثقہ تابعی ابو راشد الحبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّهٗ وَافَى الْمِقْدَادَ جَالِسًا عَلَى تَابُوْتٍ مِنْ تَوَابِيْتِ الصَّيَارِفَةِ وَقَدْ فَضَلَ عَنْهُ عِظَمًا فَقُلْتُ لَهٗ : لَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَيْكَ يَا أَبَا الْأَسْوَدِ قَالَ : أَبَتْ عَلَيْنَا سُوْرَةُ الْبَحُوْثِ يَعْنِيْ سُوْرَةَ التَّوْبَةِ ﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا ﴾))

[مصنف ابن أبي شيبة : ٥/٣١٥، ح : ١٩٧٥٨ و إسناده صحيح۔ مستدرك حاكم : ٢/١١٧، ح : ٢٥٥١۔ طبقات ابن سعد : ٣/١٦٣۔ عبد الرحمن بن ميسره ثقة صدوق و ثقه العجلي، و ابن حبان والملقن بتصحيح حديثه و حسن له ابن الصلاح والنووي۔ مستدرك : ٢/١٢٩، ح : ٢٥٥١۔ المنتقى لابن الجارود : ٧٤۔ البدر المنير : ٢/٢٠٩]

”میں نے ملک حمص میں سیدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کو تاجروں کی کسی کشتی میں دیکھا، ان کی کیفیت یہ تھی کہ ہڈیاں ڈھل چکی تھیں اور وہ جہاد کے لیے جانا چاہتے تھے، میں نے انھیں کہا: اے ابو الاسود بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معذور قرار دیا ہے (اور آپ اس بڑھاپے میں بھی جہاد کا ارادہ رکھتے ہیں) انھوں نے کہا، ہمیں سورۂ توبہ گھر بیٹھنے سے روکتی ہے یعنی اللہ کا فرمان: ”نکلو ہلکے ہو یا بھاری۔“

لنگڑا پن بھی جہاد میں رکاوٹ نہ بن سکا:

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَتَى عَمْرُو بْنُ الْجُمُوْحِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى أُقْتَلَ أَمْشِيْ بِرِجْلِيْ هٰذِهٖ صَحِيْحَةً فِي الْجَنَّةِ وَ كَانَتْ رِجْلُهٗ عَرْجَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ فَقَتَلُوْهُ يَوْمَ أُحُدٍ هُوَ وَابْنُ أَخِيْهِ وَمَوْلًى لَهُمْ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْكَ تَمْشِيْ بِرِجْلِكَ هٰذِهٖ صَحِيْحَةً فِي الْجَنَّةِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَ بِمَوْلَاهُمَا فَجُعِلُوْا فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ))

[مسند أحمد : ٥/ ٢٩٩، ح : ٢٢٥٥٣ و إسناده حسن لذاته، معرفة الصحابة لأبي نعيم : ٢/ ١٩٨٥، ١٩٨٤، ح : ٤٩٨٤، أخبار المدينة المنورة : ١/ ١٢٩، ١٢٨۔ التمهيد لابن عبد البر : ١٩/ ٢٣٩، ٢٤٠۔ حسن اسناده، ابن حجر في فتح الباري : ٣/ ١٦٨، ٥/ ١٧٨، قبل الحديث : ٢٥٥٠۔ من صحيح البخارى، باب كراهية التطاول على الرفيق ...... و قد ثبت سماع يحيى بن النظر من أبي قتادة، انظر مسند أحمد : ٥/ ٣٠٧، ح : ٢٢٦١٥ و إسناده حسن لذاته]

"سیدنا عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں یہاں تک کہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میں اپنے اس لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں صحیح سلامت چل پھر سکوں گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، پھر انھوں نے ان کے بھائی کے بیٹے (حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں ان کے چچا زاد بھائی) اور ان دونوں کے غلام کو مشرکین نے غزوۂ احد میں شہید کر دیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر سیدنا عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا گویا کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ اس کا لنگڑا پاؤں صحیح سلامت اور یہ اس کے ساتھ جنت میں چل پھر رہا ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں اور ان کے غلام کو ایک ہی قبر میں دفنانے کا حکم دیا اور انھیں ایک ہی قبر میں دفنا دیا گیا۔"

مخلص معذور لوگوں کو پورا اجر دیا جاتا ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ؟ قَالَ : وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب : ٤٤٢٣]

"مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم نے جو بھی سفر طے کیا، یا کسی وادی کو پار کیا تو وہ اس میں تمھارے ساتھ ہوتے ہیں۔" صحابہ نے کہا، اے اللہ کے رسول ! وہ مدینہ میں ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں وہ مدینہ میں ہیں، انھیں کسی عذر نے روک لیا تھا۔"

عمر رسیدہ بزرگ معسکرِ جہاد میں نشانہ بازی کی مشق کرتے ہوئے :

فقیم لخمی بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا :

((تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَ أَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ لَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصٰى))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب فضل الرمي والحث عليه ..... الخ : ١٩١٩]

"آپ بھاری بدن کے ساتھ ان دو نشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں جو آپ کے لیے نہایت دشوار اور مشکل ہے تو انھوں (عقبہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے تیراندازی سیکھی پھر چھوڑ دی وہ ہم میں سے نہیں ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے معصیت کا ارتکاب کیا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ جہاد میں کمزور مجاہدین کو کم تر خیال نہ کیا جائے:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب : ٢٨٩٦]

''(میدانِ جہاد میں) تمھیں دشمنوں پر جو غلبہ حاصل ہوتا ہے (مدد کی جاتی ہے) یا تمھیں جو رزق دیا جاتا ہے، یہ تمھیں تمھارے ضعفاء (اور کمزوروں) ہی کی وجہ سے ملتا ہے۔''

کمزور اور بزرگ لوگوں سے مجاہدین کی مدد کی جاتی ہے:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ : فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ : نَعَمْ، فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ، فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ : نَعَمْ فَيُفْتَحُ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب : ٢٨٩٧]

''ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ گروہ در گروہ جہاد کریں گے، ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو۔ لوگ کہیں گے، ہاں ہے اس کی وجہ سے فتح ہو گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا لوگ کہیں گے کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اختیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی (یعنی تابعی) ہو۔ جواب ملے گا، ہاں (ہے تو اس کے ذریعے سے دعا مانگی جائے گی) اور فتح ہو جائے گی۔ پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت والوں کی صحبت (یعنی تبع تابعی) کی ہو تو جواب ملے گا۔ ہاں موجود ہے۔ (اس وقت اس کے ذریعے سے دعا مانگی جائے گی) اور فتح ہو گی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
23

جہاد میں فرشتوں کا کردار

اِذۡ تَسۡتَغِيۡثُوۡنَ رَبَّكُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَكُمۡ اَنِّىۡ مُمِدُّكُمۡ
بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُرۡدِفِيۡنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں فرشتوں کا کردار

میدانِ بدر میں فرشتوں کی مدد:

﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ [الأنفال: ٩، ١٠]

''جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کر لی کہ بے شک میں ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرنے والا ہوں، جو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے ہیں۔ اور اللہ نے اسے نہیں بنایا مگر ایک خوش خبری اور تا کہ اس کے ساتھ تمھارے دل مطمئن ہوں اور مدد نہیں ہے مگر اللہ کے پاس سے۔ بے شک اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿١٢٤﴾ بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ﴾ [آل عمران: ١٢٣ تا ١٢٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی، جب کہ تم نہایت کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو، تاکہ تم شکر کرو۔ جب تو ایمان والوں سے کہہ رہا تھا کیا تمھیں کسی طرح کافی نہ ہوگا کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے، جو اتارے ہوئے ہوں۔ کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو اور وہ اپنے اسی جوش میں تم پر آپڑیں تو تمھارا رب پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا، جو خاص نشان والے ہوں گے۔ اور اللہ نے اسے نہیں بنایا مگر تمھارے لیے ایک خوشخبری اور تاکہ تمھارے دل اس کے ساتھ مطمئن ہو جائیں اور مدد نہیں ہے مگر اللہ کے پاس سے، جو سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ ان لوگوں کا ایک حصہ کاٹ دے جنھوں نے کفر کیا، یا انھیں ذلیل کر دے، پس وہ ناکام واپس لوٹ جائیں۔''

احزاب میں آندھیوں اور فرشتوں کے لشکر:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۟ۚ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۟ؕ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۟﴾

[الأحزاب: ۹ تا ۱۱]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم پر کئی لشکر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر جنھیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے خوب دیکھنے والا تھا۔ جب وہ تم پر تمھارے اوپر سے اور تمھارے نیچے سے آگئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے اور تم اللہ کے بارے میں گمان کرتے تھے، کئی طرح کے گمان۔ اس موقع پر ایمان والے آزمائے گئے اور ہلائے گئے، سخت ہلایا جانا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدان حنین میں اللہ کے لشکروں کا نزول:

﴿ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ [التوبة: ٢٥، ٢٦]

”بلاشبہ یقیناً اللہ نے بہت سی جگہوں میں تمھاری مدد فرمائی اور حنین کے دن بھی، جب تمھاری کثرت نے تمھیں خود پسند بنا دیا، پھر وہ تمھارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین تنگ ہوگئی، باوجود اس کے کہ وہ فراخ تھی، پھر تم پیٹھ پھیرتے ہوئے لوٹ گئے۔ پھر اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر نازل فرمائی اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے اور ان لوگوں کو سزا دی جنھوں نے کفر کیا اور یہی کافروں کی جزا ہے۔“

بدر کا معرکہ لڑنے والے افضل فرشتے قرار پائے:

معاذ رحمہ اللہ اپنے باپ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ اہل بدر میں سے تھے، کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہنے لگے:

((مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ ؟ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَ كَذَالِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرًا: ٣٩٩٢]

”تم میں سے جو لوگ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تم لوگ انھیں کیا مقام دیتے ہو؟“ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سب سے افضل۔“ یا اس سے ملتا جلتا کلمہ کہا اس پر جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے: ”بالکل اسی طرح فرشتوں میں بھی وہی سب سے افضل ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدان بدر میں جبرائیل علیہ السلام لڑائی کے ہتھیار زیب تن کیے ہوئے آپہنچے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا:

((هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرا : ٣٩٩٥]

''یہ جبرائیل اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے، لڑائی کے ہتھیار زیب تن کیے ہوئے آپہنچے۔''

مجاہد کے لیے آسمان سے مدد کے فرشتے نازل ہوتے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ أَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَ صَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُوْلُ أَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَ شُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَآءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ))

[مسلم، كتاب الجهاد، باب الإمداد بالملائكة في غزوة بدر و إباحة الغنائم : ١٧٦٣]

''ایک مسلمان ایک کافر کا تعاقب کر رہا تھا، جو اس کے آگے تھا، اتنے میں اس نے کافر کے اوپر سے کوڑے کی آواز سنی اور سوار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے حیزوم! آگے بڑھ! پھر اس نے یہ دیکھا کہ وہ مشرک چاروں شانے چت گرا پڑا ہے، اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا چہرہ پھٹ گیا تھا، جیسے اس پر کوڑے برسائے گئے ہوں، حتیٰ کہ اس کا سارا جسم (اس کوڑے کے زہر کی وجہ سے) سبز ہو گیا۔ انصاری نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم سچ کہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، یہ تیسرے آسمان سے مدد تھی۔''

اے اللہ! حسان کی روح القدس (یعنی جبریل علیہ السلام) کے ساتھ مدد فرما:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے مسجد میں شعر پڑھنے پر اعتراض کیا تو سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تصدیق کرواتے ہوئے کہا کہ کیا اللہ کے رسول نے یہ نہیں فرمایا: ﴿ اَللّٰھُمَّ أَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ﴾ ''اے اللہ! حسان کی روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ مدد فرما۔'' [بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة ...... : ٣٢١٢]

جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام جانبازی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہے:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

﴿ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ أُحُدٍ، وَ مَعَہُ رَجُلَانِ یُقَاتِلَانِ عَنْہُ، عَلَیْھِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ، کَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَیْتُھُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ﴾ [بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ إذ همت طائفتن منكم أن تفشلا والله وليهما ﴾ : ٤٠٥٤ ـ مسلم، كتاب الفضائل، باب إكرامه ﷺ بقتال الملائكة معه ﷺ : ٢٣٠٦]

''میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ آپ کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے سخت لڑائی لڑ رہے تھے۔ میں نے انھیں اس سے پہلے یا بعد میں کبھی نہیں دیکھا، (وہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے)۔''

خاک آلودہ حالت میں جبرئیل علیہ السلام نے یہود پر چڑھائی کا پیغام دیا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

﴿ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاہُ جِبْرِیْلُ وَ قَدْ عَصَبَ رَأْسَہُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْغُبَارُ، فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ ؟ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ ؟ قَالَ هَاهُنَا، وَ أَوْمَأَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الغسل بعد الحرب والغبار : ٢٨١٣]

''رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خندق سے لوٹے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا، تو اسی وقت جبریل علیہ السلام آ پہنچے، ان کا سر غبار آلود تھا، کہنے لگے: ''آپ نے ہتھیار اتار دیے، اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے؟'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''اب کہاں کا ارادہ ہے؟'' انھوں نے ایک طرف اشارہ کیا، یعنی بنو قریظہ کی طرف، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف نکلے۔''

بنی غنم کی گلیوں میں جبریل علیہ السلام کی سواری غبار اڑاتی ہوئی:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ، مَوْكِبِ جِبْرِيْلَ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ...... الخ : ٤١١٨]

''گویا میں (اس وقت) اس گرد کو دیکھ رہا ہوں، جو بنی غنم کی گلیوں میں اڑ رہی تھی، وہ جبریل علیہ السلام کی سواری کی تھی۔ دراصل یہ اس وقت کا ذکر ہے، جب رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ سے لڑنے کے لیے جا رہے تھے۔''

اگر ابوجہل نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو فرشتے اس کو پکڑ لیں گے:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ابوجہل نے کہا، اگر میں نے محمد (ﷺ) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس کی گردن کو روند ڈالوں گا۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا:

((لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)) [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله تعالى: ﴿ كلا لئن لم ينته لنسفعا بالناصية ...... الخ ﴾: ٤٩٥٨]

''اگر اس نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو فرشتے اس کو پکڑ لیں گے۔''

سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے ستر ہزار فرشتوں کا نزول:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے بارے میں فرمایا:

((شَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ))

''اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے۔''

[طبراني كبير: ١٠/٦، ح: ٥٣٣٣۔ السنن للنسائي: ٢٠٢٨۔ معرفة الصحابة لأبي نعيم: ١٢٤٣/٢، ح: ٣١١١]

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((شَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَنْزِلُوا الْأَرْضَ قَبْلَ ذٰلِكَ))

''ان کے جنازے میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے جو کہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترے تھے۔''

[طبقات ابن سعد: ٣٢٨/٣، إسناده صحيح۔ اثبات عذاب القبر للبيهقي: ١٠٤/١، ح: ٩١]

شہید پر فرشتوں کا اپنے پروں سے سایہ کرنا:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمٌ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقِيلَ، ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ لِمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بخاري، كتاب الجهاد، باب ظل الملائكة على الشهيد : ۲۸۱٦۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام، والد جابر رضي الله عنهما : ۲٤٧١]

''(احد کے روز) میرے والد کی میت رسول اللہ ﷺ کے سامنے لائی گئی، ان کے جسم کا مثلہ کر دیا گیا تھا، میں ان کے چہرے سے بار بار پردہ ہٹاتا تھا تو لوگوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک صالحہ (نیک) عورت کے رونے کی آواز سنی، پتا چلا کہ وہ عمرو (مقتول کے باپ) کی بیٹی یا بہن تھی۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: ''کیوں روتی ہو؟'' یا آپ نے یہ فرمایا: ''نہ رو! عبداللہ پر تو فرشتے برابر اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

سیدنا حمزہ اور سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہما کے لیے فرشتوں کا نزول:

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ لڑتے ہوئے ابوسفیان کے پاس جا پہنچے۔ وہ اسے قتل کرنے ہی والے تھے کہ شداد بن اسود نے حنظلہ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا وار کر کے انھیں شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا:

((إِنَّ صَاحِبَكُمْ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ فَسَأَلُوا صَاحِبَتَهُ فَقَالَتْ إِنَّهُ خَرَجَ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ))

''تمھارے ساتھی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں، اس کی بیوی سے (اس کی وجہ) پوچھو۔'' بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بتلایا کہ جب حنظلہ نے معرکہ آرائی کی منادی سنی تو ان پر غسل واجب تھا، (لیکن وہ اللہ کے راستے میں اسی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں نکل کھڑے ہوئے)۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسی وجہ سے فرشتوں نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا۔''

[مستدرك حاكم : ٢٠٤/٣، ٢٠٥، ح : ٤٩١٧۔ السنن الكبرى للبيهقي : ١٥/٤، ح : ٦٨١٤۔ ابن حبان : ٧٠٢٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
24

بچوں کا جذبۂ جہاد

((وَ كَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلاً))
[بخاري : ٣٩٧٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کا جذبۂ جہاد

پندرہ (15) سالہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جہاد کے لیے انتخاب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ، ثُمَّ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَ أَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَأَجَازَنِيْ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب بلوغ الصبيان : ٢٦٦٤]

''میں نے غزوۂ احد کے دن اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (غزوہ میں شرکت کے لیے) پیش کیا اور اس وقت میری عمر چودہ (14) برس تھی، لیکن آپ نے اجازت نہیں دی، پھر میں غزوۂ خندق میں پیش ہوا، اس وقت میری عمر پندرہ (15) سال تھی، چنانچہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔''

ابوجہل کو دو بچوں نے جہنم رسید کر دیا:

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((إِنِّيْ لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ يَسَارِيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتَيَانِ حَدِيْثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا ، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِّن صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، فَقُلْتُ يَابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَال : عَاهَدْتُ اللّٰهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُوْنَهُ فَقَالَ لِيْ الْآخَرُ سِرًّا مِّن صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ : فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتّٰى ضَرَبَاهُ ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب : ٣٩٨٨]

''میں غزوۂ بدر میں مجاہدین کی صف میں کھڑا تھا، تو تب اچانک میں نے اپنی دائیں اور بائیں دونوں طرف کم عمر انصاری نوجوانوں کو دیکھا اور ان کا دائیں بائیں ہونا مجھے پسند نہ آیا۔ تو اچانک ان میں سے ایک نے اس طرح کہ دوسرے ساتھی کو پتا نہ چلے مجھ سے کہا، چچا جان! مجھے ابوجہل دکھا دو۔ میں نے پوچھا، بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ کہنے لگا، میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو اسے قتل کر دوں گا، چاہے اس کوشش میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ پھر دوسرے نے بھی اسی طرح بات کی کہ اس کے ساتھی پر ظاہر نہ ہو اور پوچھا۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان کھڑے ہو کر مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے اشارے سے ان دونوں کو ابوجہل دکھا دیا۔ یہ دونوں ابوجہل کی طرف دو عقابوں کی طرح جھپٹے اور اسے قتل کر دیا۔ یہ دونوں سیدہ عفراء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔''

رسولِ اکرم ﷺ دونوں بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے:

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنگ بدر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب دونوجوان لڑکوں نے ابوجہل کو قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے دونوں سے دریافت کیا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَيُّكُمَا قَتَلَهُ ؟ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا : أَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ : هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا ؟ قَالَا : لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ : كِلَا كُمَا قَتَلَهُ وَ قَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْعِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا))

[مسلم، كتاب الجهاد، باب استحقاق القاتل سلب القتيل : ١٧٥٢۔ بخاري، كتاب فرض الخمس، باب من لم يخمس الأسلاب : ٣١٤١]

''تم دونوں میں سے کس نے اس کو قتل کیا ہے؟ تو ان میں سے ہر ایک نے کہا: ''میں نے قتل کیا ہے۔'' آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اپنی تلواروں سے خون صاف کر دیا ہے؟ وہ کہنے لگے: نہیں۔ تب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کی تلواروں کو غور سے دیکھا اور آپ نے فرمایا: ''واقعی تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔'' لیکن ابوجہل کے چھینے ہوئے مال کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں دے دیا۔ (کیونکہ معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ بعد میں اسی معرکہ میں شہید ہو گئے تھے) وہ دو (نوجوان لڑکے) سیدنا معاذ بن عمرو بن جموح اور سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما تھے۔''

عفراء کے بیٹوں نے مار مار کر ابوجہل کو ٹھنڈا کر دیا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَّنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُوْجَهْلٍ ؟ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ ؟ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي جهل : ٣٩٦٣۔ مسلم : ١٨٠٠]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''کون دیکھ کر بتلائے گا کہ ابوجہل کا کیا حشر ہوا؟'' چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چلے تو ابوجہل کو اس حالت میں پایا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے گھائل کر دیا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھا۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی اور کہا: ''کیا تو ہی ابوجہل ہے؟'' ابوجہل (اپنے بارے میں) کہنے لگا: ''کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج تم نے قتل کر ڈالا ہے۔''

دس (۱۰) سالہ بچہ میدانِ جہاد میں:

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((وَ كَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ، فَحَمَلَهُ عَلٰى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا))

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي جهل: ٣٩٧٥]

''(یرموک کی لڑائی کے موقع پر) سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی اپنے باپ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس وقت ان کی عمر کل دس (۱۰) سال کی تھی۔ اس لیے ان کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی حفاظت میں دے دیا تھا۔''

معرکۂ خیبر میں شریک غلام بچہ گردن میں تلوار لٹکائے اور اسے گھسیٹتے ہوئے:

سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ جو کہ سیدنا ابی اللحم رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، بیان کرتے ہیں:

((شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَاتِي فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوْكٌ فَأَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ))

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في المرأة والعبد يحذيان من الغنيمة: ٢٧٣٠]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذي، كتاب السير، باب هل يسهم للعبد : ١٥٥٧]

''میں اپنے مالکوں کے ساتھ غزوۂ خیبر میں حاضر ہوا تو انھوں نے میرے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بات کی، تو آپ ﷺ نے میرے متعلق حکم دیا، میری گردن میں ایک تلوار لٹکا دی گئی، میں اسے گھسیٹنے لگا۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ یہ غلام ہے تو آپ نے میرے متعلق حکم دیا اور مجھے گھر کے اسباب میں سے کچھ بطور انعام دیا گیا۔''

بچے غازیوں کا استقبال کرتے ہوئے:

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ))

[أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب في التلقي : ٢٧٧٩۔ بخاري، كتاب المغازي، باب النبي ﷺ إلى كسرى و قيصر : ٤٤٢٧]

''نبی ﷺ جب غزوۂ تبوک سے مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کا استقبال کیا۔ دوسرے بچوں کے ساتھ میں نے بھی ثنية الوداع کے مقام پر آپ ﷺ کا استقبال کیا تھا۔''

دو بچے میدانِ معرکہ میں:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَ هَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ يَأْتِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ))

[بخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب الزبير بن العوام رضي الله عنه : ۳۷۲۰۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبير رضي الله تعالى عنهما : ۲٤۱٦]

’’مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ احزاب میں (کم سن ہونے کی وجہ سے) عورتوں کے ساتھ ٹھہرا دیا گیا، پھر میں نے دیکھا کہ (میرے والد) زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو بار یا تین بار بنو قریظہ کے محلّہ سے ہو کر آئے۔ جب میں واپس پلٹا تو میں نے کہا، ابا جان! میں نے دیکھا تھا کہ آپ بار بار آ جا رہے تھے (یہ کیا معاملہ تھا)؟ انھوں نے کہا، بیٹا! تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا، جی ہاں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی ہے جو بنو قریظہ کے محلّہ میں جائے اور ان کی خبر لائے؟‘‘ تو میں گیا، جب لوٹ کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا: ’’تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((وَ كَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَوَكَّلَ بِهِ رَجُلًا)) [بخاري: ٣٩٧٥]

"(یرموک کی لڑائی کے موقع پر) سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی اپنے باپ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس وقت ان کی عمر کل دس (۱۰) سال کی تھی۔ اس لیے ان کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی حفاظت میں دے دیا تھا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
25

خواتین میدانِ جہاد میں

((قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَ نَخْدُمُهُمْ وَ نَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ))

[بخاري: ٢٨٨٣]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین میدانِ جہاد میں

عورتوں کا جہاد میں شرکت کی اجازت مانگنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((إِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ : جِهَادُ كُنَّ الْحَجُّ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب جهاد النساء : ٢٧٢٠]

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمھارا جہاد حج ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ)) [بخاري، الجهاد، باب جهاد النساء : ٢٨٧٦]

''(عورتوں کا) بہترین جہاد حج ہے۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((لٰكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد والسير : ٢٧٨٥]

''(تمھارے لیے) لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کا جہاد میں خدمت اور فرسٹ ایڈ کا فریضہ ادا کرنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ وَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَ إِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب غزو النساء و قتالهن مع الرجال : ٢٨٨٠۔ مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة النساء مع الرجال : ١٨١١]

''میں نے (غزوۂ احد) میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہما اپنی پنڈلیوں سے چادریں اوپر اٹھا کر حتیٰ کہ میں ان کی پنڈلیوں کے پازیب بھی دیکھ رہا تھا، وہ برابر آ جا رہی تھیں، وہ اپنے کندھوں پر مشکیزے لاد کر لاتیں اور زخمی لوگوں کے مونہوں میں انڈیل رہی تھیں۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((وَ قَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَ أَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ))

[مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب النساء الغازيات يرضخ لهن ...... : ١٨١٢]

'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے۔ وہ زخمیوں کا علاج کرتیں تھیں اور انھیں مال غنیمت سے کچھ انعام بھی دیا جاتا تھا۔ البتہ ان کے لیے کوئی باقاعدہ حصہ مقرر نہ تھا۔''

سیدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا غازیوں کے مشکیزے سلائی کرتی ہیں:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أُمُّ سَلِيْطٍ مِنْ نِّسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب حمل النساء القرب إلى الناس في الحرب : ۲۸۸۱]

''سیدہ ام سلیط انصاریہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی جہاد پر) بیعت کرنے والوں میں شامل تھیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ غزوۂ احد کے دن ہمارے لیے مشکیزے سیتی تھیں۔''

زخمیوں کی مرہم پٹی خواتین کے ذمے:

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِيْ وَ نُدَاوِيْ الْجَرْحٰى وَ نَرُدُّ الْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب مداواة النساء الجرحى في الغزو : ۲۸۸۲]

''ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جہاد میں شامل ہو کر اپنے لشکر کو) پانی پلاتیں، زخمیوں کا علاج معالجہ کرتیں اور مقتولین کو مدینہ میں منتقل کرتی تھیں۔''

صحیح بخاری کی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((وَ قَالَت كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَ نَخْدُمُهُمْ و نَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب مداواة النساء الجرحى في الغزو : ۲۸۸۳]

''سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتیں، قوم کے افراد کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت بجالاتیں، زخمیوں او شہیدوں کو مدینہ منورہ منتقل کرتیں۔''

اگر کوئی مشرک قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخذَتْ يوم حُنَيْنٍ أَوْ خَيْبَرَ خنجرًا فكَانَ مَعَهَا، فَرآهَا أَبُوْ طَلْحَة فقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ : مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ ؟ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّيْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ)) [مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة النساء......: ۱۸۰۹]

''غزوۂ حنین یا خیبر کے روز سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے ساتھ ایک خنجر رکھا ہوا تھا۔ جسے سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ ام سلیم کے پاس ایک خنجر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ام سلیم! یہ خنجر کس لیے ہے؟ انھوں نے عرض کیا: ''میں نے یہ خنجر اس لیے رکھا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آ گیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔''

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سات (۷) جنگوں میں شرکت کرتی ہیں:

سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَ أُدَاوِي الْجَرْحٰى وَ أَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى)) [مسلم، كتاب الجهاد، باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم: ۱۸۱۲ / ۱٤۲]

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات (۷) غزوات میں شرکت کی۔ میں ان کے پیچھے خیموں میں ٹھہر کر کھانا تیار کرتی۔ زخمی غازیوں کا علاج معالجہ کرتی اور مریضوں کی نگہداشت کرتی تھی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کو جہادی مشقیں (جہادی مظاہرے) دکھانا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((وَ كَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِمَّا قَالَ: تَشْتَهِيْنَ أَنْ تَنْظُرِيْ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَاءَهُ خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهِ وَ يَقُوْلُ: دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ)) [بخاري، كتاب الجهاد، باب الدرق: ٢٩٠٧]

"یہ عید کا دن تھا کہ کچھ حبشی ڈھالوں اور برچھیوں کے ساتھ مسجد میں کھیل رہے تھے، یا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا یا پھر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا کہ کیا آپ دیکھنے کی خواہش رکھتی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "اے بنی ارفدہ! اپنا کام (تندہی سے) کرتے جاؤ۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

((رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلٰى لَعِبِهِمْ)) [بخاري، كتاب المساجد، باب أصحاب الحراب في المسجد: ٤٥٤۔ مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذى لا معصية فيه: ٨٩٢]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر کے ساتھ ڈھانپے ہوئے تھے اور میں اہل حبشہ کی جنگی مشقوں کو دیکھ رہی تھی۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی:

((فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَبَقَنِي فَقَالَ : هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ)) [أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل : ٢٥٧٨۔ ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء : ١٩٧٩]

''میں نے آپ کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا تو میں آپ ﷺ سے سبقت لے گئی۔ پھر جب میں بھاری ہوگئی تو آپ مجھ سے (دوڑنے میں) سبقت لے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس (پہلی دوڑ) کا بدلہ ہے۔''

نبی ﷺ کا ازواج مطہرات کے درمیان جہاد کے لیے قرعہ اندازی کرنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه : ٢٨٧٩]

''نبی ﷺ جب (جہاد کے) سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے۔ جس کے نام قرعہ نکل آتا تو نبی ﷺ اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔ ایک غزوہ میں ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو اس میں میرا نام نکلا تو میں نبی ﷺ کے ساتھ گئی تب پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔''

تاریخ اسلام کے سب سے پہلے بحری جہاد میں شہادت پانے والی ام حرام رضی اللہ عنہا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے، وہ آپ کو کھانا پیش کرتیں، ام حرام رضی اللہ عنہا سیدنا عبادہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور بعدازاں آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے، ام حرام رضی اللہ عنہا نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ))

''میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لیے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے ہیں جیسے تختوں پر بیٹھے بادشاہ ہیں، یا تختوں پر بیٹھے بادشاہوں کی طرح ہیں۔''

میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے دعا فرما دی پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ اب پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے پوچھا، آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا:

((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ))

''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے، جو جہاد کے لیے اس طرح جا رہے تھے۔''

اور آپ نے پہلے والی تفصیل بیان کی۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پہلے گروہ والوں میں سے ہے۔'' پھر ام حرام رضی اللہ عنہا نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے دور میں بحری سفر کیا اور جب سمندر سے باہر آئیں تو (سواری سے) گر کر شہید ہو گئیں۔''

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
26

جہاد میں اطاعت امیر کی اہمیت

((وَ مَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَ مَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ)) [بخاري: ۷۱۳۔ مسلم: ۱۸۳۵]

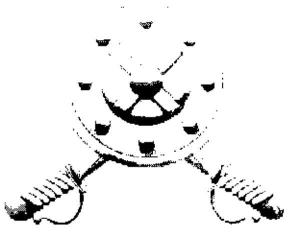

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں اطاعت امیر کی اہمیت

اطاعت امیر حکم ربانی ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴾ [النساء: ٥٩]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔''

غزوۂ احد میں معصیت امیر کی سزا:

﴿ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ ۚ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴾

[آل عمران: ١٥٢]

''اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا، جب تم انھیں اس کے حکم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاٹ رہے تھے، یہاں تک کہ جب تم نے ہمت ہار دی اور تم نے حکم کے بارے میں آپس میں جھگڑا کیا اور تم نے نافرمانی کی، اس کے بعد کہ اس نے تمھیں وہ چیز دکھا دی جسے تم پسند کرتے تھے۔ تم میں سے کچھ وہ تھے جو دنیا چاہتے تھے اور تم میں سے کچھ وہ تھے جو آخرت چاہتے تھے، پھر اس نے تمھیں ان سے پھیر دیا، تاکہ تمھیں آزمائے اور بلاشبہ یقیناً اس نے تمھیں معاف کر دیا اور اللہ مومنوں پر بڑے فضل والا ہے۔''

نظمِ جماعت قائم رکھنے کے لیے ربانی ہدایات:

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾ [آل عمران: ١٥٩]

''پس اللہ کی طرف سے بڑی رحمت ہی کی وجہ سے تو ان کے لیے نرم ہو گیا ہے اور اگر تو بدخلق، سخت دل ہوتا تو یقیناً وہ تیرے گرد سے منتشر ہو جاتے، سو ان سے درگزر کر اور ان کے لیے بخشش کی دعا کر اور کام میں ان سے مشورہ کر، پھر جب تو پختہ ارادہ کر لے تو اللہ پر بھروسا کر، بے شک اللہ بھروسا کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

کارکنان کے لیے حکم کہ اہم اطلاعات کو فوراً امراء تک پہنچایا جائے:

﴿ وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ [النساء: ٨٣]

''اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔''

غزوۂ احد میں معصیت امیر کا خوف ناک انجام:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس (احد کے) دن مشرکوں سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کے ایک گروہ کو درے پر مقرر فرما کر عبد اللہ ابن جبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کر دیا اور فرمایا: ''تم اسی جگہ ڈٹے رہنا، اگر تم یہ دیکھو کہ ہمیں فتح ہوگئی تو بھی اس جگہ سے نہ ہلنا اور اگر یہ دیکھو کہ دشمن ہم پر غالب آ گیا ہے تو پھر بھی اپنی جگہ چھوڑ کر ہماری مدد نہ کرنا۔'' ہمارا مقابلہ ہوا تو دشمن بھاگ اٹھا، حتیٰ کہ ہم نے دیکھا کہ ان کی عورتیں بھی اپنی پنڈلیوں سے کپڑے اٹھائے ہوئے پہاڑوں کی طرف بھاگ رہی تھیں جس کی وجہ سے ان کی پازیبیں نظر آ رہی تھیں، تو اس صورت حال کو دیکھ کر درے پر مقرر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا، غنیمت! غنیمت! عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلنا مگر ساتھیوں نے انکار کر دیا۔ جب انھوں نے انکار کیا تو ان کے چہرے پھیر دیے گئے (یعنی وہ میدانِ جنگ سے بھاگ نکلے) اور ستر (۷۰) مسلمان شہید ہو گئے۔ ابو سفیان نے مسلمانوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا، کیا ان لوگوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کوئی جواب نہ دو۔'' پھر اس نے پوچھا، کیا لوگوں میں ابن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کوئی جواب نہ دو۔'' اس نے کہا، کیا لوگوں میں ابن خطاب (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ جب مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو کہنے لگا، گویا یہ سب لوگ قتل ہو گئے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو میری بات کا جواب ضرور دیتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور کہنے لگے، اے اللہ کے دشمن! تو جھوٹ کہہ رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کو تیرے لیے باقی رکھا ہے، تا کہ تجھے غم وحزن لاحق ہو۔ اس کے بعد ابو سفیان نے نعرہ بلند کیا (اُعْلُ هُبَلْ) ''ہبل بلند ہو۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((أَجِيْبُوْهُ)) ''اسے جواب دو۔'' صحابہ نے عرض کی کہ ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم یہ کہو: (اَللّٰهُ أَعْلٰى وَ أَجَلُّ)'' اللہ ہی اعلیٰ اور اجل ہے۔'' ابو سفیان نے کہا: ((لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ)) ہمارے پاس عزیٰ ہے اور تمھارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ((أَجِيْبُوْهُ)) ''اسے جواب دو۔'' صحابہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! کیا جواب دیں؟ فرمایا: ''یہ کہو کہ ((اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَا لَكُمْ)) اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمھارا کوئی مولیٰ نہیں۔'' ابو سفیان نے کہا، یہ دن جنگ بدر کے دن کا جواب ہے اور لڑائی کنویں کے ڈول کی طرح ہوتی ہے، تم دیکھو گے کہ تمھارے کچھ لوگوں کا مثلہ کر دیا گیا ہے، مگر اس کا میں نے حکم نہیں دیا تھا اور نہ یہ بات مجھے بری لگتی ہے۔ [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة أحد : ٤٠٤٣]

امیر ڈھال ہے جس کی مدد سے دشمن، انتشار، بدنظمی اور بداعمالی سے بچا جاتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَ مَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَ يُتَّقٰى بِهٖ))

[بخاري، كتاب الجهاد و السير، باب يقاتل من وراء الإمام و يتقى به : ٢٩٥٧۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية ...... الخ : ١٨٣٥]

''جس نے میری اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً اس نے میری نافرمانی کی۔" "امام (رعایا کے لیے) ڈھال ہوتا ہے، اس کی آڑ میں لڑا جاتا ہے اور اس کی مدد سے (دشمن، انتشار، بدنظمی اور بد اعمالی وغیرہ سے) بچا جاتا ہے۔"

www.KitaboSunnat.com

اطاعت امیر صرف معروف میں ہے:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا اور ایک انصاری کو اس کا قائد مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کریں، پھر امیر کسی وجہ سے لوگوں سے ناراض ہو گیا، تو اس نے کہا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں، اس نے کہا، تو پھر میں تمھیں حکم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کرو، انھیں آگ لگا دو اور پھر ان میں کود پڑو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں، انھیں آگ لگائی اور جب اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت آگ سے بچنے ہی کے لیے تو کی تھی، کیا پھر ہم (خود ہی) اس میں داخل ہو جائیں؟ وہ اس شش و پنج میں تھے کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا۔ پھر انھوں نے (واپس آ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ))

[بخاري، كتاب الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام ما لم تكن معصية : ٧١٤٥۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير ...... الخ : ١٨٤٠]

"اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر اس سے قیامت کے دن تک کبھی نہ نکلتے، (یاد رکھو!) اطاعت صرف نیکی ہی کے کاموں میں ہے۔"

پسند و ناپسند میں بھی اطاعت کرو:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا أَحَبَّ وَ كَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَ لاَ طَاعَةَ))

[بخاري، كتاب الأحكام، باب السمع والطاعة للإمام : ٧١٤٤ـ مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية ..... الخ : ١٨٣٩]

''ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر کام میں، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، سمع و طاعت بجا لائے، بشرطیکہ اسے کسی معصیت کے کام کا حکم نہ دیا گیا ہو اور اگر اسے معصیت کے کام کا حکم دیا گیا ہو تو پھر اس میں سمع و طاعت نہیں ہے۔''

جماعت سے بالشت برابر علیحدگی کا نتیجہ اسلام کی رسی کو گردن سے نکال دینا ہے:

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَّرْجِعَ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ قَالَ وَ إِنْ صَلَّى وَصَامَ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللَّهِ))

[ترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء في مثل الصلوة والصيام والصدقة : ٢٨٦٣ـ ابن حبان : ٦٢٣٣ـ مسند أحمد : ٤/ ١٣٠، ح : ١٧١٧٥]

''میں تمھیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں، جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے، (امیر کا حکم) سننا اور (اس کی) اطاعت کرنا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا، جماعت (سے چمٹے رہنا)، اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت برابر بھی علیحدہ ہوا، اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال دیا، سوائے اس کے کہ وہ (توبہ کرے اور)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سے (جماعت کی طرف) لوٹ آئے اور جس نے جاہلیت کی پکار پکاری تو وہ جہنم کی آگ میں ہے۔'' ایک شخص نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ لہٰذا تم پکارو اس اللہ تعالیٰ کی پکار کے ساتھ، جس نے تمھارا نام مسلمین، مومنین اور اللہ کے بندے رکھا ہے۔''

امیر کی ناگوار بات پر صبر کرنے کا حکم:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

[مسلم، كتاب الإمارة ، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن : ١٨٤٩۔ بخاري، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ : سترون بعدي أمورًا تنكرونها : ٧٠٥٤]

''جس شخص نے اپنے امیر میں ایسی بات دیکھی جو اسے ناپسند ہو تو اسے صبر کرنا چاہیے، کیونکہ جو شخص بالشت بھر بھی امیر (کی اطاعت) سے الگ ہوا اور اسی حالت پر فوت ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

امراء کا حق ان کا حق دو اور اپنے حق کا اللہ سے سوال کرو:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَ أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَ سَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخليفة : ١٨٤٣۔ بخاري، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ : سترون بعدي أمورًا تنكرونها : ٧٠٥٢]

''میرے بعد عنقریب تم دیکھو گے کہ (دوسروں کو) تم پر ترجیح دی جائے گی اور تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی باتیں دیکھو گے جن کو تم برا سمجھو گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ان کا حق ان کو دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔''

اطاعت وفرماں برداری بقدر استطاعت ضروری ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُوْلُ لَنَا: فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ))

[بخاري، كتاب الأحكام، باب كيف يبايع الإمام الناس: ٧٢٠٢]

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کیا کرتے تھے کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ آپ بیعت لیتے وقت یہ الفاظ بھی ارشاد فرماتے تھے: (اطاعت وفرماں برداری) بقدر استطاعت۔''

بہترین اور بدترین امراء کون؟:

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب خيار الأئمة و شرارهم: ٦٥، ١٨٥٥/٦٦]

''تمھارے بہترین امیر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعائیں کرتے ہو اور وہ تمھارے لیے دعائیں کرتے ہیں اور تمھارے بدترین امیر وہ ہیں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو اور وہ تم سے دشمنی رکھتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔'' (راوی نے کہا) ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو تلوار کے ذریعہ سے ہٹا نہ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تم میں اقامتِ صلاۃ کے فریضے پر کاربند رہیں۔ خبردار! جب تم امراء میں ایسی چیز دیکھو جو تمھیں ناپسند ہو تو اس کے (اس) کام کو کراہت کی نگاہ سے دیکھو اور اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچو۔''

امراء کے سامنے کلمہ حق کہنے سے گریز نہ کیا جائے:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَ أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَ أَنْ نَّقُوْمَ أَوْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ))

[بخاري، كتاب الفتن، باب كيف يبايع الإمام الناس: ٧١٩٩، ٧٢٠٠۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية ...... الخ: ١٧٠٩/٤٢، قبل الحديث: ١٨٤١]

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی کہ ہم خوشی و ناخوشی، آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے ہم حاکم سے اس کی حکومت نہیں چھینیں گے اور ہم حق پر رہیں گے، جہاں بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ (کی اطاعت) کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارت چھیننے کی کوشش نہ کرنے پر بیعت :

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيْمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعْنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَ مَكْرَهِنَا وَ عُسْرِنَا وَ يُسْرِنَا وَ أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ))

[بخاري، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ سترون بعدي أمورا تنكرونها : ٧٠٥٥، ٧٠٥٦ـ مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية : ١٧٠٩/٤٢، قبل الحديث : ١٨٤١]

”(بیعت عقبہ کی رات)رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلا بھیجا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔ راوی کہتا ہے کہ ان باتوں پر اقرار لیا کہ ہم اپنی خوشی اور ناخوشی میں، اپنی آسانی اور تنگی میں آپ ﷺ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ دوسروں کو ہم پر ترجیح دی جائے۔ اور ہم صاحبانِ اقتدار سے ان کا اقتدار نہیں چھینیں گے الا یہ کہ تمھیں کوئی واضح کفر نظر آئے، تو پھر تمھارے رب کے ہاں پیش کرنے کے لیے تمھارے پاس اس بارے میں دلیل موجود ہو (لہٰذا اس صورت میں تم امیر سے امارت چھیننے اور امیر کو امارت سے علیحدہ کرنے کے مجاز ہو)۔“

تنگی اور آسائش ہر حال میں اطاعت کرو :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِيْ عُسْرِكَ وَ يُسْرِكَ وَ مَنْشَطِكَ وَ مَكْرَهِكَ وَ أَثَرَةٍ عَلَيْكَ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية : ١٨٣٦]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم (اپنی) تنگی اور کشادگی، خوشی و ناخوشی میں اور تم پر کسی اور کو ترجیح دیے جانے میں (امیر کی) بات سننے اور اطاعت کرنے کو لازم پکڑو۔''

مسئولیت کا حق ادا کیا جائے تو رسوائی اور ندامت سے بچا جا سکتا ہے:

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَبَا ذَرٍّ ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ ، وَ إِنَّهَا أَمَانَةٌ ، وَ إِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، خِزْيٌ وَ نَدَامَةٌ ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ أَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب كراهة الإمارة بغير ضرورة : ١٨٢٥]

''اے ابو ذر! تم کمزور ہو اور (امارت) ایک امانت ہے اور بے شک قیامت کے روز یہ (بہت سے لوگوں کے لیے) رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی، سوائے اس شخص کے جس نے اہلیت کی بنا پر اسے حاصل کیا اور پھر اس کے حقوق پوری طرح ادا کیے۔''

ہر آدمی سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ ـ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَ عَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَ هُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ ـ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))

[بخاري، كتاب الأحكام، باب قول الله تعالى ﴿ أطيعوا الله و أطيعوا الرسول و أولى الأمر منكم ﴾ : ٧١٣٨ـ مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الإمام العادل : ١٨٢٩]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’خبردار! تم میں سے ہر شخص محافظ اور ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (یعنی ذمہ دار اور جواب دہ ہے) پس لوگوں کا امیر بھی نگران ہے اور اپنی تمام رعایا کا مسئول ہے۔ آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران اور ذمہ دار ہے اور اسے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران اور ذمہ دار ہے اور آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال پر نگران اور اس کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے مال کے متعلق پوچھا جائے گا۔ چنانچہ تم سب نگران اور حاکم ہو اور تم سب سے تمھاری رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔‘‘

حبشی غلام بھی امیر ہو تو اطاعت کرو:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِسْمَعُوْا وَأَطِیْعُوْا وَ إِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ کَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِیْبَةٌ أَوْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ)) [بخاري، کتاب الأحکام، باب السمع والطاعة للإمام ما لم تکن معصیة : ۷۱۴۲]

’’سنو اور اطاعت کرو، اگرچہ تم پر حبشی غلام کو حاکم بنا دیا جائے کہ جس کا سر منقے جیسا ہو جو تمھیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلے۔‘‘

ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

((إِنْ أُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ، یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَ أَطِیْعُوْا))

[مسلم، کتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء في غیر معصیة ...... الخ : ۱۸۳۸، قبل الحدیث : ۱۸۳۹]

’’اگر تم پر کوئی ناک کان کٹا غلام بھی امیر مقرر کر دیا جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میرے گمان کے مطابق انھوں (ام حصین) نے کالے رنگ کا بھی ذکر کیا۔ جو کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے مطابق تمھاری قیادت کرتا ہو تو تم اس کی بات سنو اور اطاعت بھی کرو۔"

امیر کی اطاعت میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرو:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

((يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا ، فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ، وَ قَالَ : اسْمَعُوْا وَ أَطِيْعُوْا ، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب طاعة الأمراء و إن منعوا الحقوق : ١٨٤٦]

"اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں بتائیں کہ اگر ہم پر ایسے امیر مقرر ہو جائیں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ تو کریں لیکن ہمارے حقوق پورے نہ کریں تو آپ اس بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے اعراض کیا، پھر اس نے سوال کیا تو آپ نے اعراض کیا، پھر اس نے دوسری یا تیسری مرتبہ سوال کیا تو اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسے (اپنی طرف کھینچا) اور کہا: "(اپنے امیروں کی) بات سنو اور ان کی اطاعت کرو، پس ان کے لیے ہے کہ جو ذمہ داریاں ان کے سپرد کی گئی ہیں ان کو پورا کریں اور جو ذمہ داریاں تم پر لگائی گئی ہیں تم انھیں پورا کرو۔"

سوال کرنے والے یا طمع کرنے والے کو مسؤلیت نہ دی جائے:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچا زاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان دونوں میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے (کسی علاقے کا) امیر بنا دیجیے۔ دوسرے نے بھی اسی قسم کی گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّا لَا نُوَلِّيْ هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ))

[بخاري، كتاب الأحكام، باب ما يكره من الحرص على الإمارة : ٧١٤٩ـ مسلم، كتاب الإمارة، باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها : ١٧٣٣، بعد الحديث : ١٦٢٥]

''ہم اس آدمی کو کوئی ذمہ داری تفویض (سپرد) نہیں کرتے جو اس کا سوال کرے یا اس کی طمع کرے۔''

بغیر خواہش کے مسئولیت ملے تو اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے:

سیدنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا، عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا، عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا)) [بخاري، كتاب الأيمان والنذور : ٦٦٢٢ـ مسلم، كتاب الأيمان، باب ندب من حلف يمينا ...... الخ : ١٦٥٢]

''اے عبد الرحمٰن بن سمرہ! امارت کا سوال نہ کرنا، کیونکہ یہ اگر تمھیں مانگنے پر دی گئی تو تم اس سلسلے میں اپنے آپ کے سپرد کر دیے جاؤ گے (یعنی اللہ کی مدد شامل حال نہیں ہوگی) اور اگر بغیر درخواست اور طلب کے تمھیں دے دی گئی تو اس میں تمھاری مدد کی جائے گی۔''

امراء کو چاہیے کہ کارکنان کے لیے آسانی پیدا کریں، مشکل میں نہ ڈالیں:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَ سَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا))

[بخاري، كتاب الأدب، باب قول النبي ﷺ : يسروا ولا تعسروا : ٦١٢٥ـ مسلم، كتاب الجهاد، باب في الأمر بالتيسير وترك التنفير : ١٧٣٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو اور تسلی وتشفی دو، (لوگوں کو) متنفر نہ کرو۔‘‘

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدنا معاذ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا تو فرمایا:

((يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب ما يكره من التنازع ...... الخ : ٣٠٣٨۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب في الأمر بالتيسير و ترك التنفير : ١٧٣٣]

’’تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری سنانا نفرت نہ دلانا، باہمی اتفاق سے رہنا اور آپس میں اختلاف نہ کرنا۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
27

جہاد سے فرار کی راہیں
اور
ترک جہاد کے نقصانات

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ
اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

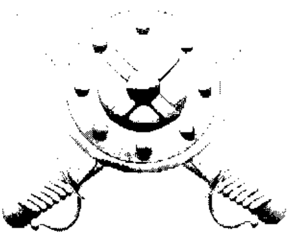

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد سے فرار کی راہیں
اور
ترک جہاد کے نقصانات

جہاد کے راستہ کی آٹھ رکاوٹیں:

﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ [التوبة: ٢٤]

''کہہ دے اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا خاندان اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور رہنے کے مکانات، جنھیں تم پسند کرتے ہو، تمھیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کے لیے نہ نکلنے والوں کے لیے اللہ کے دردناک عذاب کی وعید:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۞ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [التوبة: ٣٨، ٣٩]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمھیں کیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین کی طرف نہایت بوجھل ہو جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ تو دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلے میں نہیں ہے مگر بہت تھوڑا۔ اگر تم نہ نکلو گے تو وہ تمھیں دردناک عذاب دے گا اور بدل کر تمھارے علاوہ اور لوگ لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نقصان نہ کرو گے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

امت کے ارتداد کی بڑی وجہ ترک جہاد ہوگی:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴾

[المائدة: ٥٤]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لائے گا کہ وہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے، مومنوں پر بہت نرم ہوں گے، کافروں پر بہت سخت، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اسے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

بغیر جہاد کے جنت میں داخلہ کیسے ممکن ہے؟:

﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴾ [البقرۃ : ۲۱۴]

"یا تم نے گمان کر رکھا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں جیسی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے تھے، انھیں تنگی اور تکلیف پہنچی اور وہ سخت ہلائے گئے، یہاں تک کہ وہ رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے، کہہ اٹھے اللہ کی مدد کب ہوگی؟ سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔"

﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ [آل عمران : ۱۴۲]

"یا تم نے گمان کر لیا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تک اللہ نے ان لوگوں کو نہیں جانا جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا اور تاکہ وہ صبر کرنے والوں کو جان لے۔"

میدانِ جہاد سے فرار کی سزا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَاۗءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴾ [الأنفال : ۱۵، ۱۶]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمنے سامنے مقابلے کی صورت میں ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو۔ اور جو کوئی اس دن ان سے اپنی پیٹھ پھیرے، ماسوائے اس کے جو لڑائی کے لیے پینترا بدلنے والا ہو، یا کسی جماعت کی طرف پناہ لینے والا ہو تو یقیناً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔''

جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مصروف ہونا ذلت کی نشانی:

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے ہل اور کھیتی باڑی کا کوئی اوزار دیکھا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أُدْخِلَهُ الذُّلُّ))

[بخاري، كتاب الحرث والمزارعة، باب ما يحذر من عواقب الاشتغال بآلة الزرع ... الخ: ٢٣٢١]

''یہ چیزیں کسی گھر میں داخل نہیں ہوتیں مگر اس گھر میں ذلت داخل کر دی جاتی ہے (یعنی جو حد سے زیادہ کھیتی باڑی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اپنے دینی فرائض سے بھی غافل ہو جاتے ہیں تو ذلت ان کا مقدر بن جاتی ہے)۔''

جہاد کی مخالفت کرنے والے کا مقدر ذلت و رسوائی ہوتی ہے:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ، حَتّٰى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ جُعِلَ رِزْقِيْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ وَ جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِيْ وَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

[مسند أحمد: ٥٠/٢، ح: ٥١١٤، ٥١١٥۔ شعب الإيمان: ٧٥/٢، ح: ١١٩٩]

''مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی جائے، میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیا گیا ہے، نیز ذلت و رسوائی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے جو میرے حکم کی مخالفت کرے اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انھی میں سے ہے۔"

ترکِ جہاد کا نتیجہ، استحصالی قوتوں کی یلغار:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ : وَ مِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ ، وَ لَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ ، فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا الْوَهْنُ ؟ قَالَ : حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ))

[أبو داوٗد، كتاب الملاحم، باب في تداعي ...... : ٤٢٩٧۔ مسند أحمد : ٥ / ٢٧٨۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ٢ / ٦٨٤، حديث : ٩٥٨]

"عنقریب (کافر) امتیں تمھارے اوپر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔" تو کہنے والے نے کہا: "کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں بلکہ تم کثرت سے ہو گے، لیکن تمھاری حیثیت جھاگ کی ہو گی پانی کے اوپر بہنے والے جھاگ کی طرح۔ اللہ تعالیٰ تمھارے دشمن کے دلوں سے تمھارا رعب ختم کر دے گا اور تمھارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔" تو پوچھنے والے نے پوچھا: "یا رسول اللہ! وہن کا کیا مطلب ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد میں حصہ نہ لینا نفاق کی موت مرنا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)) [مسلم، الإمارة، باب ذم من مات ولم يغز : ۱۹۱۰]

''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے جہاد نہ کیا اور نہ اپنے دل میں بھی کبھی جہاد کی نیت کی تو وہ نفاق کی ایک شاخ پر مرا۔''

کسی طور پر بھی جہاد میں حصہ نہ لینے والا شدید آفت سے دوچار ہوگا:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[مسند الروياني، ح : ۱۲۰۱ و إسناده حسن لذاته، أبو داوٗد، كتاب الجهاد، باب كراهية ترك الغزو : ۲۵۰۳۔ ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب التغليظ في ترك الجهاد : ۲۷٦۲۔ "الأربعين في الحث على الجهاد" لابن عساكر : ۲۰]

''جس نے نہ جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو کوئی سامان مہیا کیا اور نہ کسی مجاہد کے اہل و عیال کی بحسن وخوبی خبر گیری کی، تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔''

سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَاهُنَّ ؟ قَالَ : الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرِّبَا، وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ))

[بخاري، كتاب الحدود، باب رمي المحصنت ..... الخ : ٦٨٥٧ـ مسلم، كتاب الإيمان، باب الكبائر و أكبرها : ٨٩]

''سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو!'' صحابہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، اللہ نے جس جان کا قتل کرنا حرام کیا ہے اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کر جانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن، گناہ سے ناواقف مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

سُستی کی بنا پر بھی جہاد سے پیچھے رہ جانے کی سزا:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں شرکت نہیں کر سکا تھا، حالانکہ اس معرکہ سے پہلے میں کبھی ایسا تندرست و طاقت ور اور مال دار نہ تھا۔ میں اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گیا اور اللہ کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس کبھی دو اونٹنیاں نہ رہی تھیں اور اس غزوہ کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔ نبی ﷺ کا اصول یہ تھا کہ آپ جب کسی جنگ کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے ذو معنی الفاظ استعمال کرتے تھے، تاہم جب اس لڑائی کا وقت آیا تو ایک تو سخت گرمی تھی، پھر دور دراز کا صحرائی سفر تھا اور دشمنوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی، اس لیے آپ نے مسلمانوں کو صاف صاف بتا دیا کہ ہم تبوک جانا چاہتے ہیں تاکہ وہ لڑائی اور سفر کا سامان خوب تیار کر لیں۔ اس سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان خاصی تعداد میں تھے اور کوئی رجسٹر وغیرہ نہ تھا کہ جس میں ان کے نام محفوظ ہوتے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتا تو وہ یہ گمان کر سکتا تھا کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا غیر حاضر ہونا نبی ﷺ کو اس وقت تک معلوم نہ ہوگا جب تک کہ اس کے بارے وحی نہ اتر آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لڑائی کا اس وقت ارادہ کیا جب باغات کے پھل پک چکے تھے اور سخت گرمی کی وجہ سے سایہ دلکش معلوم ہوتا تھا، بہر حال رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں نے اس لڑائی کے لیے سامان سفر تیار کرنا شروع کر دیا۔ میں بھی ہر صبح جاتا کہ سامان تیار کروں، مگر خالی ہاتھ لوٹ آتا اور کچھ تیاری نہ کرتا، میں اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں تو کسی بھی وقت اپنا سامان تیار کر سکتا ہوں۔ اسی طرح دن گزرتے رہے اور لوگوں نے محنت و مشقت اٹھا کر اپنا اپنا سامان تیار کر لیا، یہاں تک کہ نبی ﷺ اور مسلمان ایک صبح روانہ ہو گئے اور میں ابھی تک کچھ سامان تیار نہ کر سکا تھا۔ میں نے سوچا کہ ایک دو روز میں سامان تیار کر کے ان سے جا ملوں گا، تاہم دوسری صبح میں نے سامان تیار کرنا چاہا لیکن خالی لوٹ آیا، پھر تیسری صبح بھی ایسا ہی ہوا کہ خالی لوٹ آیا اور کوئی تیاری نہ کر سکا۔ میرا کئی بار ارادہ ہوا کہ میں بھی کوچ کروں اور ان سے جا ملوں اور کاش! میں ایسا کر لیتا، مگر شاید یہ تقدیر میں نہ تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے کوچ کے بعد، مدینہ میں جب میں گھر سے نکلتا اور لوگوں سے ملتا تو میں صرف منافقین، معذور اور ضعیف و ناتواں آدمیوں سے ملتا اور مجھے اس سے رنج ہوتا۔ نبی ﷺ نے مجھے راستہ میں کہیں یاد نہ کیا حتیٰ کہ آپ تبوک پہنچ گئے۔ تبوک میں ایک دن فرمایا: ''کعب نے یہ کیا کیا (جو وہ آیا نہیں)؟'' بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا، یارسول اللہ! اچھے لباس اور حسن و جمال پر غرور نے اس کو آنے سے روکا۔ یہ سن کر سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہنے لگے، تو نے بہت برا کہا اللہ کی قسم، یارسول اللہ! ہم کعب میں سوائے خیر کے اور کوئی بات نہیں جانتے تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ آپ واپس آ رہے ہیں تو میرا غم شدید ہو گیا اور میں نے سوچا کہ کوئی ایسا حیلہ کرنا چاہیے جس سے آپ کی ناراضی سے بچ سکوں۔ اس بارے میں میں نے اپنے اہل خانہ سے بھی مشورہ کیا، پھر جب یہ خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب آ گئے ہیں تو سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے جاتے رہے اور میں نے یقین کر لیا کہ میں جھوٹ بولنے سے آپ کی ناراضی سے نہیں بچ سکوں گا، چنانچہ میں نے سچ بولنے کا فیصلہ کر لیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے، آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے، دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے، بہر حال جب آپ اس عمل سے فارغ ہو چکے تو اس وقت جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انھوں نے آنا شروع کر دیا، عذر بیان کیے اور قسمیں کھائیں، یہ لوگ تقریباً اسّی (۸۰) سے کچھ زائد تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے حیلوں بہانوں کو قبول کر لیا، بیعت لی اور اللہ سے ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہوئے ان کے دل کے بھیدوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ میں بھی حاضر ہوا، السلام علیکم کہا تو آپ یوں مسکرائے جیسے غصے میں کوئی مسکراتا ہے، پھر فرمایا: ''یہاں میرے قریب آ جاؤ۔'' میں سامنے جا کر بیٹھا تو آپ نے فرمایا: ''تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے، تم نے تو سواری بھی خرید لی تھی؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کی قسم! اس وقت اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیا دار شخص کے سامنے بیٹھا ہوتا تو کوئی نہ کوئی عذر گھڑ کر اس کے غصے سے بچ سکتا تھا، کیونکہ میں گفتگو کا دھنی ہوں، مگر اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بول کر آپ کو خوش کر لوں گا تو کل اللہ تعالیٰ (اصل حقیقت کھول کر) پھر آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ کو سچ بات بتا دوں تو اس وقت آپ سچ بولنے کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہوں گے، تو بہر حال آئندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی مجھے امید تو رہے گی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے کہا، نہیں...... اللہ کی قسم! میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اللہ کی قسم! اس سے قبل میں کبھی اتنا قوی اور فارغ البال نہیں تھا، مگر (افسوس) یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے بھی میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ میری یہ گفتگو سن کر آپ نے فرمایا: ''اس نے بالکل سچ کہا۔'' پھر مجھے حکم دیا: ''چلے جاؤ، جب تک تمھارے بارے میں اللہ تعالیٰ کوئی حکم نہ دے۔'' میں اٹھ کر چل پڑا۔ قبیلہ بنو سلمہ کے چند آدمی میرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے آئے اور مجھ سے کہنے لگے، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی بڑا گناہ کیا ہو، (لہٰذا) کیا تو اس بات سے عاجز آ گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عذر تراش لیتا جس طرح دیگر پیچھے رہ جانے والوں نے جھوٹے عذر بیان کیے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی دعا تمھارے گناہ کے لیے کافی ہوتی، اللہ کی قسم! وہ برابر مجھے ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی باتوں سے میرے دل میں خیال آیا کہ نبی ﷺ کے پاس جاؤں اور اپنی پہلی بات کا انکار کر کے کوئی عذر پیش کروں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کوئی اور بھی ہے جس نے میری طرح گناہ کا اقرار کیا ہو؟ انھوں نے کہا، ہاں دو آدمی ہیں، جنھوں نے تیری طرح اقرار کیا ہے۔ میں نے پوچھا، وہ دو شخص کون کون ہیں؟ انھوں نے کہا، مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ انھوں نے ایسے دو آدمیوں کا نام لیا جو بڑے نیک تھے اور بدر کی لڑائی میں شریک رہے تھے، سو ان کا طرز عمل میرے لیے نمونہ بن گیا اور ان دونوں کے نام سن کر میں گھر کو چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والے ہم تینوں سے لوگوں کو میل جول اور بات چیت سے منع فرما دیا، چنانچہ اب سب ہم سے بچنے لگے، بلکہ بالکل اجنبی سے ہو گئے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے زمین بدل گئی ہو، وہ زمین ہی نہ رہی ہو (جس پر ہم رہتے تھے)۔ اسی حالت میں پچاس راتیں گزر گئیں، مرارہ اور ہلال رضی اللہ عنہما دونوں اپنے اپنے گھروں میں پڑے روتے رہتے اور میں چونکہ ایک جوان اور قوی الاعضا شخص تھا، سو باہر نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتا اور بازاروں میں برابر آتا جاتا، لیکن کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھتے تو میں جا کر سلام کرتا اور غور سے دیکھتا کہ میرے سلام کے جواب میں لب مبارک ہلے ہیں یا نہیں۔ میں آپ کے قریب نماز پڑھنے لگتا اور ترچھی نظروں سے آپ کی طرف دیکھتا، تو جب میں نماز میں ہوتا تو آپ میری طرف متوجہ ہوتے اور (نماز کے بعد) جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے۔ اس طرح ایک مدت گزر گئی، پھر جب لوگوں کی اجنبیت زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئی، تو ایک روز میں نکلا اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر جا چڑھا۔ وہ میرے چچا زاد تھے اور مجھے بہت زیادہ محبوب بھی تھے، میں نے انھیں سلام کیا تو اللہ کی قسم! انھوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے کہا، اے ابو قتادہ! تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے؟ وہ خاموش رہے، میں نے پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا، لیکن وہ خاموش رہے۔ پھر تیسری بار قسم دے کر یہی کہا تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ یہ جواب سن کر میرے آنسو ٹپک پڑے۔ میں واپس ہوا، دیوار پر چڑھا اور واپس چلا آیا۔

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں بازار میں جا رہا تھا تو اتنے میں ملک شام کا ایک عیسائی کسان جو مدینہ میں گندم فروخت کرنے لایا تھا، کہہ رہا تھا، لوگو! مجھے کعب بن مالک کے متعلق کچھ بتاؤ؟ چنانچہ لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے غسان کے بادشاہ کا خط دیا۔ اس میں لکھا تھا، ہم نے سنا ہے کہ تمھارے پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم سے بدسلوکی کی ہے۔ اللہ نے تمھیں نہ ذلیل بنایا ہے اور نہ بے کار پیدا کیا ہے، تم ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تم سے نہایت عزت و احترام سے پیش آئیں گے۔ میں نے خط پڑھ کر خیال کیا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے، تو میں نے اس خط کو جلتے ہوئے تنور میں پھینک کر جلا ڈالا۔

بہر حال! اسی حال میں پچاس میں سے چالیس راتیں گزر چکی تھیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو۔ میں نے پوچھا، کیا اسے طلاق دے دوں؟ اس نے کہا، نہیں! بس اس سے الگ رہو اور وظیفۂ زوجیت ادا نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا جا چکا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی اور کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ بہت ضعیف ہے اور اس کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں، اگر میں اس کی خدمت کروں تو آپ برا تو نہیں جانیں گے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں! ہاں تعلقات زوجیت قائم نہ کرنا۔" اس نے کہا، اللہ کی قسم! جس روز سے یہ معاملہ ہوا ہے، انھیں سوائے رونے کے اور کوئی کام ہی نہیں۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے بھی میرے بعض عزیزوں نے کہا، تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لو تو مناسب ہے۔ میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت نہیں مانگوں گا، کیا خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیں، کیونکہ میں تو جوان آدمی ہوں۔ اس کے بعد مزید دس راتیں گزر گئیں اور جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی، اس کے پچاس دن پورے ہو گئے تھے، تو پچاسویں رات کی صبح جب فجر کی نماز پڑھ کر میں اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی (سورۂ توبہ میں) کیا ہے۔ کیفیت یہ تھی کہ میں اپنی زندگی سے تنگ آ چکا تھا اور زمین باوجود کشادہ ہونے کے مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی، جو سلع (نامی) پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکار رہا تھا، کعب! خوش ہو جاؤ۔ یہ سنتے ہی میں سجدہ میں گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب میری مصیبت دور ہو گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا ہے۔ لوگ خوش خبری دینے کے لیے (جوق در جوق) میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس پہنچنے لگے۔ ایک شخص (سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) گھوڑا دوڑاتے ہوئے میری طرف آئے اور اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا، بہر حال پہاڑ والے کی آواز مجھ تک گھوڑے والے کی آواز سے پہلے پہنچ گئی۔ جب یہ شخص کہ جس کی بشارت دینے کی آواز مجھے پہنچی تھی میرے پاس آیا تو میں نے (خوشی میں) اپنے کپڑے اتار کر اسے پہنا دیے۔ واللہ! اس وقت کپڑوں میں سے میرے پاس یہی دو کپڑے تھے اور میں نے (ابو قتادہ سے) دو کپڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگ کر پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا۔ راستے میں لوگ جوق در جوق ملتے، توبہ قبول ہونے کی مبارک باد دیتے اور کہتے کہ تمھیں اللہ کی طرف سے معافی مبارک ہو۔

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور لوگ آپ کے گرد جمع ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے، مصافحہ کیا اور مبارک باد دی، اللہ کی قسم! ان کے سوا مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھے مبارک باد نہیں دی اور میں ان کا یہ احسان کبھی نہ بھول پاؤں گا۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کعب تجھے اس دن کی بشارت ہو جو ان سب دنوں سے بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھے جنا۔'' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! یہ خوش خبری آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اللہ کی طرف سے۔'' اور نبی ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتا اور ہم لوگ اس کو پہچان لیتے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ اپنی توبہ کی قبولیت کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کو دے دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ مال خیرات کرو اور کچھ اپنے لیے رہنے دو، وہ تمھارے لیے بہتری کا ذریعہ ہے۔'' میں نے عرض کی، میں اپنا خیبر کا حصہ اپنے لیے رہنے دیتا ہوں اور باقی خیرات کرتا ہوں۔ پھر عرض کی، اے اللہ کے رسول! بے شک سچ بولنے ہی کی وجہ سے اللہ نے مجھے نجات دی اور میں اعلان کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا اور اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا، میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو، جتنی نوازشات اس کی مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں اور اس وقت سے لے کر آج کے دن تک میں نے کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے گا۔ اس واقعہ کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر سورۂ توبہ کی یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾ [التوبۃ: ۱۱۷ تا ۱۱۹]

''بلاشبہ یقیناً اللہ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین و انصار پر بھی، جو تنگ دستی کی گھڑی میں اس کے ساتھ رہے، اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جائیں، پھر وہ ان پر دوبارہ مہربان ہوگیا۔ یقیناً وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور ان تینوں پر بھی جو موقوف رکھے گئے، یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی، باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہوگئیں اور انھوں نے یقین کر لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب کے سوا نہیں، پھر اس نے ان پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی، تاکہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

اللہ کی قسم! میں تو اسلام لانے کے بعد سے اللہ تعالیٰ کا کوئی احسان اپنے آپ پر اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا کہ اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائی اور جھوٹ سے بچا لیا۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو دوسرے لوگوں کی طرح جنھوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ بولا، تباہ ہو جاتا۔ نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی کہ کسی دوسرے کے لیے نہیں فرمائی ہوگی، فرمایا:

﴿ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ؗ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴾

[التوبة : ٩٥، ٩٦]

’’عنقریب وہ تمھارے لیے اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے، تاکہ تم ان سے توجہ ہٹالو۔ سو ان سے بے توجہی کرو، بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس کے بدلے جو وہ کماتے رہے ہیں۔ تمھارے لیے قسم کھائیں گے، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔‘‘

[بخاري، كتاب المغازي، باب حديث كعب بن مالك : ٤٤١٨۔ مسلم، كتاب التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه : ٢٧٦٩]

ترکِ جہاد کا تصور کرنا ہی ہلاکت و بربادی ہے:

سیدنا ابو عمران رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَأَخْرَجُوْا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ وَ أَكْثَرُ، وَعَلٰى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ، فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ، فَصَاحَ النَّاسُ وَ قَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ أَبُوْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ : إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ، وَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا ضَاعَتْ وَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ، فَلَوْ أَقَمْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا وَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مَا يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا: ﴿ **وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ** ﴾ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَ إِصْلَاحِهَا وَتَرْكَنَا الْغَزْوَ، فَمَا زَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ)) [ترمذي، كتاب التفسير، باب تفسير سورة البقرة : ٢٩٧٢۔ أبو داؤد، كتاب الجهاد، في قوله تعالى : ﴿ ولا تلقوا بايديكم إلى التهلكة ﴾ ٢٥١٢۔ مستدرك حاكم : ٢/ ٩٤، ٣٠٢، ح : ٢٤٣٤، ٣٠٨٨]

”ہم روم میں تھے کہ ایک مضبوط رومی دستہ ہماری طرف بڑھا۔ مسلمان مجاہدین کی طرف سے اسی طرح کا یا اس سے بھی بڑا دستہ ان کے مقابلے کے لیے نکلا۔ مسلم لشکر کی ترتیب یوں تھی کہ اہل مصر پر عقبہ بن عامر اور باقی لوگوں پر فضالہ بن عبید امیر کمانڈر تھے۔ مسلمان مجاہدین میں سے ایک مجاہد رومیوں کی صف میں داخل ہو گیا اور لوگوں نے چلانا شروع کر دیا اور کہنے لگے کتنی عجیب بات ہے کہ یہ آدمی اپنے آپ کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔“

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”اے لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو، حالانکہ یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب اللہ نے اپنے نبی کو کامیاب کر دیا اور اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا تو ہم میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درپردہ یہ کہا کہ ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں اور اللہ نے اسلام کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلبہ عطا فرما دیا ہے اور اس کے مددگار بھی کافی ہیں۔ اگر ہم اپنے کاروبار میں لگ جائیں اور جو ضائع ہو گیا اس کی اصلاح کر لیں تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی: ''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔'' ہمارا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا یہ تھا کہ اپنے اموال کی اصلاح میں لگ جائیں اور جہاد کو چھوڑ دیں۔'' پس سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ ہمیشہ میدان جہاد میں ڈٹے رہے حتیٰ کہ روم کی سرزمین میں دفن ہوئے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 28

میدانِ جہاد میں منافقین کا کردار

وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ
وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ جہاد میں منافقین کا کردار

جہاد منافقین کے لیے موت کا پیغام:

﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ﴾ [محمد: ٢٠]

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہیں کی گئی؟ پھر جب کوئی محکم سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں لڑائی کا ذکر کیا جاتا ہے تو تو ان لوگوں کو دیکھے گا جن کے دلوں میں بیماری ہے، وہ تیری طرف اس طرح دیکھیں گے جیسے اس شخص کا دیکھنا ہوتا ہے جس پر موت کی غشی ڈالی گئی ہو۔ پس ان کے لیے بہتر ہے۔''

غزوۂ احزاب میں منافقوں کی سازشیں اور حیلے:

﴿وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝ وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا فِرَارًا ﴾ [الأحزاب : ١٢، ١٣]

''اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں کچھ بیماری ہے، کہتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا دینے کے لیے وعدہ کیا تھا۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے یثرب والو! تمھارے لیے ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں، پس لوٹ چلو، اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت مانگتا تھا، کہتے تھے ہمارے گھر تو غیر محفوظ ہیں، حالانکہ وہ کسی طرح غیر محفوظ نہیں، وہ بھاگنے کے سوا کچھ چاہتے ہی نہیں۔''

مومن کون اور منافق کون؟

﴿ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴾

[التوبة : ٤٤، ٤٥]

''تجھ سے وہ لوگ اجازت نہیں مانگتے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اس سے کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جاننے والا ہے۔ تجھ سے اجازت صرف وہ لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ سو وہ اپنے شک میں حیران پھرتے ہیں۔''

منافقین کفر سے قریب تر ہوتے ہیں:

﴿ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ؕ

[آل عمران : ١٦٧]

''اور تا کہ وہ ان لوگوں کو جان لے جنھوں نے منافقت کی اور جن سے کہا گیا آؤ اللہ کے راستے میں لڑو، یا مدافعت کرو تو انھوں نے کہا اگر ہم کوئی لڑائی معلوم کرتے تو ضرور تمھارے ساتھ چلتے۔ وہ اس دن اپنے ایمان (کے قریب ہونے) کی بہ نسبت کفر کے زیادہ قریب تھے، اپنے مونہوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔''

جہاد کی تیاری نہ کرنے والے منافق ہیں:

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ [التوبة : ٤٦، ٤٧]

''اور اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لیے کچھ سامان ضرور تیار کرتے اور لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا ناپسند کیا تو انھیں روک دیا اور کہہ دیا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اگر وہ تم میں نکلتے تو خرابی کے سوا تم میں کسی چیز کا اضافہ نہ کرتے اور ضرور تمھارے درمیان (گھوڑے) دوڑاتے اس حال میں کہ تم میں فتنہ تلاش کرتے اور تم میں کچھ لوگ کان لگا کر سننے والے ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔''

منافقین کے دعویٰ ایمان کی حقیقت:

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [المنافقون : ۱، ۲]

''جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ تو یقیناً اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ بلاشبہ تو یقیناً اس کا رسول ہے اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا، پس انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا۔ یقیناً یہ لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں برا ہے۔''

منافقین مسجد بھی بنائیں تو اللہ کو قبول نہیں:

﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴾ [التوبة : ۱۰۷]

''اور وہ لوگ جنھوں نے ایک مسجد بنائی نقصان پہنچانے اور کفر کرنے (کے لیے) اور ایمان والوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے (کے لیے) اور ایسے لوگوں کے لیے گھات کی جگہ بنانے کے لیے جنھوں نے اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور یقیناً وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا ارادہ نہیں کیا اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔''

مخیّر احباب کو مجاہدین پر خرچ کرنے سے روکنے والے کون ہیں؟

﴿ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴾

[المنافقون : ۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’یہ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو اللہ کے رسول کے پاس ہیں، یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں اور لیکن منافق نہیں سمجھتے۔‘‘

جہاد سے فرار ہونا (منافق کو) موت سے نہیں بچا سکتا:

﴿قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا﴾

[الأحزاب: ١٦، ١٧]

’’کہہ دے تمھیں بھاگنا ہرگز نفع نہیں دے گا اگر تم مرنے یا قتل ہونے سے بھاگو اور اس وقت تمھیں فائدہ نہیں دیا جائے گا مگر بہت کم۔ کہہ دے وہ کون ہے جو تمھیں اللہ سے بچائے گا، اگر وہ تم سے کسی برائی کا ارادہ کرے، یا تم پر کسی مہربانی کا ارادہ کرے اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔‘‘

دولت مند منافقین خانہ نشین عورتوں کی مانند ہوتے ہیں:

﴿وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ۝ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ﴾ [التوبة: ٨٦، ٨٧]

’’اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت والے تجھ سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دے کہ ہم بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ رہ جائیں۔ وہ اس پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی ہو گئے کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہ جائیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی، سو وہ نہیں سمجھتے۔"

جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے سخت وعید:

﴿ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾ [التوبة: ۸۱، ۸۲]

"وہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیے گئے وہ اللہ کے رسول کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انھوں نے ناپسند کیا کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کریں اور انھوں نے کہا اس گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دے جہنم کی آگ کہیں زیادہ گرم ہے۔ کاش! وہ سمجھتے ہوتے۔ پس وہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں، اس کے بدلے جو وہ کمائی کرتے رہے ہیں۔"

میدانِ جہاد سے منافقین کا فرار:

﴿ وَاِذْ قَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ڔ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ڔ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴾ [الأحزاب: ۱۳]

"اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے یثرب والو! تمھارے لیے ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں، پس لوٹ چلو، اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت مانگتا تھا، کہتے تھے ہمارے گھر تو غیر محفوظ ہیں، حالانکہ وہ کسی طرح غیر محفوظ نہیں، وہ بھاگنے کے سوا کچھ چاہتے ہی نہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لمبی مسافت کا بہانا بنا کر پیچھے رہنے والے:

﴿ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ﴾ [التوبة : ٤٢ ، ٤٣]

''اگر کوئی قریب سامان اور درمیانہ سفر ہوتا تو وہ ضرور تیرے ساتھ جاتے، لیکن ان پر فاصلہ دور پڑ گیا اور عنقریب وہ اللہ کی قسم کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو تمھارے ساتھ ضرور نکلتے۔ وہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔ اللہ نے تجھے معاف کر دیا، تو نے انھیں کیوں اجازت دی، یہاں تک کہ تیرے لیے وہ لوگ صاف ظاہر ہو جاتے جنھوں نے سچ کہا اور تو جھوٹوں کو جان لیتا۔''

پیغمبرِ اسلام آئے تو رئیس المنافقین کی سرداری جاتی رہی:

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر (شہر) فدک کی (بنی ہوئی) چادر تھی اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارث بن خزرج کے محلّہ میں، سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ راستے میں ایک مجلس کے پاس سے گزرے، جس میں (رئیس المنافقین) عبداللہ بن اُبی ابن سلول بھی بیٹھا ہوا تھا، اس وقت تک عبداللہ بن اُبی (بظاہر بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس مجلس میں ہر قسم کے لوگ تھے کہ کچھ مسلمان، کچھ مشرک، کچھ بت پرست اور کچھ یہودی۔ اس مجلس میں سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب گدھے کے پاؤں کی گرد مجلس والوں پر پڑنے لگی (یعنی سواری قریب آ پہنچی) تو عبداللہ بن اُبی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانپ لی اور کہا کہ ہم پر گرد مت اڑاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے سلام کیا، آپ ٹھہر گئے، سواری سے اتر پڑے اور ان کو قرآن پڑھ کر سنانے اور اللہ (کے احکام) کی طرف بلانے لگے۔ اس وقت عبداللہ بن اُبی نے کہا، اے شخص! اگرچہ تیرا کلام بہت اچھا ہے، تاہم اگر یہ سچ بھی ہے تو بھی ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو، اپنے گھر جا، وہاں جو تیرے پاس آئے اس کو یہ قرآن سنا۔ سیدنا عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہرگز نہیں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلس میں ضرور آیا کریں، ہمیں یہ بہت اچھا لگتا ہے۔ اس بات پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تکرار ہونے لگی اور قریب تھا کہ لڑائی شروع ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ ان سب کو چپ کرانے لگے، تو بالآخر وہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ''اے سعد! تو نے ابو حباب کی باتیں نہیں سنیں؟'' ابو حباب سے آپ کی مراد عبداللہ بن اُبی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اس اس طرح کہا ہے۔'' سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اسے معاف کر دیجیے اور اس سے درگزر فرمایئے! قسم اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے! اللہ کی طرف سے جو آپ پر اترا ہے وہ برحق اور سچ ہے، (وجہ یہ ہے کہ) اس بستی کے لوگوں نے (آپ کے آنے سے پہلے) یہ فیصلہ کیا تھا کہ عبداللہ بن اُبی کو سرداری کا تاج پہنائیں گے اور اس کو اپنا والی اور رئیس بنائیں گے، لیکن جب اللہ نے یہ بات (عبداللہ بن اُبی کا سردار ہونا) نہ چاہی، بوجہ اس حق کے جو آپ کو عطا کیا ہے تو اس کو آپ کا آنا ناگوار ہوا، اس لیے اس نے (آپ سے) ایسے برے کلمات کہے۔ آپ نے اس کا قصور معاف کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کی عادت مبارکہ تھی کہ بت پرستوں اور یہودیوں سے درگزر کیا کرتے تھے، جیسے اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا اور ان کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ذی شان ہے: ﴿ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْٓا أَذًى كَثِيْرًا ﴾ [آل عمران: ١٨٦] ''اور یقیناً تم ان لوگوں سے جنھیں تم سے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب دی گئی اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا، ضرور بہت سی ایذا سنو گے۔'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم ...... ﴾ [البقرة: ۱۰۹] ''بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کاش! وہ تمھیں تمھارے ایمان کے بعد پھر کافر بنا دیں، اپنے دلوں کے حسد کی وجہ سے......''

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کفار کو معاف کر دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے ان سے لڑنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے بدر میں جنگ کی تو بڑے بڑے قریش کے رئیسوں کو اللہ نے قتل کرایا تو عبداللہ بن أبی ابن سلول نے اور جو اس کے ساتھ مشرک اور بت پرست تھے، انھوں نے کہا کہ اب (تو اس دین میں شریک ہونے کا) موقع آ پہنچا (کہ اس کا غلبہ ہو گیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کر لی اور وہ سب (ظاہری طور پر) مسلمان ہو گئے۔ [بخاري، كتاب التفسير، باب ﴿ ولتسمعن من الذين أوتوا الكتاب من قبلكم ......الخ ﴾ : ٤٥٦٦]

منافق کی مثال:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً وَ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً))

[مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفات المنافقين و أحكامهم : ٢٧٨٤]

''منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہو، کبھی اس ریوڑ میں آتی ہو اور کبھی اس میں۔''

اللہ تعالیٰ منافقین کی خباثتوں کا پردہ چاک کرتا ہے:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کسی ایک غزوہ میں شریک تھا، میں نے عبداللہ بن أبی کو یہ کہتے ہوئے سنا، (لوگو!) تم ایسا کرو کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں انھیں کچھ نہ دو، یہاں تک وہ خود رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر اس سے الگ ہو جائیں اور اگر ہم اس لڑائی سے لوٹ کر مدینہ پہنچے تو جو عزت والا ہے وہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے عبداللہ بن اُبی کی یہ بات اپنے چچا (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔ انھوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کہہ دی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں نے یہ واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا مگر وہ صاف مکر گئے اور قسمیں کھانے لگے کہ ہم نے ہرگز ایسی بات نہیں کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھوٹا اور عبداللہ بن اُبی کو سچا جانا، مجھے سخت رنج ہوا کہ کبھی اتنا رنج نہیں ہوا تھا۔ پھر میں گھر میں بیٹھ گیا، میرے چچا نے کہا، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ ﷺ تمھاری تکذیب کریں گے اور تم پر ناراض ہوں گے۔ پھر اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون نازل کی، تب رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور سورۂ منافقون پڑھ کر سنائی۔ فرمایا: ''زید! اللہ نے تجھ کو سچا کیا۔'' [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿ إذا جاءك المنافقون قالوا نشهد إنك لرسول الله ﴾: ٤٩٠٠۔ مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفات المنافقين و أحكامهم: ٢٧٧٢]

عمر فاروق رضی اللہ عنہ منافق کی گردن اڑانے کی اجازت مانگتے تھے:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے، اتفاق سے وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات مار دی۔ انصاری پکار اٹھا، اے انصاریو! (مدد کرو)۔ مہاجر پکارنے لگا، اے مہاجرو! (ادھر آؤ)۔ دونوں کی یہ بات رسول اللہ ﷺ نے سن لی، آپ نے پوچھا: ''یہ کیسی جاہلیت کی پکار ہے؟'' لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی باتیں (جن سے باہمی فساد اور خانہ جنگی ہو) چھوڑ دو، یہ ناپاک اور بدبودار باتیں ہیں۔'' عبداللہ بن اُبی منافق نے اس تکرار کی خبر سنی (جو مہاجر اور انصاری میں ہوئی تھی) تو کہنے لگا، مہاجرین اپنی حکومت جتانے لگے ہیں، اللہ کی قسم! اگر ہم واپس مدینہ پہنچے تو جو عزت والا ہے وہ ذلت والے کو نکال باہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔ یہ بات جب نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! حکم دیجیے! میں اس منافق کی گردن اتار دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑیے! لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تھے اس وقت انصار مہاجرین سے زیادہ تھے، پھر اس کے بعد مہاجرین کی تعداد بڑھ گئی۔[بخاري، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿سواء عليهم أستغفرت لهم......﴾: ٤٩٠٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
29

مالِ غنیمت میں خیانت کا گناہ

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۚ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ
بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالِ غنیمت میں خیانت کا گناہ

مالِ غنیمت میں خیانت اور بد دیانتی حرام ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ [آل عمران: ١٦١]

''اور کسی نبی کے لیے کبھی ممکن نہیں کہ وہ خیانت کرے، اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کی، پھر ہر شخص کو پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

قیامت کے دن مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والوں کا انجامِ بد:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهُ وَ عَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغِثْنِيْ، فَأَقُوْلُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُوْلُ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغِثْنِيْ، فَأَقُوْلُ : لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُوْلُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغِثْنِيْ، فَأَقُوْلُ : لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُوْلُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغِثْنِيْ، فَأَقُوْلُ : لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُوْلُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغِثْنِيْ، فَأَقُوْلُ : لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُوْلُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ : لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب غلظ تحريم الغلول : ١٨٣١ـ بخاري، كتاب الجهاد، باب الغلول : ٣٠٧٣]

''ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے خیانت کا ذکر فرمایا اور اسے بہت بڑا گناہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ عرض کرے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تجھ تک ساری بات پہلے ہی پہنچا دی تھی۔ اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن ایسے نہ پاؤں کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو اور وہ عرض کرے، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تجھے سب کچھ پہنچا دیا تھا۔ اور میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو اور وہ عرض کرے، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں کہوں کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تجھ تک ساری بات پہلے سے پہنچا دی تھی۔ اور میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کوئی جان چلا رہی ہو اور وہ عرض کرے، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تم تک تمام بات پہنچا دی تھی۔ اور میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ عرض کرے، اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں کہوں کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تجھ تک تمام بات پہنچا دی تھی۔ اور میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں بھی نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور وہ عرض کرے، اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں اور میں کہوں کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں، میں نے تجھ تک ساری بات پہنچا دی تھی۔"

رسول اللہ ﷺ کا غلام بھی خیانت کرے تو اس کا انجام برا ہوگا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، اللہ نے ہمیں فتح عطا فرمائی اور ہمیں مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا، بلکہ مال غنیمت میں ہمیں کچھ سامان، کھانا اور کپڑے وغیرہ ملے۔ پھر ہم وادی کی طرف چلے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کا غلام بھی تھا، جو آپ کو قبیلہ جذام کے بنوضبیب خاندان کے ایک شخص رفاعہ بن زید نے ہبہ کیا تھا۔ جب ہم وادی میں اترے تو وہ غلام رسول اللہ ﷺ کا پالان کھولنے کے لیے کھڑا ہو گیا، اسی اثنا میں اس کو ایک تیر لگا اور اس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کو شہادت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ، قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ))

[مسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم الغلول : ١١٥]

''ہرگز نہیں! قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! وہ چادر جو اس نے خیبر کے دن تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی وہ اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے۔'' (یہ سن کر) لوگ بہت گھبرائے۔ ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! یہ مجھے خیبر کے دن ملے تھے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ کا ایک تسمہ یا آگ کے دو تسمے ہیں (یعنی اگر یہ شخص جمع نہ کراتا تو یہ آگ کے تسمے ہوتے، جن سے وہ جلایا جاتا)۔''

خیانت خائن لوگوں کے لیے آگ اور عار ہے:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (جب غزوۂ حنین میں ملنے والے مال غنیمت کو آپ ﷺ نے تقسیم کیا تو کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی چادر مبارک بھی لے لی۔ یہ منظر دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا:

((رُدُّوْا رِدَائِيْ رُدُّوْا رِدَائِيْ فَوَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ عِنْدِيْ عَدَدُ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ وَمَا أَلْفَيْتُمُوْنِيْ بَخِيْلًا وَ لَا جَبَانًا وَلَا كَذُوْبًا ثُمَّ قَامَ إِلٰى جَنْبِ بَعِيْرٍ فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ فَيْئِكُمْ مِثْلُ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيْطَ وَ الْمَخِيْطَ فَإِنَّ الْغُلُوْلَ يَكُوْنُ عَلٰى صَاحِبِهِ عَارًا وَ نَارًا وَ شَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِكُبَّةٍ مِّنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خُيُوطِ شَعَرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَخَذْتُ هٰذِهِ لِأَخِيطَ بِهَا بَرْدَةَ بَعِيْرٍ لِيْ دَبِرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا كَانَ لِيْ فَهُوَ لَكَ قَالَ أَمَّا إِذَا بَلَغَتْ هٰذَا فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ)) [المنتقى لابن الجارود: ۱۰۸۰ وإسناده حسن]

''(لوگو!) مجھے میری چادر لوٹا دو، مجھے میری چادر لوٹا دو۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس وادیٔ تہامہ کے درختوں کے برابر بکریاں ہوتیں تو میں ضرور انھیں تمھارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، بزدل اور جھوٹا نہ پاتے۔'' پھر آپ ﷺ ایک اونٹ کے پاس کھڑے ہوئے اور اس کی کوہان کے بالوں کو پکڑ کر کہا: ''اے لوگو! میرے لیے تمھارے مال فے میں سے اتنا حصہ بھی نہیں ہے سوائے خمس کے اور وہ بھی میں تم لوگوں میں لوٹا دیتا ہوں، سو تم سوئی دھاگا تک ادا کرو، کیونکہ خیانت تو خائن کے لیے قیامت کے دن باعث عار و ندامت اور آگ ہے۔'' (یہ باتیں سن کر) انصار میں سے ایک شخص آیا اور اس کے ہاتھ میں بالوں سے بنے ہوئے دھاگے کا ایک گچھا تھا، اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے یہ دھاگا اس لیے لیا ہے تا کہ گھر میں موجود اونٹ کے لیے کجاوے کا کپڑا سی لوں (کیا یہ خیانت تو نہیں ہے؟)'' اس کی یہ باتیں سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں سے جو میرے حصہ میں (یعنی خمس) ہے وہ تیرے لیے ہے۔'' یہ سن کر اس انصاری صحابی نے عرض کیا: ''اب جبکہ میں اس کی حقیقت جان چکا ہوں تو اس کے بعد مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

مومن کسی حالت میں بھی خائن نہیں ہوتا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ وَ إِيَّاكُمْ)) ''جب تم میں سے کوئی خیانت کرتا ہے تو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی حالت میں خیانت نہیں کرتا کہ وہ مومن ہو۔ لہٰذا اس سے بچو، اس سے بچو۔'' [مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أنه لا یدخل الجنة إلا المؤمنون : ۱۰۳/ ۵۷]

خیانت جنت میں جانے میں رکاوٹ بن جاتی ہے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن کچھ صحابہ تشریف لائے اور انھوں نے کہا کہ فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، حتیٰ کہ ایک شخص کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ بھی شہید ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ))

[مسلم، کتاب الإیمان، باب غلظ تحریم الغلول و أنه لا یدخل الجنة إلا المؤمنون : ۱۱۴]

''ہرگز نہیں! کیونکہ میں نے اسے اس چادر یا عبا کی وجہ سے جہنم میں دیکھا ہے جس کی اس نے خیانت کی تھی۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نکلا اور یہ اعلان کیا: ''جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔''

خیانت سے عمل جہاد قابل قبول نہیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا ، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا ، وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا ، أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَالِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَ أَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ، يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا))

[بخاري، كتاب فرض الخمس، باب قول النبي ﷺ: أحلت لكم الغنائم: ٣١٢٤]

''نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کیا اور اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور وہ اس کے پاس جانا چاہتا ہو اور ابھی گیا نہ ہو، نہ وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے مکان بنائے ہوں لیکن ابھی ان کی چھتیں نہ ڈالی ہوں اور نہ وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا منتظر ہو۔ الغرض! اس نبی نے جہاد کیا، وہ نماز عصر کے وقت یا وقت عصر کے قریب ایک بستی کے پاس پہنچے۔ نبی نے سورج سے کہا تو بھی مامور ہے میں بھی مامور ہوں۔ (پھر اس طرح دعا کی) اے اللہ! سورج کو ہم پر روک دے۔ سورج روک دیا گیا، یہاں تک کہ اللہ نے اس نبی کو فتح عطا فرمائی۔ پھر نبی نے مال غنیمت جمع کیا اور آگ آئی تا کہ اسے جلا ڈالے، لیکن اس نے نہیں جلایا۔ نبی نے کہا، تم میں خیانت واقع ہوئی ہے، لہٰذا ہر قبیلے کا ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے۔ اب ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا، خیانت تم لوگوں میں واقع ہوئی ہے، لہٰذا تمھارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔ (الغرض جب بیعت ہوئی تو) دو یا تین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کے ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گئے۔ نبی نے کہا، تم نے خیانت کی ہے۔ پھر وہ لوگ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک سر لے کر آئے اور اسے (مال غنیمت میں) رکھ دیا، پھر آگ آئی تو اس نے اسے جلا ڈالا۔"

عاملین و مسئولین کے لیے نبوی نصیحت:

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان ازد کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا۔ جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا کہ یہ مال تو تمھارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے فرمایا:

((مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لَكُمْ وَ هٰذَا أُهْدِيَ لِيْ أَفَلَا قَعَدَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ فِيْ بَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ ، بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ)) [مسلم، كتاب الإمارة، باب تحريم هدايا العمال : ١٨٣٢۔ بخاري، كتاب الهبة وفضلها، باب من لم يقبل الهدية لعلة : ٢٥٩٧]

"اس عامل کو کیا ہو گیا ہے کہ میں اسے مقرر کرتا ہوں، پھر (وہ واپس آ کر) کہتا ہے کہ یہ تمھارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے باپ اور ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر دیکھتا کہ اسے ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! جو شخص بھی کسی چیز کی خیانت کرے گا وہ چیز قیامت کے دن اس کی گردن پر ہو گی۔ اگر اونٹ ہو گا تو بلبلا رہا ہو گا، گائے ہو گی تو وہ چلا رہی ہو گی اور اگر بکری ہو گی تو وہ ممیا رہی ہو گی۔"

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا ، فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ)) [أبو داوٗد، كتاب الخراج، باب في أرزاق العمال : ۲۹۴۳]

''جس شخص کو ہم کسی کام پر عامل بنائیں اور اس کو اس کی تنخواہ بھی دیں، تو پھر اس کے بعد وہ جو کچھ لے گا وہ خیانت ہوگی۔''

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلاً فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ))

[أبو داوٗد، كتاب الخراج، باب في أرزاق العمال : ۲۹۴۵]

''جو شخص ہمارا عامل ہو تو وہ شادی کر لے، اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو خادم لے لے اور اگر اس کے پاس مکان نہ ہو تو مکان حاصل کر لے۔'' (راویٔ حدیث مستورد) کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ان کے علاوہ کوئی چیز لی تو وہ خائن ہے یا چور۔''

کرکرہ ایک چادر کی وجہ سے دوزخ میں گیا:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا:

((كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب القليل من الغلول : ۳۰۷۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے سامان کی دیکھ بھال پر ایک آدمی متعین تھا جس کا نام کرکرہ تھا۔ وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ (جہنم کی) آگ میں ہے۔ لوگ صورت حال جاننے کے لیے گئے تو انھیں اس کے سامان سے ایک دھاری دار چادر ملی جو کرکرہ نے مال غنیمت میں سے خیانت کی تھی۔''

مال غنیمت میں کوتاہی پر شدید وعید:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيْمَةً أَمَرَ بِلَالًا، فَنَادَى فِي النَّاسِ، فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَ يُقَسِّمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذَالِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَقَالَ: أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِيْ ثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيْءَ بِهِ؟ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيْءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ))

[أبو داود، كتاب الجهاد، باب في الغلول إذا كان يسيرا ...... : ٢٧١٢۔ مسند أحمد : ٢/٢١٣، ح : ٦٩٩٦، مستدرك حاكم : ٢/١٢٧، ح : ٢٥٨٣۔ ابن حبان : ٤٩٠٨]

''رسول اللہ ﷺ کو جب مال غنیمت حاصل ہوتی تو بلال کو حکم دیتے اور وہ اعلان کرتے اور لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لے آتے۔ پھر آپ اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) نکالتے اور پھر تقسیم کر دیتے۔ ایک بار ایک آدمی اس اعلان اور تقسیم کے بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لے آیا۔ اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! یہ ہمیں غنیمت میں ملی تھی۔'' آپ نے اس سے پوچھا ''کیا تو نے بلال کو منادی کرتے سنا تھا؟'' آپ نے تین بار پوچھا۔ تو اس نے کہا: ''ہاں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کہا: ”تو (اس وقت) تجھے یہ لے آنے سے کیا رکاوٹ تھی؟“ اس نے عذر پیش کیا، مگر آپ نے فرمایا: ”اب اسے اپنے پاس رکھو، قیامت کے دن لے آنا، میں اسے تجھ سے ہرگز قبول نہیں کرتا۔“

رسول اللہ ﷺ نے خائن کا جنازہ نہیں پڑھایا:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

((أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ))

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في تعظيم الغلول : ٢٧١٠۔ المنتقى لابن الجارود : ١٠٨١، مستدرك حاكم، ١٢٧/٢، ح : ٢٥٨٢۔ نسائي، كتاب الجنائز، الصلوة على من غسل : ١٩٦١]

”خیبر کے روز اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص وفات پا گیا۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔“ اس سے لوگوں کے چہرے فق ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ”تمھارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں ہوتے ہوئے خیانت (یا چوری) کی ہے۔“ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں ایسے مونگے ملے جو یہودی لوگ استعمال میں لاتے تھے۔ (شاید ان کی عورتیں استعمال کرتی ہوں) ان کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
30

رسولِ رحمت ﷺ تلواروں کے سائے میں

((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ))

[مسند أحمد : ٢/٥٠، ح : ٥١١٤، ٥١١٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ رحمت ﷺ تلواروں کے سائے میں

ترغیب جہاد فریضۂ نبوی:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴾ [الأنفال : ٦٥]

''اے نبی! ایمان والوں کو لڑائی پر ابھار، اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں تو ان ہزار پر غالب آئیں گے جنھوں نے کفر کیا۔ یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں۔''

حکمِ الٰہی: اے نبی! تو تنہا بھی ہو تو قتال کر:

﴿ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ﴾

[النساء : ٨٤]

''پس اللہ کے راستے میں جنگ کر، تجھے تیری ذات کے سوا کسی کی تکلیف نہیں دی جاتی اور ایمان والوں کو رغبت دلا، اللہ قریب ہے کہ ان لوگوں کی لڑائی روک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے جنھوں نے کفر کیا اور اللہ بہت سخت لڑائی والا اور بہت سخت سزا دینے والا ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے کفار سے لڑنے کا حکم دیا گیا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ))

[بخاري، كتاب الإيمان، باب ﴿ فإن تابوا و أقاموا الصلوة و اتوا الزكاة فخلوا سبيلهم ﴾ : ٢٥ـ مسلم، كتاب الإيمان، باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله ...... الخ : ٢٢]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی جاری رکھوں، حتیٰ کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر جب وہ ایسا کریں تو انھوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو بچا لیا، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حقیقی حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلوار کے ساتھ مبعوث کیے گئے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ، حَتَّى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ جُعِلَ رِزْقِيْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِيْ وَ جُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی مَنْ خَالَفَ أَمْرِيْ وَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

[مسند أحمد : ۲/ ۵۰، ح : ۵۱۱۴، ۵۱۱۵۔ شعب الإيمان : ۲/ ۷۵، ح : ۱۱۹۹]

''مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کی جائے۔ میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھ دیا گیا ہے، نیز ذلت و رسوائی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے جو میرے حکم کی مخالفت کرے اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انھی میں سے ہے۔''

رسول اللہ ﷺ مجاہدین کے لیے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص سو رہا تھا، مگر رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور رو رو کر دعائیں کرتے رہے، حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔''

[مسند أحمد : ۱/ ۱۲۵، ح : ۱۰۲۷۔ مسند أبي يعلى : ۱/ ۱۴۶۔ السنن الكبرى للنسائي : ۶/ ۳۱۶، ح : ۱۱۰۸۰]

دس ہزار لشکر کے ہمراہ فتح مکہ کے لیے نکلے:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَذٰلِكَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَ نِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى مَكَّةَ يَصُوْمُ وَيَصُوْمُوْنَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ، وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَ قُدَيْدٍ ، أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوْا))

''رسول اللہ ﷺ (مکہ فتح کرنے کے لیے) مدینہ منورہ سے رمضان کے مہینے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نکلے، آپ کے ہمراہ دس ہزار کا لشکر جرار تھا۔ آپ کو مدینہ تشریف لائے ہوئے ساڑھے آٹھ سال ہونے کو تھے، آپ نے جب مکہ کی طرف کوچ کیا تو آپ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ جب مقام کدید پر جو عسفان وقدید کے درمیان ایک چشمہ ہے، پہنچے تو آپ نے اور آپ کے صحابہ نے روزہ کھول لیا۔‘‘

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الفتح في رمضان : ٤٢٧٦۔ مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر..... الخ : ١١١٣]

فتح مکہ کے موقع پر آپ کا عظیم الشان انداز:

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کو فتح کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو اس روانگی کا علم ہوگیا، چنانچہ ابوسفیان بن حرب اپنے ساتھیوں حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا کے ہمراہ مکہ سے باہر نکلا۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے نکلے تھے۔ چلتے چلتے یہ ’’مرالظہران‘‘ میں آ نکلے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ہر جانب آگ کے الاؤ جل رہے ہیں، آگ کے یہ الاؤ ایسے ہی تھے جیسے عرفہ میں (حاجی لوگ قیام کے دوران میں) آگ جلاتے ہیں، یہ آگ دیکھ کر ابوسفیان کہنے لگا: ’’یہ آگ کیسی ہے؟ یہ آگ تو ایسی ہے جیسی عرفات میں ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقا جواباً کہنے لگا، بنی عمرو قبیلے کی آگ لگتی ہے۔ ابوسفیان کہنے لگا: ’’وہ اس قابل کہاں، وہ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔‘‘ اتنے میں ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے پہرے داروں نے دیکھ لیا، لہٰذا انھوں نے انھیں فوراً قابو کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ ابوسفیان نے یہاں اسلام قبول کر لیا، جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ یہاں سے جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’ابوسفیان کو ایسی جگہ روک رکھو جہاں جاتے وقت گھوڑوں کا ہجوم ہو، تاکہ وہ مسلمانوں کی فوجی قوت کا نظارہ کرے۔‘‘ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ ایسی ہی ایک جگہ پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسفیان کو لے کر کھڑے ہو گئے۔ اب وہ قبائل جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پابرکاب تھے، وہ ایک ایک دستہ (رجمنٹ) کی شکل اختیار کرتے ہوئے ابوسفیان کے سامنے سے گزرنے لگے۔ ایک دستہ گزرا تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگے: ''اے عباس! یہ کون لوگ ہیں؟'' سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے بتلایا: ''یہ قبیلۂ غفار ہے۔'' ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجھے غفار سے کیا سروکار۔'' پھر ''جہینہ'' کا دستہ گزرا تو ابوسفیان نے وہی جملہ دہرایا، پھر سعد بن ہزیم قبیلہ گزرا تو بھی ابوسفیان نے ایسا ہی کہا، پھر قبیلہ سلیم گزرا تو بھی ابوسفیان نے ایسا ہی کہا۔ آخر گزرتے گزرتے ایک ایسا عسکری دستہ گزرنے لگا کہ اس شان کا دستہ پہلے نہ گزرا تھا۔ ابوسفیان نے پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ انصار ہیں، ان کے امیر سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں، انھی کے پاس جھنڈا ہے۔ پھر سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابوسفیان! آج کا دن کفار کے قتل کا دن ہے، آج کے دن کعبہ حلال ہو جائے گا (یعنی کفار کا قتل اس میں جائز ہو جائے گا)۔ یہ سن کر ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عباس! یہ تو قریش کی تباہی اور بربادی کا دن ہے۔ پھر ایک سب سے چھوٹا دستہ گزرا، جس میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ تھے اور آپ کا جھنڈا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، تو اس نے کہا (اے اللہ کے رسول!) کیا آپ کے علم میں ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کیا کہا؟ آپ نے پوچھا: ''کیا کہا؟'' ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے، وہ تو یہ یہ کہہ گئے ہیں (کہ آج قریش کا قصہ تمام ہو جائے گا)۔ آپ نے فرمایا: ''سعد نے غلط کہا، آج کا دن تو وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ کعبہ کی عظمت کو چار چاند لگائے گا اور یہ وہ دن ہے جس میں کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔''

[بخاري، كتاب المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح؟ : ٤٢٨٠]

رسول عالم ﷺ بیت اللہ کے بتوں کو ٹھوکر مار کر گراتے ہیں:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَ حَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَ ثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهِ وَ يَقُوْلُ: ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴾ [بني إسرائيل: ٨١] ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيْدُ ﴾ [سبا: ٤٩]))

[بخاري، كتاب المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح؟: ٤٢٨٧۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب إزالة الأصنام: ١٧٨١]

''فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو اس وقت بیت اللہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی، آپ اس چھڑی سے انھیں مارتے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے والا تھا'' (اور یہ آیت) ''حق آ گیا اور باطل نہ پہلی دفعہ کچھ کرتا ہے اور نہ دوبارہ کرتا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کا طواف کیا، پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کے پہلو میں رکھا گیا تھا، لوگ اس کی پوجا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی۔ جس کا ایک کونا آپ نے تھاما ہوا تھا، تو جب آپ ﷺ اس بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں نیزہ چبھوتے ہوئے کہہ رہے تھے: ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔'' [مسلم، كتاب الجهاد، باب فتح مكة: ١٧٨٠]

گھوڑے کی ننگی پشت پر تلوار حمائل کیے ہوئے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ))

[بخاري، كتاب الأدب، باب حسن الخلق ..... الخ : ٦٠٣٣ ـ مسلم، كتاب الفضائل، باب شجاعته ﷺ : ٢٣٠٧]

''نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات ایسا ہوا کہ مدینہ کے لوگ (ایک آواز سن کر) گھبرا گئے اور آواز کی طرف چلے، تو (راستے میں) انھیں رسول اللہ ﷺ ملے اور آپ حالات کا جائزہ لے کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔'' آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار تھے، اس پر زین نہیں تھی اور آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی پھر گھوڑے کے متعلق فرمایا: ''ہم نے اسے سمندر (کی طرح سبک رفتار) پایا، یا فرمایا: ''یہ تو سمندر ہے۔''

جرأت وشجاعت کا پیکر نبی (ﷺ):

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا وَاللّٰهِ! إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهِ، وَ إِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

[مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة حنين : ١٧٧٦/٧٩]

''جب جنگ کا میدان بھڑک کر سرخ ہو جاتا تو ہم آپ کو ڈھال بنا کر اپنے آپ کو بچاتے تھے۔ اللہ کی قسم! ہم میں سے بہادر تو وہی یعنی نبی ﷺ تھے جو میدان جنگ میں دشمن کے سامنے ڈٹ جاتے تھے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا:

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ : أَنَا مُحَمَّدٌ، وَ أَحْمَدُ، وَ أَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَ أَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ، وَ أَنَا الْعَاقِبُ))

[بخاري، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ : ٣٥٣٢۔ مسلم، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ : ٢٣٥٤/١٢٥]

''میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں، احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ (قیامت کے دن) تمام انسانوں کا حشر میرے بعد ہوگا اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

لوگو! میری طرف توجہ کرو، میری طرف پلٹو، میں اللہ کا رسول ہوں:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم تہامہ کی کسی ایک وادی سے حنین کی وادی میں جا رہے تھے، وادی بڑی وسیع و عریض تھی۔ اس میں اوپر نیچے ٹیلے اور چھوٹی چھوٹی ڈھلوانی پہاڑیاں تھیں، ہم اوپر چڑھتے اور نیچے اترتے ہوئے آگے کی جانب بڑھتے اور لڑھکتے جا رہے تھے اور ابھی صبح کا اندھیرا قدرے باقی تھا۔ دشمن ہمارے اردگرد کی گھاٹیوں میں چھپ کر بیٹھا تھا۔ وہ لوگ اس وادی کی ہر سمت موجود اور ہر تنگ مقام پر مورچہ زن تھے۔ وہ چاروں طرف جمع ہو چکے تھے اور حملے کے لیے پر تول رہے تھے، جبکہ ہم اردگرد سے بے خبر اپنے دھیان میں چلے جا رہے تھے کہ دشمن کے دستوں نے بڑی شدت سے یک بارگی ایسا زوردار حملہ کر دیا جیسے ایک ہی آدمی نے حملہ کیا ہو، اب سب لوگ شکست کھاتے ہوئے واپس پلٹنے لگے۔ کسی کو دوسرے کی خبر نہ تھی اور سب بھاگے چلے جا رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنی سواری پر دائیں جانب کو جھکے ہوئے تھے اور آواز دے رہے تھے: ((أَيْنَ أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰه)) ''لوگو! میری طرف توجہ کرو، میری طرف پلٹو، میں اللہ کا رسول ہوں، میں محمد بن عبد اللہ (ﷺ) ہوں۔'' بھگدڑ میں کہیں سے جواب نہیں آ رہا تھا۔ اونٹ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بھاگ رہے تھے۔ لوگ چلے جا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کے اردگرد مہاجرین اور انصار کا گروہ تھا، کچھ آپ کے خاندان کے لوگ تھے۔ تب آپ کے اردگرد جم کر ٹھہرنے والوں میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ آپ کے خاندان والوں میں سے سیدنا علی، سیدنا عباس اور ان کے بیٹے فضل رضی اللہ عنہم تھے۔ سیدنا ابو سفیان بن حارث اور ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہما بھی استقامت سے کھڑے تھے۔ سیدہ ام ایمن کے بیٹے سیدنا ایمن اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم پامردی سے کھڑے تھے۔''

[مسند أحمد : ۳/ ۳۷٦، ح : ۱۵۰۳۷۔ ابن حبان : ٤۷۷٤۔ مسند أبي یعلی : ۳/ ۳۸۸، ۳۸۹، ح : ۱۸٦۳، السیرة النبویة لابن هشام : ۵/ ۱۱۰، ۱۱۱ و إسناده حسن لذاته]

میدانِ حنین میں تنہا مقابلہ کرتے ہیں:

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں:

((سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ : وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ، وَ كَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَ إِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ ابْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَهُوَ يَقُوْلُ : أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ))

[مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة حنین : ۸۰/ ۱۷۷٦]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے قبیلہ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا کہ تم لوگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر (میدان سے) بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے، قبیلہ ہوازن کے لوگ ان دنوں ماہر تیر انداز تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپائی اختیار کر گئے تھے اور ہم مال غنیمت کی طرف متوجہ ہوئے تو ان کے تیرو تفنگ نے ہمارا استقبال کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خچر پر سوار دیکھا، ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے:

''میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے:

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری آواز بڑی بلند تھی، اس وجہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا:

((أَيْ عَبَّاسْ ! نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَ كَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ ؟ قَالَ : فَوَاللّٰهِ ! لَكَأَنَّ عِطْفَتَهُمْ ، حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ ، عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا ، فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ ! يَا لَبَّيْكَ ! قَالَ : فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ ، يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ ، فَقَالُوْا : يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ! يَابَنِيْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ! فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ ، كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ! قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرَى، قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَاهُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا)) [مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة حنين: ١٧٧٥]

''اے عباس! کیکر کے درخت والوں کو آواز دو۔'' اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی آواز نہایت بلند تھی چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا، وہ کیکر کے درخت (تلے بیعت رضوان کرنے) والے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! ان لوگوں نے جب میری آواز سنی تو وہ ''ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں'' کہتے ہوئے اس طرح دوڑے جس طرح گائے اپنے بچے کی جانب دوڑتی ہے۔ پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیے، پھر وہ کافروں سے لڑنے لگے اور انصار کو یوں بلایا، اے انصار کے لوگو! اے انصار کے لوگو! پھر آخر میں انھوں نے بنی حارث بن خزرج کو پکارا، اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن کو لمبا کیے ہوئے اپنے خچر پر سوار تھے، آپ نے ان کی لڑائی کو دیکھا اور فرمایا: ''اب جنگ کا تندور بھڑکا ہے۔'' (یعنی اس وقت لڑائی میں خوب گرما گرمی ہے) سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر پکڑے اور دشمنوں کی طرف پھینکے۔ اس کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔'' سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھی، اللہ کی قسم! اسی لمحے آپ ﷺ نے کنکریاں ماریں تو میں مسلسل ان کی طاقت دم توڑتے دیکھ رہا تھا اور وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے تھے۔''

میدانِ جہاد میں معجزات نبوی کا ظہور:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

((إِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُوْلَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوْا بِأَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا))

[مسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبيﷺ: ٧٠٦، بعد الحديث: ٢٢٨١]

''ان شاء اللہ کل تم لوگ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے اور تم وہاں دن چڑھے پہنچو گے۔ آگاہ رہو! جو شخص بھی اس چشمہ پر پہنچے، جب تک میں نہ پہنچ جاؤں وہ پانی کے چشمہ کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔'' پھر جب (اگلے روز دن چڑھے) ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو دو آدمی اس چشمہ کے پاس پہنچ چکے تھے، چشمہ کے پانی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت حال یہ تھی کہ جوتی کے تسمے کے برابر پانی کی دھار ٹپک رہی تھی، آپ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا: ''تم نے اس پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟'' انھوں نے کہا، جی ہاں، لگایا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے جو اللہ کو منظور تھا ان کی سرزنش کی۔ اس کے بعد آپ کے حکم سے مجاہدین نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ اس پانی میں دھوئے، پھر وہی پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، اب تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا۔ پھر لوگوں نے پانی پیا اور (جانوروں کو) پلانا شروع کر دیا۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ''اے معاذ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس پانی کی وجہ سے یہاں باغات ہی باغات ہو جائیں گے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَيَجِيْءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيْءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِيْ أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوْا فِيْ أَوْعِيَتِهِمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوْهُ قَالَ فَأَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ))

[مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا : ٤٥ / ٢٧]

''جب غزوۂ تبوک میں لوگوں کو بھوک لگی تو انھوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹوں کو نحر کرلیں، تاکہ ہم (گوشت) کھائیں اور تیل کی مالش کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کرلو۔'' اسی لمحے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم پڑ جائیں گی، آپ ان لوگوں کو اپنے بچے ہوئے کھانے کے ساتھ بلائیے، پھر آپ اللہ سے ان کے لیے برکت کی دعا کیجیے، شاید اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' پھر آپ نے ایک دستر خوان منگوایا اور اسے بچھا دیا، پھر آپ نے بچا ہوا کھانا منگوایا، کوئی ایک مٹھی جو لایا، کوئی ایک مٹھی کھجور لایا، کوئی روٹی کے ٹکڑے لایا، یہاں تک کہ دستر خوان پر جو کھانا میسر تھا جمع ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ''اپنے برتن بھر لو۔'' چنانچہ تمام برتن بھر لیے گئے۔ اتنی برکت ہوئی کہ سب نے سیر ہو کر کھایا پھر بھی (بہت کچھ) بچ گیا۔''

www.KitaboSunnat.com

خاندانِ نبوت کا گزر اوقات کیسا تھا؟:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے کہا:

((ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوْقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ، فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ ، وَ كَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ))

[بخاري، كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ و أصحابه ...... الخ : ٦٤٥٩ـ مسلم، كتاب الزهد، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر : ٢٩٧٢]

''اے بھانجے ! ہم آل محمد (ﷺ) دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں چولھا نہیں جلتا تھا۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ کے زندہ رہنے کا انحصار کس چیز پر تھا ؟ انھوں نے کہا کہ دو کالی چیزوں پر یعنی پانی اور کھجوروں پر گزارا تھا، تاہم بعض انصاری جو ہمارے قریبی محلہ میں رہتے تھے، ان کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں دودھ بھیجتے تھے۔ وہ دودھ آپ (خود بھی نوش فرماتے تھے اور) ہمیں (بھی) پلاتے تھے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ ، وَ إِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ، وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَ إِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ))

[بخاري، كتاب البيوع، باب شراء النبي ﷺ بالنسيئة : ٢٠٦٩]

''وہ (سیدنا انس) رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور (بطور سالن) باسی چربی لے گئے اور (اس وقت حالت یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنی زرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں ایک یہودی کے ہاں گروی رکھی ہوئی تھی اور اس کے بدلے میں آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے اس سے کچھ جو ادھار لے رکھے تھے۔ میں نے آپ کو ایک دن یہ کہتے ہوئے سنا: ''محمد (ﷺ) کے گھرانے میں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں، یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو۔'' حالانکہ آپ کی بیویوں کی تعداد اس وقت نو (۹) تھی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا ، حَتّٰى قُبِضَ))

[بخاري، كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه ...... الخ : ٦٤٥٤ـ مسلم، كتاب الزهد، باب الدنيا سجن للمؤمن و جنة للكافر : ٢٩٧٠]

''محمد ﷺ کے گھر والوں نے، جب سے مدینہ میں آئے ہیں، مسلسل تین (۳) دن تک گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل کے پاس تشریف لے گئے۔''

میدانِ بدر میں اپنے رب کے حضور فریادیں کرتے ہوئے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن ایک قبے میں تشریف فرما تھے اور دعا فرما رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ : حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ : ﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ ﴾)) [القمر : ٤٥، ٤٦ || بخاري، الجهاد، باب ماقيل في درع النبي ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والقميص في الحرب : ۲۹۱۵]

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کے عہد اور آپ کے وعدے کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں کہ آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے (یعنی مسلمان ختم ہو جائیں، کفار کے ہاتھوں شکست کھا جائیں) اس پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "بس کیجیے اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے رب کے سامنے خوب گریہ زاری کر لی ہے۔" اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زرہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور یہ آیات پڑھ رہے تھے: "عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے۔ بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔"

سردارانِ مشرکین قریش کو بدر کے اندھے کنویں میں پھینکتے ہوئے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب دشمن پر غلبہ پاتے تو میدان جنگ میں تین (۳) دن تک قیام فرماتے۔ غزوۂ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپ کے حکم سے سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے، آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صحابہ نے سوچا کہ غالباً آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آخر آپ ایک کنویں کے کنارے پر کھڑے ہو گئے اور کفار قریش کے مقتول سرداروں کے نام ان کے آبا و اجداد کے نام کے ساتھ پکارنے لگے:

((يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْوَاحَ لَهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي جهل : ۳۹۷٦۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب كتاب الجنة و صفة نعيمها، باب عرض مقعد ...... الخ : ۲۸۷٤، ۲۸۷۳]

''اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں (یعنی اے ابوجہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ!) کیا آج تمھیں یہ بات اچھی نہیں لگ رہی کہ تم نے (دنیا میں) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی؟ یقیناً ہم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پا لیا ہے، تو کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو سچا پا لیا ہے؟'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ ان جسموں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! میں جو کہہ رہا ہوں اسے تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو (البتہ بات یہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے)۔'' (یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ وہ مردود آپ کی بات سن رہے تھے)۔

میدان سے بھاگتے مجاہدین کو واپس بلاتے ہوئے:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیدل دستہ پر عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ یہ لوگ (میدان چھوڑ کر) بھاگے۔ یہی وہ وقت تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کھڑے انھیں آواز دے رہے تھے (کہ واپس پلٹ آؤ)۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ إذ تصعدون ولا تلوون على أحد ...... الخ ﴾ : ٤٠٦٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف دو صحابہ کے ساتھ میدانِ جنگ میں ثابت قدمی کی مثال :

ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

((لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا)) [بخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب ذكر طلحة بن عبيد الله : ٣٧٢٢، ٣٧٢٣۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص : ٢٤١٤]

’’بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ ﷺ نے خود جہاد کیا (احد کے دن) آپ ﷺ کے ساتھ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔‘‘

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر ماں باپ فدا کرنے کا منفرد اعلان کرتے ہوئے :

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا :

((نَثَلَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ : ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما ﴾ : ٤٠٥٥]

’’رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن اپنے ترکش میں سے میرے لیے تیر نکالے اور فرمایا: ’’تیر پھینکو! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کی جہادی پہاڑوں سے محبت :

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر سے واپسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا:

((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهُ))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الخدمة في الغزو : ۲۸۸۹۔ مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة ...... الخ : ۱۳۶۵]

''یہ (احد) پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو عظیم الشان اعزاز مرحمت فرماتے ہوئے:

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دو یا تین مرتبہ اپنے والد (زبیر رضی اللہ عنہ) کو ہتھیار زیب تن کیے ہوئے بنو قریظہ کی بستی میں آتے جاتے دیکھا، تو آپ سے سوال کیا (جس کے جواب میں) انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو ہمارے پاس بنو قریظہ کی خبر لائے؟'' اس پر میں ان کی طرف گیا اور جب میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرط مسرت میں) میرے لیے اپنے والدین کا ذکر کر کے فرمایا: ''تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔'' [بخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب الزبير بن العوام رضي الله عنه : ۳۷۲۰۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبير رضي الله تعالى عنهما : ۲۴۱۶]

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر کے خلاف اقدامی جہاد کا اعلان:

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اتحادی لشکر چلے گئے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا ، نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق : ۴۱۱۰]

''اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ ہم پر فوج کشی نہیں کر سکیں گے، بلکہ ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ بنی مصطلق پر شب خون مارتے ہوئے:

ابن عون بیان کرتے ہیں:

((كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ، عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَالِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ، قَدْ أَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ، وَ أَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَ سَبَى سَبْيَهُمْ وَ أَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ جُوَيْرِيَةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ))

[مسلم، کتاب الجہاد، باب جواز الإغارة علی الکفار ... الخ: ۱۷۳۰]

”میں نے نافع رحمہ اللہ کو لکھا، لڑائی سے پہلے کافروں کو (دین کی) دعوت دینا کیا حکم رکھتا ہے؟ انھوں نے جواب میں لکھا، بے شک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے، چنانچہ آپ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور بچ جانے والوں کو قیدی بنایا اور اسی دن جویریہ بنت حارث آپ کے حصہ میں آئیں۔“

مسلمان چرواہوں کا قصاص لیتے ہوئے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ، ثَمَانِيَةَ قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْغِنَا رِسْلًا، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، حَتَّى صَحُّوْا وَ سَمِنُوْا وَ قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ ، فَأَتَى الصَّرِيْخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ ، فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَ أَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَ طَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوْا))

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب إذا حرق المشرك المسلم هل يحرق؟ : ٣٠١٨ـ مسلم، كتاب القسامة والمحاربين، باب حكم المحاربين والمرتدين : ١٦٧١]

''خاندان عکل کے آٹھ (۸) اشخاص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انھیں مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی (اور وہ بیمار پڑ گئے)۔ تب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس معاملے کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹنیوں کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے، تاکہ ان (اونٹنیوں) کا پیشاب اور دودھ استعمال کرو؟'' چنانچہ وہ مدینہ سے باہر چلے گئے۔ وہاں انھوں نے اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیا تو وہ تندرست اور موٹے تازے ہو گئے، پھر انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ بھگا کر لے گئے اور مسلمان ہو جانے کے بعد کافر (مرتد) ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں صحابہ کو بھیجا۔ جو خوب دن چڑھے انھیں پکڑ کر مدینہ واپس لے آئے، تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا، پھر گرم سلائیاں لانے کا حکم دیا تو ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں اور انھیں دھوپ میں پھینک دیا، وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہیں پلایا گیا، یہاں تک کہ یہ سب مر گئے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم ﷺ کو بارگاہِ الٰہی سے جہادی رعب کا اعزاز ملتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُوْرًا، وَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَ بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَ أُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ))

[بخاري، كتاب الصلوة، باب قول النبي ﷺ: جعلت لي الأرض مسجدا و طهورًا: ۴۳۸]

"مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، ① مجھے رعب سے مدد دی گئی ہے، ایک مہینا کی مسافت سے (میرا دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے)۔ ② میرے لیے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے، میرے امتی کو جہاں نماز کا وقت آ جائے نماز پڑھ لے۔ ③ میرے لیے اموال غنیمت حلال کر دیے گئے ہیں۔ ④ ہر نبی اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ ⑤ اور مجھے شفاعت دی گئی ہے (جو قیامت کے دن ہوگی)۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَ قَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا))

[بخاري، الجهاد والسير، باب قول النبي ﷺ: نصرت بالرعب مسيرة شهر: ۲۹۷۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’میں جامع باتیں دے کر بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور میں سو رہا تھا کہ زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔‘‘ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس حدیث کو بیان کر کے) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔‘‘

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَ مَسْجِدًا وَ أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً ، وَ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ))

[مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد و مواضع الصلاۃ : ۵۲۳]

’’مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے: ① مجھے وہ کلام ملا ہے جس میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہیں۔ ② مجھے رعب سے مدد دی گئی ہے۔ ③ میرے لیے مال غنیمت حلال کیے گئے ہیں۔ ④ میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنا دی گئی ہے۔ ⑤ میں تمام مخلوق (جن و انس) کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں۔ ⑥ اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے (لہٰذا میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔‘‘

رسول رحمت مشرک قبائل کے خلاف بد دعائیں کرتے ہوئے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا ، قَالَ : اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ ، وَ يَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَأَتَاهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ ، وَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ ›› [بخاري، كتاب الاستسقاء، باب دعاء النبي ﷺ ... الخ : ۱۰۰۷]

’’نبی کریم ﷺ نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ ﷺ نے بد دعا کی: ’’اے اللہ! ان پر سات (۷) برس کا قحط نازل فرما، جیسا قحط تو نے یوسف علیہ السلام کے دور میں بھیجا تھا۔‘‘ تو ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی اور لوگ چمڑا اور مردار تک کھا گئے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ ان میں سے کوئی بھی آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتا تو (آسمان) دھویں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آخر مجبور ہو کر ابو سفیان حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ اے محمد (ﷺ)! آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے، اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کیجیے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ قنوت نازلہ کرتے ہوئے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اصحاب بیر معونہ، یعنی ان ستر صحابہ کے بارے میں روایت ہے جنھیں ایک ہی دن شہید کر دیا گیا تھا اور جن کے قاتلوں کے خلاف رسول اللہ ﷺ نے قنوت میں ایک ماہ تک بد دعا بھی کی تھی اور لعنت بھی فرمائی تھی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں قرآن مجید میں یہ الفاظ بھی نازل ہوئے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئے تھے: « بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا » ’’ہماری طرف سے ہماری قوم تک یہ بات پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے اس طرح ملاقات کی ہے کہ وہ ہم سے خوش ہے اور اس نے ہمیں بھی خوش کر دیا ہے۔‘‘ [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان : ۴۰۹۰۔ مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات : ۶۷۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ کے ظالم قریشی شہ سواروں کے خلاف بددعا کرتے ہوئے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے، وہ آپس میں کہنے لگے، تم میں سے یہ کام کون کر سکتا ہے کہ فلاں لوگوں نے جو اونٹنی نحر کی ہے، اس کی اوجھڑی لا کر جب محمد (ﷺ) سجدہ کریں تو ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ یہ سن کر ان کا بڑا بد بخت اٹھا، اوجھڑی لایا اور انتظار کرتا رہا، جب نبی کریم ﷺ سجدے میں گئے تو اس (اوجھڑی) کو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دیا۔ میں یہ دیکھ رہا تھا، لیکن کچھ نہیں کر سکتا تھا، کاش! میرا کچھ بس چلتا۔ وہ لوگ ہنس رہے تھے اور (خوشی سے) ایک دوسرے پر گرے جا رہے تھے، ادھر رسول اللہ ﷺ سجدے ہی میں پڑے ہیں، انھوں نے اپنا سر نہیں اٹھایا، یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھا کر پھینک دیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور دعا کی: ''اے اللہ! قریش کو پکڑ لے۔'' آپ نے تین بار یہ فرمایا۔ جب آپ نے ان کے لیے بددعا کی تو وہ ان پر گراں گزری، وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپ نے نام لے کر فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَ عَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ، وَ شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ))

''اے اللہ! ابوجہل کو پکڑ لے اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو پکڑ لے۔''

انھوں نے ساتویں شخص کا نام بھی لیا جو ہمیں یاد نہیں رہا۔ قسم اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ان لوگوں کو، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، بدر کے کنویں میں دیکھا کہ وہ مرے ہوئے پڑے تھے۔ [بخاري، كتاب الوضوء، باب إذا ألقي على ظهر المصلي قذر أو جيفة ...... الخ : ٢٤٠۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين : ١٧٩٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول معظم ﷺ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ ، فَقَالَ : أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَ بَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِي الْكُدْيَةِ فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب : ٤١٠١]

''ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت چٹان نکل آئی (وہ اتنی سخت تھی کہ کسی سے نہ ٹوٹی) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر عرض کی کہ ایک چٹان (ایسی) نکل آئی ہے (کہ کسی طرح نہیں ٹوٹتی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں خود آ کر اسے دیکھتا ہوں۔'' پھر آپ اس حالت میں روانہ ہوئے کہ آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، تین روز سے کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا، ایسے عالم میں رسول اللہ ﷺ نے وہاں پہنچ کر چٹان پر کدال ماری تو وہ ضرب پڑتے ہی ریزہ ریزہ ہوگئی۔''

رسول اکرم ﷺ جہاد کے لیے بیعت لیتے ہوئے:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اگر مکہ والوں کے نزدیک سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے عثمان رضی اللہ عنہ کی جگہ مکہ والوں کے ہاں بھیجتے۔ رسول اللہ ﷺ نے عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس کو اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا: ''یہ عثمان کی بیعت ہے۔'' [بخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشي رضي الله عنه : ٣٦٩٩]

یزید بن ابی عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا:

((يَا أَبَا مُسْلِمٍ ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ))

[بخاري، كتاب الجهاد، باب البيعة في الحرب ...... الخ : ٢٩٦٠]

''اے ابو مسلم! اس دن تم لوگ کس چیز پر بیعت کر رہے تھے؟ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، موت پر۔''

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِّنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَّا نَفِرَّ))

[مسلم، كتاب الإمارة، باب استحباب مبايعة الإمام ...... الخ : ١٨٥٨]

''میں نے درخت والے دن اپنے آپ کو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ جب لوگوں سے بیعت لے رہے تھے تو میں درخت کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو آپ کے سر سے اوپر اٹھائے ہوئے تھا، اس دن ہماری تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) تھی، ہم نے یہ بیعت موت پر نہیں کی تھی، بلکہ ہم نے یہ بیعت اس بات پر کی تھی کہ میدانِ جنگ سے بھاگیں گے نہیں۔''

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ پہنچے۔ ہم چودہ سو (۱۴۰۰) آدمی تھے اور وہاں (ہمارے پاس) پچاس بکریاں تھیں جنھیں کنویں کا پانی سیر نہیں کر سکتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے دعا کی یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنویں میں لعاب ڈالا تو کنواں (پانی سے) ابلنے لگا۔ ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیعت کے لیے ایک درخت کے نیچے بلایا۔ میں نے لوگوں میں سب سے پہلے آپ سے بیعت ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آپ بیعت لیتے رہے، یہاں تک کہ آدھے آدمیوں نے بیعت کر لی۔ اس وقت آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے سلمہ! بیعت کرو۔'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں تو لوگوں سے پہلے ہی آپ سے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر سہی۔'' آپ نے مجھے بے ہتھیار دیکھا تو آپ نے ایک بڑی یا چھوٹی ڈھال مجھے دی۔ پھر آپ بیعت لینے لگے۔ یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے۔ اس وقت آپ نے پھر مجھ سے فرمایا: ''اے سلمہ! کیا تم مجھ سے بیعت نہیں کرو گے؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں تو آپ سے شروع میں بھی بیعت کر چکا ہوں اور درمیان میں بھی کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر سہی۔'' غرض یہ کہ میں نے تیسری مرتبہ آپ سے بیعت کی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے سلمہ! تمھاری وہ بڑی یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تمھیں دی تھی؟'' میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے چچا عامر مجھے ملے تو وہ بے ہتھیار تھے، چنانچہ میں نے وہ ڈھال انھیں دے دی۔ یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا: ''تمھاری مثال تو اس پہلے شخص کی سی ہے جس نے دعا کی تھی، یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہو۔'' [مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة ذي قرد وغيرها : ۱۸۰۷]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ام مبشر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ بیان فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا)) [مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أصحاب الشجرة ..... الخ : ۲۴۹۶]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان شاء اللہ، درخت کے نیچے بیعت کرنے والے لوگوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔''

رسول اکرم ﷺ صحابہ کی عقیدتوں کا مرکز:

سیدنا عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ جو اس وقت (یعنی صلح حدیبیہ کے وقت) مشرک تھے اور قریش کے نمائندہ بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، وہ جب قریش کے پاس واپس لوٹے تو انھوں نے کہا، اے میری قوم! اللہ کی قسم! میں بڑے بڑے بادشاہوں سے مل چکا ہوں، میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہ دیکھے ہیں، لیکن اللہ کی قسم میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ جس کی اس کے ساتھی اتنی تعظیم کرتے ہوں، جتنی تعظیم محمد ﷺ کی ان کے ساتھی کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر وہ تھوکتے بھی ہیں تو ان کے منہ سے نکلنے والا تھوک ان کے کسی ساتھی کی ہتھیلی ہی میں گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور اپنی جلد پر مل لیتا ہے۔ اور جب وہ کوئی حکم جاری کرتے ہیں تو ان کے ساتھی اس کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے وضو پر لڑائی ہو جائے گی (یعنی ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وضو والا پانی اسے مل جائے) اور جب وہ آپس میں گفتگو کرتے ہیں تو ان کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور ان کی تعظیم کی بنا پر ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ [بخاري، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد : ٢٧٣١، ٢٧٣٢]

رسول اللہ ﷺ کی ہوا سے مدد کی گئی:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ أُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ))

[بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قوله : ﴿ و هو الذي يرسل الرياح بشرا بين يدي رحمته ﴾ : ٣٢٠٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”مجھے مشرق سے آنے والی ہوا سے مدد دی گئی اور عاد کو مغرب سے آنے والی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔“

ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب انھیں آگ میں ڈالا گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہا جب لوگوں نے کہا: ﴿ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ [آل عمران: ۱۷۳] ”بے شک لوگوں نے تمھارے لیے (فوج) جمع کر لی ہے، سو ان سے ڈرو، تو اس (بات) نے انھیں ایمان میں زیادہ کر دیا اور انھوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔“ [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله : ﴿ الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا ..... الخ ﴾ : ۴۵۶۳]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رب تعالیٰ پر کمال توکل:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، وَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدْعُوْنَا فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِيْ وَ أَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ لِيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ قُلْتُ اللّٰهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع : ٤١٣٥۔ مسلم، كتاب الفضائل، باب توكله ﷺ على الله تعالى : ٨٤٣]

''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غزوے کے سلسلے میں نجد کی طرف سفر کیا، جس میں وہ (جابر) بھی شریک تھے۔ جب آپ واپس روانہ ہوئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے اور ایک وادی میں جہاں ببول (کیکر) کے درخت بہ کثرت تھے، وہاں قیلولہ کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے قیلولہ کی غرض سے وہیں پڑاؤ کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درختوں کے سائے کے لیے پوری وادی میں پھیل گئے۔ آپ بھی ببول کے ایک درخت کے نیچے استراحت کے لیے تشریف لائے اور آپ نے اپنی تلوار اسی درخت سے لٹکا دی۔ ابھی ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی، آپ ہمیں بلا رہے تھے۔ جب ہم آپ کی خدمت میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا کہ اس شخص نے میری تلوار (مجھی پر) سونت لی۔ میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار بے نیام ہے اور کہہ رہا ہے کہ تمھیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا، اللہ (بچائے گا، یہ سننا تھا کہ اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی اور میں نے اسے اٹھا لیا) تو دیکھو یہ وہی شخص ہے جو سامنے بیٹھا ہے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نے اس سے کوئی بدلہ نہیں لیا۔''

اللہ کی قسم ! محمد (ﷺ) لشکر لے کر آ گئے :

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَ كَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا : مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر : ٤١٩٧]

''رسول اللہ ﷺ رات کے وقت خیبر پہنچے۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لیے رات کے وقت پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ جب صبح ہو جاتی تو پھر کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے، لیکن جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو شور کرنے لگے کہ محمد (ﷺ) اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر لے کر آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیبر برباد ہوا، ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 31

بادشاہوں اور امراء کے نام خطوط

يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہوں اور امراء کے نام خطوط

دعوت کا نیا اسلوب، بادشاہوں کو خطوط کے ذریعے دعوت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر کو خطوط لکھے۔ نجاشی اور ہر جابر حکمران کو خط لکھا۔'' [مسلم، کتاب الجھاد، باب کتب النبي ﷺ إلی ملوك الکفار ...... الخ : ۱۷۷٤]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر بنوائی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ عجم کے لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہو، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ کروایا۔

انگوٹھی کا یہ نقش تین سطروں پر مشتمل تھا، ایک سطر میں لفظ ''محمد'' ایک میں ''رسول'' اور ایک میں لفظ ''اللہ'' تھا۔ [بخاري، کتاب اللباس، باب اتخاذ الخاتم لیختم ...... الخ : ۵۸۷۵، ۵۸۷۸]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس رہی، ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ میں رہی، ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ ''اریس'' نامی کنویں میں گر گئی اور باوجود تلاش کے نہ مل سکی۔

[بخاري، كتاب اللباس، باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة أسطر : ٥٨٧٩]

ہرقل کے نام نبوی خط :

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ میرے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح کا معاہدہ (حدیبیہ) ہو گیا۔ پھر صلح کے دنوں میں تجارت کی غرض سے میں شام چلا گیا، اس دوران اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ''ہرقل'' کے پاس پہنچا۔ یہ خط سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لے کر گئے تھے۔ سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے یہ خط بصریٰ کے عظیم (گورنر) کے حوالے کیا، پھر عظیم بصریٰ نے انھیں ہرقل کے پاس پہنچا دیا۔ [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب دعاء النبي ﷺ...... الخ : ٢٩٤٠]

صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو بصریٰ کے حاکم کی طرف بھیجا کہ خط اس کے حوالے کریں، پھر وہ قیصر تک پہنچانے کا بندوبست کر دے گا۔ چنانچہ سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ حاکم بصریٰ یعنی شاہ غسان کے پاس پہنچے اور پھر بصریٰ کے حاکم نے انھیں بیت المقدس میں قیصر روم ہرقل کی جانب روانہ کر دیا۔

[بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب دعاء النبي ﷺ...... الخ : ٢٩٤٠]

ہرقل کی پریشانی :

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں : ''ابن ناطور ایلیا (بیت المقدس) کا حاکم، شام کے عیسائیوں کا بہت بڑا دینی رہنما تھا اور ہرقل کا خاص دوست تھا، وہ بیان کرتا ہے، ہرقل ایلیا میں آیا، ایک روز وہ صبح کو اٹھا تو انتہائی پریشان تھا۔ اس پر بادشاہ کے علما، ساتھیوں نے اس سے پوچھا: ''کیا وجہ ہے کہ آج ہم آپ کو بجھا بجھا سا محسوس کر رہے ہیں؟'' ہرقل ستاروں کے علم کا ماہر تھا، یہ سن کر کہنے لگا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے آج رات ستاروں میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ ہم پر غالب آ چکا ہے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟''
عیسائی علماء نے کہا: ''یہودیوں کے علاوہ تو کوئی ختنہ نہیں کرتا اور ان سے بھلا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ اپنی مملکت کے تمام شہروں میں ایک حکم دے دیں تو جس قدر بھی یہودی موجود ہیں، سب قتل کر دیے جائیں گے۔''

یہ لوگ اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ ہرقل بادشاہ کے دربار میں ایک شخص لایا گیا، جسے شاہ غسان نے بھیجا تھا۔ آنے والے شخص (دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ) نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلومات بیان کیں۔ جب ہرقل بادشاہ ان معلومات سے آگاہ ہوا تو اپنے سکیورٹی کے لوگوں کو حکم دیتے ہوئے کہنے لگا: ''جاؤ اور دیکھ کر مجھے بتلاؤ کہ اس شخص کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟''

سکیورٹی والوں نے حکم کی تعمیل کی اور آ کر بادشاہ کو بتلایا کہ یہ صاحب (سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ) ختنہ کیے ہوئے ہیں۔ اب ہرقل نے سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ سے عربوں کے بارے میں پوچھا تو سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ نے بادشاہ کو بتلایا: ''عرب لوگ ختنے تو کرتے ہیں۔'' یہ سنتے ہی ہرقل بولا:

((هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ))

[بخاري، كتاب الوحي، باب كيف كان بدء الوحي ..... الخ : ٧]

''یہی ہے وہ اس امت کا بادشاہ جس کا ظہور ہو چکا ہے۔''

ہرقل اور ابوسفیان کے درمیان مکالمہ:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتلاتے ہیں کہ جناب ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انھیں بتلایا کہ ہرقل نے استفسار کیا: ''یہ شخص جس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے، کیا اس کی قوم کے اور لوگ ایسے مل سکتے ہیں جو یہاں ہمارے علاقے میں موجود ہوں؟'' اہل دربار نے کہا: ''جی ہاں!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مل سکتے ہیں۔'' اور پھر مجھے قریش کے چند لوگوں کے ہمراہ دربار میں حاضر ہونے کی دعوت دی گئی۔ ہم ہرقل کے پاس گئے تو اس نے ہم لوگوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور کہنے لگا: ''یہ شخص جس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی ہے، تم لوگوں میں رشتہ داری کے حوالے سے کون سا ایسا شخص ہے جو اس نبی کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو؟'' میں نے کہا: ''میں ہوں۔'' یہ سن کر بادشاہ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ وہ حاضر ہوا تو ترجمان سے کہا: ''ان لوگوں کو بتلاؤ کہ وہ شخص جس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اللہ کا نبی ہے، میں اس کے بارے میں اس سے چند سوالات کروں گا، اگر یہ (ابوسفیان) مجھ سے کوئی جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ ظاہر کر دینا۔''

ابوسفیان نے کہا: ''اللہ کی قسم! اگر مجھے اپنی عزت کا ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ مجھ کو جھٹلائیں گے تو میں آپ ﷺ کی نسبت ضرور غلط گوئی سے کام لیتا۔'' ہرقل اب اپنے ترجمان سے کہنے لگا: ''اس سے پوچھو، تم لوگوں میں اس (محمد ﷺ) کا خاندان کس مرتبے کا حامل ہے؟''

ابوسفیان: ''وہ ہمارے درمیان عظیم المرتبت خاندان سے ہے۔''

ہرقل: ''اس سے قبل بھی (نبوت کا دعویٰ) تم لوگوں میں سے کسی نے کیا؟''

ابوسفیان: ''نہیں!''

ہرقل: ''کیا اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟''

ابوسفیان: ''نہیں!''

ہرقل: ''کیا بڑے سردار لوگ اس (محمد ﷺ) کے پیروکار بن رہے ہیں، یا عام کمزور لوگ؟''

ابوسفیان: ''کمزور طبقہ کے لوگ ہی زیادہ ہیں۔''

ہرقل: ''پیروکار بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں۔''

ابوسفیان: ''زیادہ ہو رہے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرقل: ''کیا ایسا بھی ہے کہ ان پیروکاروں میں سے کوئی ان (محمد ﷺ) سے ناراض ہو جائے اور ان (محمد ﷺ) کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکل بھاگے۔''

ابوسفیان: ''نہیں، ایسا نہیں ہے۔''

ہرقل: ''کیا ان (محمد ﷺ) کے نبوت کے دعویٰ کرنے سے قبل تم لوگوں نے کبھی ان پر جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی؟''

ابوسفیان: ''نہیں!''

ہرقل: ''کیا انھوں نے کبھی بدعہدی بھی کی ہے؟''

ابوسفیان: ''نہیں، البتہ اس وقت ہم اس کے ساتھ صلح کی ایک مدت گزار رہے ہیں۔ دیکھیں اب اس میں وہ کیا کرتا ہے؟''

(ابوسفیان کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! اس جملے کے علاوہ مجھے کہیں بھی کچھ گھسیڑنے کا موقع نہیں ملا۔'')

ہرقل: ''کیا کبھی ان کے ساتھ تمھاری کوئی جنگ بھی ہوئی ہے۔''

ابوسفیان: ''جی ہاں! ہوئی ہے۔''

ہرقل: ''پھر ان کے ساتھ لڑنے کا نتیجہ کیا نکلتا رہا۔''

ابوسفیان: ''ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کا نتیجہ پانی کے ایک ڈول کی طرح رہا کہ کبھی ڈول ان کے ہاتھ میں اور کبھی ہمارے ہاتھ میں آ گیا۔''

ہرقل: ''وہ تمھیں کیا کیا کرنے کا حکم دیتا ہے؟''

ابوسفیان:

((يَقُوْلُ : اعْبُدُوْا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ، وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَآءُكُمْ وَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ))

''وہ کہتا ہے ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو تمھارے باپ دادا کہتے چلے آ رہے ہیں اس کو چھوڑ دو۔ وہ ہمیں نماز ادا کرنے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ بولنے، پاک دامنی اختیار کرنے اور رشتے ناتے جوڑنے کا حکم دیتا ہے۔''

بادشاہ کا تبصرہ:

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ اس کے بعد بادشاہ نے اپنے ترجمان کے ذریعے سے کہا:

① ''میں نے تم سے نبی کے نسب (خاندان) کے بارے میں پوچھا تو تم نے بتلایا کہ وہ ہم لوگوں میں اونچے نسب کے ہیں۔ یاد رکھو! انبیاء کی بعثت اپنی قوم کے بہترین خاندان ہی میں ہوتی ہے۔''

② ''میرا تم سے یہ سوال کرنا کہ اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے، تم نے جواب دیا کہ نہیں، اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ ایک شخص اپنے آباء کی بادشاہت حاصل کرنا چاہتا ہے۔''

③ ''میں نے تم سے جب یہ پوچھا کہ نبوت کے اعلان سے پہلے تم لوگوں نے کبھی ان پر جھوٹ کا الزام لگایا تو تم نے ''نہیں'' میں جواب دیا۔ اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس شخص نے انسانوں کے معاملے میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح جھوٹ بول سکتا ہے؟''

④ ''پھر میں نے تم سے ان کے پیروکاروں کے بارے میں پوچھا کہ وہ قوم کے سردار لوگ ہیں یا کمزور طبقے کے لوگ، تو تم نے بتلایا کہ کمزور طبقے کے لوگ زیادہ ہیں۔ یاد رہے! یہی وہ طبقہ ہے جو شروع سے انبیاء کا پیروکار چلا آرہا ہے۔''

⑤ ''میں نے جب یہ استفسار کیا کہ ان کا دین قبول کرنے کے بعد کوئی شخص ان سے ناراض ہو کر دین چھوڑ کر تو نہیں گیا؟ تو تم نے اس کا جواب بھی نفی میں دیا۔ جی ہاں! ایمان کی بشاشت جب کسی دل میں بس جائے تو پھر وہ انسان جائے تو کہاں؟''

⑥ ''میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ ان کے ماننے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ تم نے کہا بڑھ رہی ہے، آگاہ رہنا چاہیے کہ ایمان کا یہی معاملہ ہے حتیٰ کہ وہ کمال کو پہنچ جائے۔‘‘

(7) ’’میرا سوال یہ بھی تھا کہ کیا کبھی تم نے ان سے جنگ بھی کی ہے تو تم لوگوں نے بتلایا کہ جنگ ہوتی رہی ہے اور نتیجہ کبھی ہمارے حق میں اور کبھی ان کے حق میں نکلتا رہا ہے۔ انبیاء کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے، انھیں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، پھر آخری انجام انھی کے حق میں نکلتا ہے۔‘‘

(8) ’’اسی طرح جب میں نے تم سے پوچھا کہ اس نے کبھی عہد شکنی کی ہے تو تم نے اس سے بھی انکار کیا۔ یاد رکھیے! انبیاء کبھی عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔‘‘

(9) ’’اور میں نے تم سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ کیا تمھارے ہاں اس طرح کا دعویٰ پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ نہیں، اس سے میں یہ سمجھا ہوں کہ اگر تمھارے ہاں کسی نے اس سے پہلے اس طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ یہ بھی اس کی نقل کر رہے ہیں۔‘‘

(10) ’’پھر میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمھیں کیا کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں تو تم نے اس کا تذکرہ یوں کیا کہ وہ تم کو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ہمیں بتوں کے آستانوں کی عبادت کرنے سے منع کرتا ہے۔ ہمیں نماز ادا کرنے، سچ بولنے اور پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔‘‘

یہاں پر عنقریب محمد ﷺ کی حکمرانی ہوگی:

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، اس کے بعد بادشاہ انھیں مخاطب کر کے کہنے لگا:

’’اگر یہ سچ ہے جو تم کہہ رہے ہو اور وہ نبی ہیں تو پھر:

((سَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جس تخت پر میرے یہ دونوں پاؤں ہیں وہ عنقریب اس جگہ کا مالک بن جائے گا۔‘‘

مجھے یہ تو معلوم تھا کہ وہ پیغمبر آنے والا ہے مگر یہ میرے گمان میں نہ تھا کہ وہ تم میں سے مبعوث ہوگا، اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو آپ سے ملاقات کے لیے ہر تکالیف گوارا کرتا، اور

((لَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَ لَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَي))

’’اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا، میرے قدموں کے نیچے کی بادشاہت تک ان کی حکومت بہر صورت پہنچ کر رہے گی۔‘‘

[بخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي ..... الخ: ٧، ٢٩٤١۔ مسلم: ١٧٧٣]

خط مبارک کے الفاظ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ .

سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، أَمَّا بَعْدُ : فَإِنِّي أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ، وَ ﴿ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿

[آل عمران : ٦٤]

''اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا ہی مہربان ہے، رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے شاہ روم ہرقل کی جانب، ہدایت کے پیروکار پر سلام ہو۔ میں آپ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامتی پا جاؤ گے، نیز اسلام لے آؤ تو اللہ تعالیٰ آپ کو دہرے اجر سے نوازیں گے۔ اس کے برعکس اگر آپ نے اعراض کیا تو آپ کی رعایا کے اسلام قبول نہ کرنے کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا: اور (اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے، پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں)۔'' [بخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي ...... الخ : ٧، ٢٩٤١]

بادشاہ کے دربار میں غلغلہ ہو گیا:

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ان کے ساتھ مکالمے اور خط پڑھنے کے بعد بادشاہ اپنے ریمارکس دے چکا تو اس کے اردگرد بہت شور وغل ہوا۔ بہت سی آوازیں بلند ہوئیں اور کچھ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں تو اس صورت حال میں ہم لوگوں کو دربار سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا۔

جب ہم باہر آ گئے تو میں اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: ''یارو! ابوکبشہ کے بیٹے (رسول کریم ﷺ) کا معاملہ تو بہت اونچا ہو گیا۔ ذرا غور تو کرو بنو اصفر (سپر پاور روم) کا بادشاہ بھی محمد (ﷺ) سے خوف کھانے لگا ہے۔'' حقیقت یہ ہے کہ مجھے اسی وقت یہ یقین ہو گیا تھا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ (ﷺ) عنقریب غلبہ حاصل کر لیں گے اور پھر آخر وہ دن آ گیا کہ اللہ نے مجھے اسلام میں داخل کر دیا۔''

[بخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي ..... الخ : ۷، ۲۹٤۱]

روم کے پوپ نے اسلام قبول کر لیا:

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اس کے بعد ہرقل نے اپنے ایک دوست (ضغاطر پاپائے روم) کو خط لکھا جو روم میں رہتا تھا۔ وہ بھی علم نجوم میں ہرقل کی طرح ماہر تھا۔ (اس نے جواب میں لکھا کہ میں ایمان لا چکا ہوں، فی الواقع محمد ﷺ نبی اور رسول موعود ہیں)۔''

[بخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي ..... الخ : ۷]

ہرقل نے اسلام قبول کرنا چاہا، مگر:

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہرقل ابھی حمص ہی میں تھا کہ اس کے رومی دوست (ضغاطر) کا جواب آ گیا۔ یہ جواب ہرقل کی رائے کے عین مطابق تھا کہ نبی ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ نبی (ﷺ) آپ ہی کی ذات گرامی ہے۔ اس رائے کے آنے کے بعد ہرقل نے بڑے رومی لوگوں کو اپنے محل میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ وہ حمص کے محل میں جمع ہو گئے تو ہرقل نے حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر دیے جائیں، چنانچہ وہ بند کر دیے گئے تو اس کے بعد بادشاہ نمودار ہوا اور خطاب کرتے ہوئے کہنے لگا: ''اے روم کے لوگو! کیا ہدایت اور کامیابی میں سے کوئی حصہ تمھاری بھی قسمت میں لکھا ہے؟ یاد رکھو! اگر تم چاہتے ہو کہ تمھاری سلطنت باقی رہے تو:

((فَتَبَايَعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ))

''اس نبی کی بیعت کر لو۔''

بس یہ جملہ سننے کی دیر تھی کہ وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف دوڑے لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو بند پڑے ہیں۔ جب ہرقل نے ان کی یہ نفرت ملاحظہ کی اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات سے ناامید ہو گیا کہ وہ ایمان لائیں گے تو اس نے سیکورٹی والوں کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاؤ۔ جب یہ لوگ آ گئے تو ہرقل بات بدلتے ہوئے کہنے لگا: ''سنو! میں نے تو یہ باتیں اس لیے کی تھیں تا کہ تمھارا امتحان لوں کہ تم اپنے دین پر کس قدر پختہ ہو؟ اس پختگی کا نظارہ میں نے کر لیا۔'' ہرقل کا یہ کہنا تھا کہ سب لوگوں نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور اس کی بات سے خوش ہو گئے۔ جی ہاں! ہرقل کے بارے میں جو آخری خبر تھی وہ یہی تھی۔'' [بخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي ..... الخ: ٧]

شاہِ ایران کو خط عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے پہنچایا:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو خط لکھا تو عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ روانہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو حکم دیا کہ وہ اس کو گورنر بحرین کے حوالے کر دے۔ پھر گورنر بحرین نے انھیں کسریٰ (شاہ ایران) کے پاس پہنچا دیا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ((فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ))
[بخاري، كتاب المغازي، باب كتاب النبي ﷺ إلى كسرى و قيصر: ٤٤٢٤]
''جب اس نے خط پڑھا تو پھاڑ دیا۔''

شاہِ مجوس اور مجوسیوں کی بربادی:

ثقہ تابعی سعید بن المسیب کے مطابق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مجوسیوں کے لیے بددعا کرتے ہوئے کہا:

((أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ))
[بخاري، المغازي، باب كتاب النبي ﷺ إلى كسرى و قيصر: ٤٤٢٤]
''وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 32

عہد نبوی کی گوریلا کارروائیاں

وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد نبوی کی گوریلا کارروائیاں

معرکۂ بدر سے پہلے عشیرہ کی کارروائی:

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں: ''میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا، ان سے دریافت کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ انھوں نے کہا: ''انیس (۱۹) غزوات میں۔'' ان سے پھر سوال ہوا: ''تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنی جنگیں لڑی ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: ''سترہ (۱۷)۔'' میں نے سوال کیا: ''پہلا غزوہ کون سا تھا؟'' انھوں نے عشیرہ یا عسیرہ کہا۔ پھر میں نے قتادہ رحمہ اللہ سے یہ واقعہ بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔'' [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة العشيرة ...... الخ: ۳۹۴۹۔ مسلم: ۱۲۵۴ بعد ۱۸۱۲]

غزوۂ عشیرہ مشرکوں کے تجارتی قافلے کے تعاقب کے لیے تھا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ابواسحاق کی روایت میں ''غزوہ عشیرہ'' کا ذکر کیا ہے۔ [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة العشيرة ...... الخ، قبل الحديث: ۳۹۴۹]

اڑھائی ہزار اونٹوں کے قافلے کے تعاقب کے لیے بواط کی کارروائی:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بطن بواط کی لڑائی میں گئے (وہ جہینہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے۔ [مسلم، كتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل ...... الخ: ۳۰۰۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوریلا کارروائیوں کا بہترین ہتھیار ''دشمن کے تجارتی راستہ کی ناکہ بندی'':

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتلایا کہ وہ (زمانۂ جاہلیت سے) امیہ بن خلف کے دوست تھے۔ جب بھی امیہ (شام جانے کے لیے) مدینہ سے گزرتا تو ان کے ہاں قیام کرتا، اسی طرح سیدنا سعد رضی اللہ عنہ (تجارتی اور دیگر امور میں) جب مکہ سے گزرتے تو امیہ کے ہاں قیام کرتے۔ پھر جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو سعد رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے (کی نیت سے) مکہ گئے، وہاں انھوں نے امیہ کے ہاں قیام کیا تو امیہ سے کہا: ''میرے لیے تنہائی کا کوئی وقت بتاؤ تاکہ میں اس دوران بیت اللہ کا طواف کرلوں۔'' چنانچہ امیہ دوپہر کے وقت انھیں لے کر نکلا تو ابوجہل کی ان دونوں سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے پوچھا: ''اے ابوصفوان! یہ تیرے ساتھ کون ہے؟'' امیہ نے کہا: ''یہ سعد بن معاذ ہیں۔'' یہ سن کر ابوجہل سعد رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا: ''میں تمھیں مکہ میں امن کے ساتھ طواف کرتا ہوا نہ دیکھوں، تم لوگوں نے بے دین لوگوں کو (اپنے ہاں مدینہ میں) پناہ دے رکھی ہے اور یہ بھی ارادہ رکھتے ہو کہ (دوران لڑائی) ان کی مدد بھی کروگے۔ اللہ کی قسم! اگر تم ابوصفوان کے ساتھ نہ ہوتے تو سلامت بچ کر اپنے گھر نہ جاتے۔'' اس پر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی آواز ابوجہل کے خلاف بلند ہوگئی، وہ اسے کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! اگر آج تم نے مجھے طواف سے روکا تو میں تمھیں ایسی چیز سے روکوں گا جو تمھارے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ ہوگی، تیرا (تجارتی) راستہ تو مدینہ سے ہی ہوکر جاتا ہے!''

امیہ درمیان میں آگیا اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: ''سعد! ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے بلند آواز سے مت بولو، یہ اہل مکہ کا سردار ہے۔'' اس پر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ امیہ سے کہنے لگے: ''امیہ! تو ایسی بات نہ کر، اللہ کی قسم! میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ لوگ تجھے مروائیں گے۔'' امیہ کہنے لگا: ''کیا مکہ میں؟'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس کا مجھے (علم) نہیں۔'' امیہ یہ سن کر سخت گھبرا گیا پھر جب اپنے گھر آیا تو بیوی سے کہنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا: ''اے ام صفوان! دیکھا نہیں، یہ سعد میرے متعلق کیا کہہ رہے ہیں!'' اس نے پوچھا: ''کیا کہہ رہے ہیں؟'' امیہ کہنے لگا: ''یہ کہہ رہے ہیں کہ محمد (ﷺ) نے ان لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔ میں نے پوچھا کہ کیا مکہ میں؟ تو وہ کہنے لگے کہ اس کا مجھے نہیں معلوم، اب اللہ کی قسم! میں تو مکہ سے باہر قدم نہیں رکھوں گا۔'' [بخاري، كتاب المغازي، باب ذكر النبي ﷺ من يقتل ببدرٍ : ۳۹۵۰]

گوریلا کارروائی میں مجاہدین کے ہاتھوں پہلی بار کافر کا قتل:

سیدنا جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جہادی دستہ تشکیل دیا جس کا کمانڈر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔ وہ چلنے لگے تو رسول کریم ﷺ سے جدائی کے غم میں زار و قطار رونے لگے اور بیٹھ گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کی کیفیت دیکھ کر ان کی جگہ عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو کمانڈر مقرر کر دیا، ایک تحریر ان کے حوالے کی اور فرمایا: ''جب تک تم فلاں جگہ نہ پہنچ جاؤ تحریر نہ پڑھنا۔'' اور فرمایا: ''جب اس مقام پر پہنچو تو اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو آگے جانے پر مجبور نہ کرنا۔'' چنانچہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ جب مقررہ مقام پر پہنچے تو خط پڑھنے لگے، شہادت کی موت کا خیال آیا تو ((اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)) پڑھا اور کہنے لگے: ''ہم نے (فرمان رسول ﷺ) سنا اور (سننے کے بعد اطاعت پر ڈٹ گئے۔'' پھر انھوں نے اپنے جہادی ساتھیوں کو صورت حال بتلائی (کہ جو آگے جانا چاہتا ہے وہ جائے اور جو نہیں جانا چاہتا وہ یہیں ٹھہر جائے) اور خط پڑھ کر سنایا۔ دو آدمیوں کے سوا باقی سب سفر پر گامزن ہو گئے، حتیٰ کہ وہ وادیٔ نخلہ میں جا پہنچے۔ وہاں ان کا سامنا عمرو بن حضرمی سے ہوا تو انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ مجاہدین کو یہ پتا نہ چل سکا کہ معرکے کا یہ دن رجب کے مہینے کا ہے یا جمادی الثانی کا ہے۔ اس پر مشرکین مسلمانوں کو طعنہ دینے لگے کہ انھوں نے حرمت والے مہینے میں قتل کا اقدام کیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ بعض مسلمانوں نے کہا اگر وہ بھلائی کو پہنچ جاتے تو ان کے لیے اجر ہوتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [البقرة: ٢١٨]

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

[السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ١١، ١٢، ح: ١٧٧٤٥۔ مسند أبي يعلى: ٢/ ٦٣، ٦٤، ح: ١٥٣١۔ طبراني كبير: ٢/ ١٦٢، ١٦٣، ح: ١٦٧٠]

ابو بصیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں گوریلا کارروائیاں اور قریش مکہ کی بے بسی:

سیدنا مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حدیبیہ سے) واپس مدینہ تشریف لے آئے تو ایک روز قریش کا ایک جوان ابو بصیر رضی اللہ عنہ جو مسلمان تھا، بھاگ کر مدینہ آ گیا۔ قریش کے لوگوں نے اسے واپس لانے کے لیے دو آدمی روانہ کیے، انھوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''ہم وہی عہد یاد دلانے کے لیے آئے ہیں، جو آپ نے ہمارے ساتھ کر رکھا ہے۔'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو ان دو آدمیوں کے حوالے کر دیا۔ وہ دونوں انھیں لے کر چلتے بنے۔ جب وہ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہ اپنے پاس موجود کھجوریں کھانے کے لیے اپنی سواریوں سے اترے۔

ابو بصیر رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک سے کہنے لگے: ''یار، اللہ کی قسم! تیری تلوار مجھے بڑی زبردست معلوم ہوتی ہے۔'' (اپنی تلوار کی تعریف سنتے ہی) اس نے تلوار نیام سے نکالی اور کہا: ''ہاں ہاں! اللہ کی قسم! یہ بڑی باکمال ہے۔ میں تو اس کا کئی بار تجربہ کر چکا ہوں۔'' ابو بصیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''ذرا پکڑانا، میں اسے دیکھوں تو سہی۔'' یوں ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے تلوار اپنے قبضے میں کر لی، وار کرنے کی پوزیشن میں تھاما اور اس (تلوار کے مالک) کی گردن اڑا دی، حتی کہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا، دوسرا بھاگ اٹھا اور اس نے مدینے آ کر سانس لیا، بھاگتا ہوا سیدھا مسجد میں پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو کہا: ''یہ تو خوف زدہ دکھائی دے رہا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ نبی ﷺ کے سامنے پہنچا تو کہنے لگا: ''اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہونے والا ہوں۔'' اور اسی دوران ابو بصیر بھی آ گئے، وہ یہ منظر دیکھ کر کہنے لگے: ''اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! اللہ نے آپ کا ذمہ پورا کر دیا، آپ نے تو مجھے ان کے حوالے کر ہی دیا تھا، اب اللہ نے مجھے ان سے چھڑوا دیا ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ))

''اس کی ماں کی خرابی! اگر اس کا کوئی ایک بھی مددگار ہوتا تو پھر لڑائی کے شعلے بھڑک اٹھتے۔''

ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو سمجھ گئے کہ آپ ﷺ دوبارہ مجھے ان مشرکوں کے حوالے کر دیں گے، تو وہاں سے نکلے اور سمندر کے ساحل پہ ڈیرے ڈال دیے۔ ادھر سہیل کے بیٹے ابو جندل رضی اللہ عنہ بھی مشرکوں سے بھاگ کر ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے۔ پھر یہ سلسلہ چل نکلا کہ جو بھی اسلام قبول کرتا، وہ قریش سے نکل بھاگتا اور ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے آ ملتا۔ اس طرح سے ان لوگوں کی ایک جماعت بن گئی۔ اللہ گواہ ہے، ان لوگوں کو جب بھی معلوم ہوتا کہ قریش کا تجارتی قافلہ شام کی طرف جا رہا ہے تو یہ اسے راستے ہی میں روک لیتے، انھیں قتل کرتے اور ان کے مال و دولت پر قبضہ کر لیتے۔ اس صورت حال سے پریشان ہو کر قریش نے نبی ﷺ کی طرف اللہ اور رحم کا واسطہ دے کر درخواست بھیجی کہ آپ کسی کو ابو بصیر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں اور اسے روکیں، (اب ہم اپنی شرط سے دست بردار ہوتے ہیں) اب جو شخص بھی ہمارے پاس سے آپ کے ہاں جائے گا، اسے امن ہے۔'' چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے پاس اپنا قاصد بھیجا (اور انھیں واپس بلا لیا)۔'' [بخاري، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد ...... الخ : ٢٧٣١، ٢٧٣٢]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 33

تاریخِ اسلام کے تابناک جہادی نقوش

اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اسلام کے تابناک جہادی نقوش

لشکر کفار کا تعاقب کرنے والے عظیم لوگوں کا دستہ :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے کہا، اے بھانجے ! تیرا باپ زبیر اور (نانا) ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا: ﴿ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾ [آل عمران : ١٧٢] ''وہ جنھوں نے اللہ اور رسول کا حکم مانا، اس کے بعد کہ انھیں زخم پہنچا، ان میں سے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے نیکی کی اور متقی بنے بہت بڑا اجر ہے۔'' نبی ﷺ کو جب اُحد کے دن تکالیف پہنچی اور مشرکین واپس چلے گئے تو آپ کو خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں وہ دوبارہ واپس نہ آ جائیں تو آپ نے فرمایا: ''کون ہے جو ان کے تعاقب میں جائے؟'' تو آپ کے اس ارشاد پر ستر (٧٠) صحابہ نے لبیک کہا، ان میں ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ الذين استجابوا لله والرسول ﴾ : ٤٠٧٧ـ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و زبير رضي الله عنهما : ٢٤١٨]

مجاہدین پر اونگھ کا طاری ہونا :

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

((غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ : فَجَعَلَ سَيْفِيْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ))

[بخاري، كتاب التفسير، باب قوله : ﴿ أمنة نعاسا ﴾ : ٤٥٦٢]

''ہم پر اونگھ طاری ہوگئی، جبکہ ہم اُحد کے دن اپنی صفوں میں کھڑے تھے، عالم یہ تھا کہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گر جاتی، میں اسے اٹھاتا اور وہ پھر گر جاتی اور میں پھر اسے اٹھا لیتا۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِيْ طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَ إِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ)) [مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة النساء مع الرجال : ١٨١١]

''اونگھ کی وجہ سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی۔''

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کن حالات میں جہاد کیا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُنْتِنٌ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب : ٤١٠٠]

''(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت یہ تھی) کہ وہ ایک مٹھی بھر جَو کا آتا (جو ایک مجاہد کے حصے میں آتا) ایسے روغن میں ڈال کر پکایا جاتا تھا، جس میں سے بو آتی تھی۔ یہی کھانا مجاہدین کے سامنے رکھا جاتا تھا، وہ بھوکے ہوتے تھے، کھاتے تو ان کے حلق میں چپک جاتا تھا اور بو الگ ستاتی تھی۔''

معرکہ موتہ کے شہید:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ موتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور پھر فرمایا:

((إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ))

[بخاري ، كتاب المغازي ، باب غزوة مؤتة من أرض الشام : ٤٢٦١]

''اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر (امیر ہوں گے) اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ (امیر ہوں گے)۔''

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ))

موتہ میں جنگ کے روز جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، تو میں نے ان کے زخموں کی گنتی شروع کی تو ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم شمار کیے۔ (لطف کی بات یہ تھی کہ) ان زخموں میں سے کوئی ایک بھی زخم ان کی پیٹھ پر نہ تھا۔ [بخاري ، كتاب المغازي ، باب غزوة مؤتة من أرض الشام : ٤٢٦٠]

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نو تلواریں توڑ کر سیف من سیوف اللہ کے لقب کے مستحق ٹھہرے

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا: ''لوگوں کو مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا جائے۔'' (اہل مدینہ جمع ہو گئے) تو آپ نے فرمایا:

((نَابَ خَبَرٌ ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هٰذَا الْغَازِي إِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا ، فَلَقُوا الْعَدُوَّ ، فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوْا لَهُ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيدًا ، أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ ، فَاسْتَغْفِرُوْا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتّٰى قُتِلَ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأُمَرَاءِ هُوَ أَمَّرَ نَفْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُعَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ فَانْصُرْهُ))

[مسند أحمد: ٥/ ٢٩٩، ح: ٢٢٦١٢ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥/ ٤٨، ح: ٨١٥٩ـ ابن حبان: ٧٠٤٨]

''مسلمانو! میں اس غزوہ کے لشکر کے متعلق بتاتا ہوں کہ وہ اپنے سفر پر گامزن رہے تا آنکہ وہ دشمن کے خلاف معرکہ آرا ہوئے، اس دوران میں زید (رضی اللہ عنہ) شہید ہو گئے، سو تم ان کے لیے بخشش طلب کرو۔'' لوگوں نے ان کے لیے بخشش کی دعا کی اور آپ نے فرمایا: ''زید کے بعد ابو طالب کے بیٹے جعفر (رضی اللہ عنہ) نے پرچم تھاما، وہ دشمن کے خلاف جواں مردی سے خوب لڑے، یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں۔ لوگو! ان کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگو۔ اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا پکڑا اور ثابت قدمی سے جمے رہے، حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کا سوال کرو۔ اب کے خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) نے پرچم کو پکڑ لیا ہے، اگرچہ وہ مقرر کیے گئے کمانڈروں میں سے نہ تھے، مگر انھوں نے اپنے دل کو اس مشکل وقت میں مشکل ذمہ داری سنبھالنے کا حکم دیا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو بلند فرمایا اور اللہ کے حضور دعا کرنے لگے: ''اے اللہ! خالد تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، اس کی مدد فرما۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (موتہ میں برسر پیکار) لشکر کے بارے میں ابھی کوئی خبر نہ آئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت سے لوگوں کو آگاہ فرما دیا۔ آپ ﷺ نے بتلایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَخذ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة مؤتة من أرض الشام : ٤٢٦٢]

''زید رضی اللہ عنہ نے پرچم تھاما، وہ شہید کر دیے گئے تو جعفر (رضی اللہ عنہ) نے پرچم پکڑ لیا، وہ شہید ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا اٹھا لیا اور پھر وہ بھی شہید ہو گئے۔'' آپ خبر سنا رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے متواتر آنسو جاری تھے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''آخر اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پرچم تھام لیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ان (رومیوں) کے خلاف فتح سے ہم کنار کر دیا۔''

قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے:

((لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَةٌ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة مؤتة من أرض الشام : ٤٢٦٥]

''موتہ کی جنگ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ میرے ہاتھ میں اب کوئی تلوار نہ رہی، صرف یمن کا بنا ہوا چوڑے پھل کا تیغہ باقی رہ گیا (تو میں اسی سے لڑتا رہا)۔''

جعفر رضی اللہ عنہ کی فرشتوں کے ہمراہ پرواز:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَرَّ بِي جَعْفَرٌ اللَّيْلَةَ فِي مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ وَهُوَ مُخَضَّبُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ أَبْيَضُ الْفُؤَادِ))

[مستدرك حاكم : ٣/٢١٢، ح : ٤٩٤٣ و إسناده صحيح]

''آج رات جعفر (رضی اللہ عنہ) میرے پاس سے فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ گزرے، ان کے پر خون سے لتھڑے ہوئے تھے اور ان کا دل سفید تھا۔''

پاؤں پر چیتھڑے پہن کر جہاد میں حصہ لیا گیا:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ وَ نَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَ نَقِبَتْ قَدَمَايَ وَ سَقَطَتْ أَظْفَارِيْ وَ كُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع : ٤١٢٨]

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی کے لیے نکلے۔ ہم چھ ساتھی تھے اور سواری کے لیے ہم سب کے پاس ایک ہی اونٹ تھا، جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ (پیدل چلنے کی وجہ سے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے، میرے بھی پاؤں پھٹ گئے اور ناخن بھی جھڑ گئے۔ چنانچہ ہم پاؤں پر کپڑے کی پٹی باندھ باندھ کر چل رہے تھے، اسی لیے اس لڑائی کا نام ''غزوۃ ذات الرقاع'' (یعنی چیتھڑوں والی لڑائی) پڑ گیا۔''

ہاتھ میں تلوار اور جھنڈا تھام کر دعوت پیش کرنے کا جہادی طریقہ:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا:

((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ ، يُحِبُّ اللّٰهَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيْلَ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر: ٤٢١٠۔ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه: ٢٤٠٦]

''کل میں ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' آپ کا یہ فرمان سن کر لوگ رات بھر مضطرب و منتظر رہے کہ دیکھو! جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ صبح ہوتے ہی سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا اسے ملے گا۔ آپ نے پوچھا: ''علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''انھیں بلاؤ۔'' انھیں لایا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی۔ پھر تو وہ ایسے تندرست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ آپ ﷺ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا تو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے، یارسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک لڑوں جب تک کہ وہ ہماری طرح اسلام قبول نہ کر لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں ہی چلے جاؤ، جب تم ان کے علاقے میں پہنچو تو انھیں اسلام کی دعوت دینا اور اللہ کے جو حقوق ان پر واجب ہیں وہ انھیں بتانا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمھاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمھارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز درخواستیں:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان نہ تو ابوسفیان کی طرف توجہ کرتے تھے اور نہ ہی اس کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ ایک دفعہ اس نے آپ ﷺ سے کہا:

((يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ قَالَ نَعَمْ : قَالَ عِنْدِيْ أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِيْ سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا ، قَالَ نَعَمْ : قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ ، قَالَ نَعَمْ : قَالَ وَتُؤَمِّرُنِيْ حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ ، قَالَ : نَعَمْ))

[مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي سفيان بن حرب : ٢٥٠١]

''اے اللہ کے نبی! میری تین درخواستیں ہیں، اگر اجازت ہو تو عرض کروں۔ آپ نے فرمایا: ''کہو!'' اس نے کہا، اول تو یہ کہ میری عرب کی خوبصورت ترین بیٹی ام حبیبہ کو اپنی زوجیت میں قبول فرمائیں، چنانچہ آپ نے منظور فرما لیا۔ پھر عرض کیا، معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیجیے! آپ نے اسے بھی منظور فرمایا۔ پھر عرض کیا، مجھے اجازت دیجیے کہ جس طرح میں کفر کے زمانے میں مسلمانوں سے مسلسل جنگ کرتا رہا اب اسلام کے زمانہ میں کافروں سے برابر لڑائی جاری رکھوں۔ آپ نے اسے بھی منظور فرمایا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض خواہوں کا قرض ادا ہو جانا اور ایک کھجور بھی کم نہ ہونا:

سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے اور چھ (۶) بیٹیاں بھی۔ جب ان کے باغ کی کھجوریں کٹنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی:

((قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي، وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللَّهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً)) www.KitaboSunnat.com

[بخاري، كتاب المغازي، باب ۸ إذ همت طائفتان أن تفشلا ۰: ۴۰۵۳]

”اے اللہ کے رسول! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میرے والد اُحد کے دن شہید ہو گئے اور وہ بہت قرض چھوڑ کر گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ ایک دفعہ آپ کو دیکھ لیں (تاکہ کچھ نرمی کریں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(ٹھیک ہے) جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگا دو۔“ میں نے ایسا ہی کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے گیا، جب قرض خواہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انھیں اس پر مجھ پر بہت غصہ آیا (کیونکہ وہ یہودی تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے اس طرز عمل کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے بڑے ڈھیر کے گرد تین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکر لگائے اس کے بعد اس ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔'' آپ برابر انھیں ناپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی طرف سے ان کے ذمے ساری امانت (قرض کی رقم) ادا کر دی اور میں یہ بات پسند کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کرا دے، چاہے میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی (بچا کر) نہ لے جاؤں، لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیر بچا دیے بلکہ وہ ڈھیر جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اس سے کھجور کا ایک دانہ بھی کم نہ ہوا۔''

جابر رضی اللہ عنہ کے کھانے میں برکت:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک لگی ہوئی ہے۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا، تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک سے دیکھا ہے۔ اس نے ایک تھیلی نکالی، جس میں سے ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا، میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جَو پیسے۔ وہ پیسنے سے اس وقت فارغ ہوئی جب میں بکری کا بچہ ذبح کر کے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالنے سے فارغ ہوا۔

پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے لگا تو میری بیوی نے کہا، دیکھو! کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا (کہ بہت سے آدمی بلا لاؤ) میں آپ کے پاس آیا اور چپکے سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس موجود تھا تو آپ تشریف لے چلیے اور چند آدمیوں کو (دس سے کم) اپنے ساتھ لے لیجیے۔ یہ سنتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: ''خندق والو! جابر کے گھر تمھاری دعوت ہے۔ چلو جلدی چلو اور جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:'' جب تک میں نہ آؤں تم ہانڈی چولھے سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹیاں بنانا۔'' یہ سن کر میں (گھر میں) آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لائے تو میری بیوی مجھے ڈانٹ پلانے لگی (کہ تم اتنے آدمیوں کو بلا لائے؟) میں نے کہا، جیسا تو نے کہا تھا میں نے وہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا۔ (انھیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے خود ساتھ لیا ہے) پھر اس نے آٹا نکالا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب اس میں ڈال دیا اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہانڈی کی طرف گئے، اس میں بھی لعاب ڈالا اور میری بیوی سے فرمایا: ''روٹی پکانے والی ایک اور بلا لے (اس سے کہہ) میرے ساتھ روٹی مل کر پکا اور کف گیر سے ہانڈی میں سے گوشت نکالتی جا، لیکن اسے چولھے پر سے نہ اتارنا۔'' جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ اللہ کی قسم! سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا (سیر ہو گئے) اور لوٹ گئے۔ ہانڈی کا وہی حال تھا کہ وہ گوشت سے بھری ہوئی اُبل رہی تھی اور آٹے کی بھی وہی کیفیت، اس میں سے روٹیاں بن رہی تھیں۔'' [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق : ٤١٠٢]

معرکہ یرموک میں سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی بہادری:

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ میں کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے۔ انھوں نے کہا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نے دشمن (رومی فوج) پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت ان کے ساتھ کوئی ایک بھی (مسلمان) نہیں رہا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آنے لگے تو رومیوں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور مونڈھے پر دو کاری زخم لگائے، جو زخم بدر کی لڑائی کے موقع پر ان کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک کی لڑائی کے موقع پر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ گئے تھے، اس وقت ان کی عمر کل دس (۱۰) سال تھی۔ اس لیے ان کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی حفاظت میں دے دیا تھا۔ [بخاري، كتاب المغازي، باب قتل أبي جهل : ٣٩٧٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا رستم و مہران کے نام جہادی خط :

ابو وائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ میں رستم و مہران اور اہل فارس کے بادشاہوں کے نام درج ذیل خط لکھا :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلَى رُسْتُمَ وَ مِهْرَانَ وَمَلَأً فَارِسَ ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ، فَإِنِّيْ أَحْمَدُ إِلَيْكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ : فَإِنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الْإِسْلَامَ ، فَإِنْ أَقْرَرْتُمْ بِهِ فَلَكُمْ مَا لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ ، وَ إِنْ أَبَيْتُمْ ، فَإِنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الْجِزْيَةَ ، فَإِنْ أَقْرَرْتُمْ بِالْجِزْيَةِ ، فَلَكُمْ مَا لِأَهْلِ الْجِزْيَةِ ، وَ عَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْجِزْيَةِ ، وَ إِنْ أَبَيْتُمْ ، فَإِنَّ عِنْدِيْ رِجَالًا تُحِبُّ الْقِتَالَ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”(یہ خط) خالد بن ولید کی طرف سے رستم، مہران اور اہل فارس کے بادشاہوں کے نام ہے۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔ میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے، حمد و ثناء کے بعد ! میں تمھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کرتا ہوں، اگر تم اسلام قبول کر لو تو پھر تمھارے لیے وہی احکام ہیں جو کہ دوسرے اہل اسلام کے لیے ہیں اور تمھارے ذمے وہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق و فرائض ہیں جو کہ دوسرے اہل اسلام کے لیے ہیں۔ اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہو تو پھر میں تمھارے سامنے یہ صورت رکھتا ہوں کہ تم جزیہ ادا کرو، اگر تم جزیہ دینے پر تیار ہو تو تمھارے لیے وہی کچھ ہے جو کہ اہل جزیہ کے لیے (اسلام نے) مقرر کیا ہے اور تمھارے ذمے وہی کچھ ہے جو کہ (اسلام نے) جزیہ ادا کرنے والوں پر مقرر کیا ہے اور اگر تمھیں دونوں باتیں قبول نہیں ہیں تو (پھر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ) بلاشبہ میرے پاس ایسے جاں نثار مجاہد ہیں جو موت سے اتنی محبت رکھتے ہیں جتنی کہ اہل فارس شراب سے محبت رکھتے ہیں۔''

[مصنف ابن أبي شيبة : ٥/٧ ، ح : ٣٣٧٢٢ و إسنادہ حسن لذاته ـ عاصم بن أبي النجود صدوق حسن الحديث وثقه الجمهور]

میدانِ قادسیہ ایرانیوں کی تباہی کا منظر پیش کرتا ہے:

ابو وائل شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: '' جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے قادسیہ میں پڑاؤ کیا تو انھوں نے کہا کہ میرے تخمینے کے مطابق ہم تعداد میں سات ہزار یا آٹھ ہزار یا ان کے درمیان ہیں، جبکہ مد مقابل دشمن کی تعداد تیس ہزار (30.000) ہے اور ان کی سواری کے ہاتھی (اور جدید سامان حرب و ضرب بھی ہے)۔''

جب وہ (دشمن کفار) بھی مقام قادسیہ پر اترے۔ تو انھوں نے ہمیں کہا: '' اے اہل عرب! تم بخیر و سلامت اپنے علاقوں کی طرف پلٹ جاؤ، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو تمھارے پاس نفری ہے اور نہ ہی تمھارے پاس جنگ کی تیاری ہے اور نہ ہی تمھارے پاس سامان حرب و ضرب ہے۔

(ہم دوبارہ تمھیں نصیحت کرتے ہیں کہ) تم اپنے علاقوں کی طرف لوٹ جاؤ۔ ہم نے جواب دیا کہ ہم لوٹ کر جانے والے نہیں ہیں، وہ ہمارے تیر اور نیزے دیکھ کر ہنستے تھے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہتے تھے کہ ہم تمھیں پیس کر رکھ دیں گے اور ہمارے تیروں اور نیزوں کو چرخوں سے تشبیہ دیتے تھے۔ جب ہم نے ان کی ہر بات ماننے سے انکار کیا تو پھر انھوں نے دعوت مذاکرات دیتے ہوئے کہا، تم اپنے لشکر میں سے اپنا کوئی سمجھ دار آدمی بھیجو تا کہ وہ ہمیں بتائے کہ تمھارے شہروں (ملکوں) سے ہمارے پاس لانے پر کس چیز نے اکسایا ہے، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو تمھارے پاس جنگ کے لیے نفری ہے اور نہ ہی کوئی تیاری ہے۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ باتیں سننے کے بعد کہا کہ میں ان سے بات چیت کے لیے تیار ہوں۔ پھر سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نہر عبور کر کے ان کے پاس پہنچ گئے اور جا کر رستم کے ساتھ اسی تخت پر بیٹھ گئے تو رستم اور اس کی فوج نے اس بات کو برا جانا۔ ان کی اس حالت سے لطف اٹھاتے ہوئے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مزید کہا، میرے اس طرح تمھارے بادشاہ کے ساتھ بیٹھنے سے نہ تو میرے مرتبہ و مقام میں کوئی اضافہ ہوا ہے اور نہ ہی اس کے مرتبہ و مقام میں کوئی کمی آئی ہے۔ رستم نے کہا، مجھے یہ بات بتاؤ کہ کون سی چیز تمھیں تمھارے ملکوں سے میرے پاس اس حالت میں لے آئی، حالانکہ میں دیکھتا ہوں کہ نہ تو تمھارے پاس نفری ہے اور نہ ہی جنگ کی تیاری ہے؟

جواباً سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

((كُنَّا قَوْمًا فِي شَقَاءٍ وَضَلَالَةٍ ، فَبَعَثَ اللّٰهُ فِينَا نَبِيَّنَا ، فَهَدَانَا اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ ، وَرَزَقَنَا عَلَى يَدَيْهِ ، فَكَانَ فِيمَا رَزَقَنَا حَبَّةٌ ، زَعَمُوا أَنَّهَا تَنْبُتُ بِهٰذِهِ الْأَرْضِ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا مِنْهَا ، وَأَطْعَمْنَا مِنْهَا أَهْلِيْنَا ، قَالُوا : لَا خَيْرَ لَنَا حَتّٰى تَنْزِلُوا هٰذِهِ الْبِلَادَ فَنَأْكُلَ هٰذِهِ الْحَبَّةَ))

''ہم بدبختی و شقاوت اور گمراہی کے مہیب دلدل میں پھنسے ہوئے تھے۔ پس اللہ نے ہم میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ان کی وجہ سے اللہ نے ہمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت اور رزق (بطور غنیمت و فے وغیرہ) عطا کیا۔ پس اس رزق میں کچھ ایسے دانے بھی تھے، میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ وہ اسی (تمھاری) زمین میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس جب ہم نے تمھارے ملکوں کا یہ غلہ خود بھی استعمال کیا اور گھر والوں کو بھی کھلایا تو ہم نے اور ہمارے گھر والوں نے کہا، اس غلے کو کھائے بغیر بھلا کیا عیش و آرام ہے، ایسے کرو کہ تم ان کے ملکوں میں اتر جاؤ۔ پس اب ہم (یہی) غلہ کھائیں گے، (یعنی کہ جب تم ہماری کوئی پیش کش قبول نہیں کرو گے تو ہم یہ علاقہ فتح کر لیں گے اور خود ان کے مالک بن جائیں گے)۔"

یہ باتیں سن کر رستم بھڑک اٹھا اور کہا، پھر تو ہم تمھیں قتل کر دیں گے، تو سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

"اگر تم ہمیں قتل کرو گے تو ہم جنت میں داخل ہو جائیں گے، لیکن جب ہم تمھاری تکہ بوٹی کریں گے تو تم لوگ تو جہنم میں جاؤ گے، الا یہ کہ تم جزیہ دے دو تو پھر ہم تمھیں قتل نہیں کریں گے۔" جب سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انھیں جزیہ ادا کرنے کی پیش کش کی تو وہ بہت تیخ پا ہوئے اور انھوں نے شور کیا۔ پھر مذاکرات کی دعوت دینے والوں نے کہا، ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی صلح نہیں ہے۔ ان کی یہ بات سن کر سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے شاہ فارس! پھر اب تم یہ نہر عبور کر کے ہماری طرف آتے ہو یا ہم آئیں۔ رستم نے کہا نہیں، بلکہ ہم خود نہر عبور کر کے تمھارے پاس آتے ہیں۔ مسلمانوں نے ان کے آنے تک تاخیر کی، پھر ان میں سے جس جس نے نہر عبور کی وہ مارا گیا۔ مسلمانوں نے انھیں عبرت ناک شکست دی اور ان پر قبضہ کر لیا۔"

[مصنف ابن أبي شيبة : ٨/٧، ح : ٣٣٧٣٦ و إسناده صحيح]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ قادسیہ میں سیدنا ابو محجن رضی اللہ عنہ بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے:

ثقہ تابعی محمد بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ قادسیہ کے دن ابو محجن رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، کیوں کہ انھوں نے شراب پی ہوئی تھی۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انھیں قید کرنے کا حکم دیا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیمار ہونے کی وجہ سے ایک گھر میں رکے ہوئے تھے (میدان کارزار میں نہیں جا سکتے تھے) گھر والوں نے انھیں مکان کی چھت پر چڑھایا تاکہ وہ (میدان جنگ میں) لوگوں کی طرف دیکھ سکیں۔ شہسوار دستے کے کمانڈر خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ تھے۔

جب لوگ ایک دوسرے سے میدان جنگ میں لڑ رہے تھے تو سیدنا ابو محجن رضی اللہ عنہ نے کہا:

كَفٰى حُزْنًا أَنْ تَطْرُدَ الْخَيْلُ بِالْقَنَا   وَأُتْرَكُ مَشْدُوْدًا عَلٰى وَثَاقِيَا

"میرے لیے یہ رنج وغم کیا کم ہے کہ جب گھوڑے نیزوں کے ساتھ دوڑ رہے ہیں، اس وقت میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوں۔"

پھر انھوں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمیٰ بنت خصفہ سے کہا، مجھے چھوڑ دو! میں اللہ کے عہد پر یہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ نے مجھے زندہ لوٹا دیا تو میں پھر اپنے پاؤں میں بیڑی پہن لوں گا اور اگر میں شہید کر دیا گیا تو میرے لیے رحم کی دعا کرنا۔ محمد بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہماری والدہ نے ابو محجن کو (اس وقت) آزاد کر دیا جب کہ کافر دشمن ہم پر ٹوٹ پڑے تھے۔ جب انھیں آزاد کیا گیا تو وہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بلقاء نامی گھوڑے پر سوار ہو گئے اور گھوڑے کو ایڑ لگا کر سیدھے میدان کارزار میں پہنچ گئے، ابو محجن دشمن پر جس طرف سے بھی حملہ کرتے تو اسے تتر بتر کر کے شکست سے دوچار کر دیتے۔ ان کے اس قدر زبردست حملہ کو دیکھ کر لوگ کہتے کہ یہ کوئی فرشتہ ہے۔ مکان کی چھت سے یہ منظر دیکھ کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضَّبْرُ ضَبْرُ الْبَلْقَاءِ، وَالطَّعْنُ طَعْنُ أَبِي مِحْجَنٍ
وَ أَبُوْ مِحْجَنٍ فِي الْقَيْدِ

''(اس سوار کے گھوڑے کا) پلٹنا جھپٹنا تو میرے گھوڑے بلقاء کی طرح ہے، اور اس (مجاہد کا) نیزہ چلانے کا انداز تو ابومحجن کی طرح ہے، جبکہ ابومحجن تو قید میں ہے۔''

جب دشمن کو شکست ہوگئی تو سیدنا ابومحجن رضی اللہ عنہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف لوٹے اور اپنے پاؤں کو بیڑی پہنا لی، تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ابومحجن رضی اللہ عنہ کے معاملے کے بارے میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو ساری بات بتا دی، یہ سن کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ کی قسم! آئندہ اس آدمی کو کبھی سزا نہیں دوں گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مصیبت سے چھٹکارا دیا۔'' پھر انھوں نے سیدنا ابومحجن رضی اللہ عنہ کی بیڑی کھول دی تو ابومحجن رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں پہلے پیتا تھا تو مجھ پر حد لگا کر مجھے اس گناہ سے پاک کر دیا جاتا تھا، اب اگر آپ نے مجھے حد لگانے سے آزاد کر دیا ہے تو میں بھی اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں بھی اب کبھی نہیں پیوں گا۔''

[سنن سعيد بن منصور : ٢/١٩٧، ١٩٨، ح : ٢٥٠٢ و إسناده صحيح، مصنف ابن أبي شيبة]

جنگ یرموک میں دشمن کی پسپائی کا منظر:

سیدنا عیاض الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی جنگ یرموک میں موجود تھا اور ہم پر (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ) پانچ امیر تھے جو ① سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ② یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ③ سیدنا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ ④ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ⑤ اور سیدنا عیاض رضی اللہ عنہ تھے...... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب قتال شروع ہو جائے تو تم پر سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ امیر ہیں۔ عیاض الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پیغام بھیجا کہ موت ہم پر چاروں طرف سے اُمڈ آئی ہے (یعنی شہادتیں بکثرت ہو رہی ہیں) لہٰذا آپ اور لشکر بھیج کر ہماری مدد کریں، اس پیغام کے جواب میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((إِنَّهُ قَدْ جَاءَ نِي كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّونَنِي ، وَ إِنِّي أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا ، فَاسْتَنْصِرُوْهُ ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نُصِرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ أَقَلَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِيْ هَذَا فَقَاتِلُوْهُمْ ، وَلَا تُرَاجِعُوْنِيْ))

"مجھے تمھارا پیغام مل گیا ہے اور تم اس بات کا مطالبہ کر رہے ہو کہ میں اور فوج بھیج کر تمھاری مدد کروں، میں تمھیں اس سے زیادہ بہتر ذات کے بارے میں بتاتا ہوں جو بہت زیادہ مدد کرنے والی ہے اور میدان کارزار میں دشمن کو تباہی سے دوچار کرنے والی ہے، لہٰذا تم اس سے مدد طلب کرو (اور تم وہ وقت یاد کرو جب) اس نے میدانِ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو تیرہ (313) کے لشکر کی ایک ہزار (1000) کے لشکر کے مقابلے میں مدد کی تھی، جن کی تعداد تمھاری تعداد سے بھی کم تھی۔ جب تمھیں میرا یہ خط موصول ہو جائے تو تم ان کفار سے لڑتے رہو اور میری طرف مت آنا۔"

سیدنا عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پھر ان سے (زبردست) جنگ لڑی اور انھیں شکست دی اور انھیں تقریباً بتیس (32) کلومیٹر تک بھگا دیا۔"

[مسند أحمد : ۱/ ۴۹ ، ح : ۳۴۴ و إسنادہٗ حسن لذاته ، مصنف ابن أبي شيبة : ۷/ ۲۵ ، ۲٦ ، ح : ۳۳۸۲۲ وصححه ابن حبان : (۴۷٦٦)]

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ میدانِ یرموک میں دعائیں کرتے ہوئے:

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

"معرکہ یرموک میں آوازیں آنی بند ہو گئیں سوائے ایک مجاہد کی آواز کے اور وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں گویا تھا:

"یَا نَصْرَ اللّٰهِ إِقْتَرِبْ"

"یا اللہ! جلدی تو اپنی مدد لے آ"

حالانکہ اس وقت مسلمان مجاہدین اور رومی آپس میں لڑ رہے تھے، میں نے کہا دیکھوں تو سہی، یہ کس مجاہد کی آواز ہے۔ چنانچہ میں نے جا کر دیکھا تو وہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ تھے جو کہ اپنے بیٹے یزید کے جھنڈے تلے لڑ رہے تھے۔"

[التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة: ٣/٥٧، ح: ٦٦٦١ و إسناده صحيح، مصنف ابن أبي شيبة: ٧/٢٦، ح: ٣٣٨٢٤، تاريخ دمشق: ٢٣/٤٦٦، ت: ٢٨٤٩، و ٥٨/١٨٢، ت: ٧٤٣٨]

فاتح بیت المقدس کے سفر شام کی ایک جھلک:

سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَتَوْا عَلَى مَخَاضَةٍ وَعُمَرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ، فَنَزَلَ عَنْهَا وَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَخَاضَ بِهَا الْمَخَاضَةَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا، تَخْلَعُ خُفَّيْكَ وَتَضَعُهُمَا عَلَى عَاتِقِكَ، وَتَأْخُذُ بِزِمَامِ نَاقَتِكَ، وَتَخُوضُ بِهَا الْمَخَاضَةَ؟ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوَّهْ لَمْ يَقُلْ ذَا غَيْرُكَ أَبَا عُبَيْدَةَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللّٰهُ))

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو ہمارے ساتھ سیدنا ابوعبیدہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجراح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ قافلہ چلتے چلتے جب ایک چھوٹی نہر پر پہنچا تو اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ نہر پر پہنچ کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی سے نیچے اتر آئے اور اپنے جوتے اتار کر اپنے کاندھوں پر رکھ لیے اور اپنی سواری کی لگام پکڑ کر اسی حالت میں نہر میں اتر گئے اور اس میں چلنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین! یہ آپ کیا کر رہے ہیں کہ آپ نے اپنے جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لیے ہیں اور خود سواری کی لگام پکڑ کر نہر کی لہروں کے دوش بدوش یوں چل رہے ہیں۔ شہر کے لوگ آپ کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھیں گے، سو مجھے آپ کی یہ حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''واہ رے ابوعبیدہ بن الجراح! کاش آپ کے علاوہ کوئی اور آدمی ایسی بات کہتا (یعنی ابوعبیدہ یہ باتیں آپ کی شایان شان نہیں تھیں کیونکہ آپ تو بہت سمجھ دار آدمی ہیں) اے ابوعبیدہ! آپ نے ان باتوں کو امت محمد کے لیے باعث مصیبت بنا دیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ ہم قبل از اسلام ذلیل و رسوا قوم تھے، سو اللہ رب العزت نے ہمیں اسلام کی بدولت عزت و شرف بخشا، پس جب کبھی ہم ایسی باتوں کے ذریعے سے عزت و شرف کے خواہاں ہوں گے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت و شرف نہیں بخشا تو پھر اللہ ہمیں ذلیل و رسوا کر دے گا۔''

[مستدرك حاكم : ۱/ ۶۰، ۶۱ ، ح : ۲۰۷ و إسنادہ صحيح ، شعب الإيمان للبيهقي : ۶/ ۲۹۱ ، ح : ۸۱۹۶ ، أمالي للقاضي المحاملي : ۱/ ۲۴۳، ۲۴۴ ، ح : ۲۳۹ ، كتاب الزهد للإمام أبي داؤد : ۱/ ۷۰ ، ح : ۶۶ ، كتاب الزهد والرقاق للإمام عبدالله بن المبارك : ۱/ ۲۰۷ ، ح : ۵۸۴ ، كتاب الزهد للإمام ابن أبي الدنيا : ۱/ ۱۱۸ ، ح : ۱۱۷]

بعض صحیح روایات میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ یوں بھی ہیں:

((أَوَّهْ لَوْ غَيْرُكَ يَقُولُهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ، أَنْتُمْ كُنْتُمْ أَقَلَّ النَّاسِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فأعزكم الله بالإسلام ، فمهما تطلبوا العزة بغيره يذلكم الله تعالى))

"اے کاش! یہ بات ابوعبیدہ تیرے علاوہ کسی اور آدمی نے کہی ہوتی، (آپ کو یاد نہیں!) آپ لوگ (بلحاظ عزت و شرف، خیر و بھلائی اور فلاح و بہبود کے کاموں میں) سب سے کم تھے۔ سو اللہ رب العزت نے اسلام کی وجہ سے تمھیں عزت و شرف سے نوازا، سو اب جب کبھی بھی تم لوگ اسلام کے بغیر عزت و شرف طلب کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھیں ذلیل و رسوا کرے گا۔"

[مستدرك حاكم : ٨١/٣ ، ح : ٤٤٨١ و إسناده صحيح، كتاب الزهد لعبدالله بن المبارك ، ص : ١٩٦ ، ح : ٥٨٤ ، كتاب الزهد للإمام أبي داؤد ، ص : ١٧٣ ، مصنف ابن أبي شيبة : ٢٨/٧ ، ح : ٣٣٨٣٦]

ملک شام کی فتح پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نعرۂ تکبیر بلند کرنا:

ثقہ تابعی اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملک شام آئے تو ان کا اور ان کے ساتھیوں کا کفار نے محاصرہ کر لیا، تو انھیں بہت شدید حالات سے دوچار ہونا پڑا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ خط لکھا: "السلام علیکم! حمد و ثناء کے بعد! بے شک بات یہ ہے کہ کوئی سختی نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اس سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور کوئی بھی سختی دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آ سکتی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس خط میں یہ آیت بھی تحریر کی تھی:

﴿ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَ صَابِرُوا وَ رَابِطُوا وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ [آل عمران : ٢٠٠]

جوابی خط میں سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ بات لکھی تھی:

السلام علیکم! حمد و ثناء کے بعد! اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَہْوٌ وَّ زِیْنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَ تَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ ﴾ [الحدید: ۲۰]

اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کا یہ خط لے کر نکلے، لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور کہا: ''اے اہل مدینہ! ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ خط تمہیں مخاطب کر کے اس لیے لکھا ہے تاکہ وہ تمہیں جہاد کے لیے ابھاریں۔'' زید کہتے ہیں، پھر میرے باپ (اسلم رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ کے بازار میں کھڑا تھا کہ اچانک ہی پہاڑ سے بہت سے لوگ اتر رہے تھے اور ان کے چہرے فتح سے ہمکنار ہونے کی وجہ سے چمک رہے تھے۔ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ایک سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ ایک دوسرے کو اللہ کی مدد و نصرت اور فتح کی خوش خبریاں سنا رہے تھے۔ میں بھی بہت تیزی سے بھاگتا ہوا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور ملک شام فتح ہونے کی خوش خبری ہے، یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نعرۂ تکبیر (اللہ اکبر) بلند کیا اور بعض کہنے والے کہہ رہے تھے کاش کہ (آج بھی اس لشکر کے امیر) سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہوتے۔''

[مصنف ابن أبي شيبة: ۷/ ۲۶، ۲۷، ح: ۳۳۸۲۹ و إسنادہ حسن لذاتہ، هشام بن سعد صدوق حسن الحديث في غير ما أنكر عليه و ثقه الجمهور ـ مستدرك حاكم: ۲/ ۳۰۰، ۳۰۱، ح: ۳۱۷۶، شعب الإيمان للبيهقي: ۷/ ۲۰۵، ۲۰۶، ح: ۱۰۰۱۰، موطا إمام مالك: ۱/ ۲۶۳، ح: ۶]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کا عاجزانہ اسوہ:

ثقہ تابعی قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب کہ وہ ملک شام کی طرف جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ ملک شام کے قریب پہنچ گئے تو انھوں نے اپنی سواری کو بٹھایا اور خود اپنی کسی حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنا کمبل یا (اونٹ کے بالوں سے تیار کی ہوئی اپنی) چادر اپنی سواری کے کجاوے کے دونوں اطراف ڈال دی۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو (اپنے غلام) اسلم کی سواری پر (اپنے نوکر) کی بچھائی ہوئی چادر پر بیٹھ گئے۔ چنانچہ آقا و غلام دونوں ہی اس حال میں چلتے رہے۔ یہاں تک کہ انھیں وہاں کے باشندے ملے۔ اسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ ہمارے قریب آئے تو میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''وہ ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ'' (جو کہ اپنے غلام کی سواری پر غلام کی حقیر و معمولی) چادر پر بیٹھے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہاں کے لوگوں نے ایک دوسرے سے کانا پوسی شروع کر دی (بھلا اس طرح کے بادشاہ و حکمران بھی ہو سکتے ہیں جو اپنے نوکر کی ایک عام سی سواری پر سوار ہو اور اس کے نیچے اس کے غلام کی حقیر و معمولی چادر ہو؟) (ان کی یہ حالت دیکھ کر) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان کی آنکھیں ایسے حکمرانوں کی سواریاں دیکھنے کی طمع رکھتی ہیں جن کا قیامت کے دن اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے۔'' اس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اہل عجم کی سواریاں مراد لے رہے تھے۔ (یعنی یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میں بھی ان کے حکمرانوں کی طرح کسی ایسی سواری پر سوار ہوتا جو کہ صرف اونچے طبقے کے لوگوں کے لیے خاص ہوتی ہے)۔''

[کتاب الزهد والرقاق للإمام عبدالله بن المبارك ، ص : ١٩٦ ، ١٩٧ ، ح : ٥٨٥ و إسناده صحيح ، مصنف ابن أبي شيبة : ٧/ ٢٧ ، ح : ٣٣٨٣٢]

تلواروں کے سائے میں نمازوں کی ادائیگی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تستر کے قلعے کے محاصرے کے وقت وہاں فجر کے وقت پہنچا، لڑائی زوروں پر تھی، کوئی بھی نماز ادا نہ کر سکا۔ ہم سب نے دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھے نماز ادا کی۔ ہم سب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، نماز سے ابھی فارغ ہوئے تھے کہ تھوڑی ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرما دی۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس نماز کے بدلے دنیا و مافیہا کے خزانے بھی عزیز نہ تھے۔

[بخاري، كتاب الصلوة : ٩٤٥]

تستر کا جرنیل امیر المومنین کی بارگاہ میں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہتھیار ڈال دیے۔ میں اسے لے کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: ''بات کرو!'' اس نے کہا: ''زندہ رہنے کے لیے بات کروں یا مرنے کے لیے؟'' (یعنی مجھے ڈر ہے کہ میرا جواب پانے سے پہلے ہی مجھے قتل کر دیا جائے گا)۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بلا جھجک بات کرو۔'' ہرمزان کہنے لگا: ''(زمانۂ جاہلیت میں) جب اللہ نہ ہمارے ساتھ تھا نہ تمھارے ساتھ تھا، ہم تم پر غالب رہے۔ تمھیں غلام بناتے تھے، تمھیں قتل کرتے اور تمھارے اموال غصب کرتے تھے، لیکن جب اللہ تمھارے ساتھ ہوا تو ہم کمزور ہو گئے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے) کہا: ''آپ کا کیا مشورہ ہے؟'' میں نے کہا: ''اے امیر المومنین! میں اپنے پیچھے بے شمار دشمن اور شان و شوکت چھوڑ کر آیا ہوں۔ اگر آپ اسے قتل کر دیں گے تو ساری قوم زندگی سے مایوس ہو جائے گی اور وہ اپنی شان و شوکت (بچانے) کے لیے زیادہ سنگدل ہو جائیں گے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تو کیا میں سیدنا براء بن مالک اور سیدنا مجزاۃ بن ثور رضی اللہ عنہما کے قاتل کو زندہ چھوڑ دوں؟'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ اسے قتل کر دیں گے، تو میں نے کہا: ''اس کو قتل کرنے کا کوئی جواز تو نہیں، آپ نے خود ہی اسے کہا کہ بلا جھجک بات کیجیے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تو نے اس سے رشوت لی ہے، یا اس سے فائدہ اٹھایا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ کی قسم! نہ میں نے رشوت لی اور نہ اس سے کوئی فائدہ اٹھایا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یا تو تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی گواہی کا کوئی دوسرا گواہ لے آ، یا میں پہلے تجھے سزا دوں گا۔" انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں وہاں سے نکلا تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ (سارا ماجرا سن کر) انھوں نے میرے ساتھ گواہی دی۔ تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (اس کے قتل سے) رُک گئے۔ وہ مسلمان ہو گیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

[مسند الشافعي : ١/ ٣١٧، ح : ١٤٨٦ و إسنادهٔ صحيح۔ السنن الكبرى للبيهقي : ٩/ ٩٦، ح : ١٨٦٤٧۔ مصنف ابن أبي شيبة : ١٣/ ٢٥، ح : ٣٤٥٠٦، الأوسط لابن المنذر : ١١/ ٢٦٥، كتاب الأموال للإمام حميد بن زنجوية : ١/ ٣٨٨، ح : ٣٦٥، كتاب الأموال للقاسم بن سلام : ١/ ٢٩٤، ح : ٢٧٤]

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مجاہدین کے لیے دعائیں کرنا:

ثقہ تابعی کلیب بن شہاب الجرمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ اور نہاوند کی خبر آنے میں تاخیر ہو گئی۔ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے نصرت کی دعائیں کرتے تھے۔ لوگ اس بات (نہاوند اور ابن مقرن کے لیے دعائیں کرنے) کا اندازہ اس لیے بھی کر رہے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے علاوہ کسی اور کا نام ہی نہ لیتے تھے۔ کلیب بن شہاب جرمی بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس (مدینہ منورہ میں) ایک بدو آیا اور اس نے پوچھا: "کیا تمھیں نہاوند اور ابن مقرن کے بارے میں کچھ پتا چلا ہے؟" لوگوں نے کہا: "تیرا مطلب کیا ہے؟" اس نے جواب دیا، کچھ بھی نہیں۔ کلیب ابن شہاب کہتے ہیں، یہ بات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی۔ انھوں نے اس بدو کو بلا بھیجا اور اسے کہا کہ اگر تو کوئی خبر لایا ہے تو ہمیں بتا دے۔ اس نے کہا: "اے امیر المومنین! میں فلاں بن فلاں اور فلاں قبیلے سے ہوں۔ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کے ارادے سے گھر سے روانہ ہوا، یہاں تک کہ ہم نے ایسے ایسے مقام پر پڑاؤ کیا۔ جب ہم وہاں سے کوچ کرنے لگے تو سرخ اونٹ پر وہاں ایک آدمی آیا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلے میں نے اس جیسا کوئی آدمی کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا، تو کہاں سے آ رہا ہے؟ اس نے کہا، میں عراق سے آ رہا ہوں۔ ہم نے بے تابی سے پوچھا، وہاں کے لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: لڑائی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دے دی اور سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ نہاوند اور ابن مقرن کون ہیں اور ان کا کیا قصہ ہے؟'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''کیا تجھے یاد ہے کہ جمعہ (ہفتہ) کا یہ کون سا دن تھا؟ اس نے کہا: ''نہیں اللہ کی قسم! مجھے کچھ یاد نہیں۔'' پھر وہ کہہ اٹھا لیکن مجھے یاد آ رہا ہے۔ پھر وہ منزلیں (پڑاؤ کے مقامات) یاد کرنے لگا اور کہنے لگا: ''ہم نے فلاں دن سفر شروع کیا۔ پھر ہم نے فلاں فلاں مقام پر پڑاؤ کیا، یہ اور یہ دن بنتا ہے اور شاید مجھے جنات کا ہرکارہ ملا تھا، کیونکہ ان کے بھی ہرکارے ہوتے ہیں۔ کلیب بن شہاب کہتے ہیں کہ ماشاء اللہ چند دن گزرے تھے کہ فتح کی خبر پہنچ گئی کہ ان کی فلاں دن دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تھی۔

[مصنف ابن أبي شيبة : ١٣/ ٥، ح : ٣٤٤٢٩ و إسناده صحيح۔ ١٠/ ٤٢٢، ح : ٣٠٤٣١، ١٣/ ٢٤، ح : ٣٤٤٨٠ و إسناده صحيح]

جہاد کے ذریعے اہلِ فارس کا سر کچل دیا گیا:

زیاد بن جبیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے کہا، جب تو مجھے اپنی رائے دینا چاہے تو خلوص سے دے۔ یہ اس موقع کی بات ہے جب ہرمزان کے اسلام لانے کے بعد اس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مشیر بننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کو کہا کہ تو پورے اعتماد سے اپنی رائے کا اظہار کر۔ تو اس نے کہا، جی ہاں! موجودہ زمانے میں فارس (ایرانیوں) کا ایک سر اور دو بازو ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، سر کدھر ہے؟ اس نے جواب دیا نہاوند میں، جہاں بنذاذقان کے ساتھ کسریٰ اور اہل اصفہان کے جنگ جو ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تو دونوں بازو کدھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ ہرمزان نے ان کا تذکرہ کیا لیکن میں بھول گیا (بخاری کی روایت میں وضاحت ہے کہ اس نے کہا ان جنگوں کا سر کسریٰ ہے اور ایک بازو قیصر اور دوسرا بازو فارس ہے۔ (بحوالہ حدیث: ۱۵۹) تب ہرمزان نے کہا، آپ دونوں بازو کاٹ دیں، سر خود ہی کمزور ہو جائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے اللہ کے دشمن! تو نے جھوٹ کہا۔ بلکہ میں سر کا ہی قصد کروں گا، اللہ تعالیٰ اسے یقیناً کاٹ دے گا اور جب اللہ تعالیٰ وہ (دشمن کا سر) میری طرف سے کاٹ دے گا، تو مجھ سے دونوں بازو خود بخود دور ہو جائیں گے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دشمن کی طرف جانے کا خود ارادہ کیا تو مسلمان کہنے لگے، اے امیر المومنین! ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ آپ بذات خود عجم کی طرف نہ جائیں۔ اگر آپ وہاں شہید ہو گئے تو مسلمانوں کا نظم نہیں رہے گا، لیکن آپ ان کے مقابلے کے لیے عساکر اسلام بھیج دیں۔ جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مدینہ میں سے مہاجرین و انصار کو روانہ فرمایا اور ان میں اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی شامل کیا اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ وہ اہل بصرہ کے ساتھ جائیں اور سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ وہ اہل کوفہ کے ساتھ جائیں۔ یہاں تک کہ تم سب نہاوند میں اکٹھے ہو جاؤ۔ جب تم وہاں جمع ہو جاؤ تو تمھارے امیر سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ ہوں گے۔''

جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ جب سب مجاہدین نہاوند میں اکٹھے ہو گئے۔ بنداذقان نے اپنا سپہ سالار بھیجا کہ اے عربو! تم اپنی طرف سے اپنا نمائندہ ہماری طرف بھیجو تاکہ ہم اس سے مذاکرات کریں۔ لوگوں نے گفت و شنید کے لیے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو نامزد کیا۔ جبیر بیان کرتے ہیں کہ گویا ابھی وہ میرے سامنے ہیں، دراز قد، گھنی زلفیں اور قدرے بھینگے (انصار کی خصوصیت) وہ ان کے پاس گئے۔ جب وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ہم نے ان سے استفسار کیا۔ انھوں نے ہمیں بتایا، مجھے پتا چلا کہ سپہ سالار نے اپنے ساتھیوں (مشیروں) سے مشورہ کیا کہ اس عربی کے متعلق تم مجھے کیا مشورہ دیتے ہو۔ کیا ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی شان وشوکت اور بادشاہت اسے دکھائیں یا اسے مخفی رکھ کر اس کے سامنے تنگ دامنی کا اظہار کریں۔ انھوں (مشیروں) نے کہا، نہیں! بلکہ ہم اپنی شان وشوکت اور جنگی صلاحیت کو بڑھا چڑھا کر اس کے سامنے رکھیں۔

جب میں ان کے پاس پہنچا تو مجھے ان کی تلواریں اور ڈھالیں یوں دکھائی دیں کہ ان کی چمک سے آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ اور میں نے درباریوں کو سپہ سالار کے پیچھے صف بستہ کھڑے دیکھا، جبکہ وہ سونے کے تخت پر براجمان ہے اور اس کے سر پر تاج ہے۔ میں اپنی شان سے چلتا رہا۔ میں اس کے تخت پر بیٹھنا چاہتا تھا لیکن مجھے اس سے نہ صرف یہ کہ روک دیا گیا بلکہ ڈانٹ پلائی گئی۔ میں نے کہا: سفیروں کے ساتھ یہ سلوک تو نہیں کیا جاتا۔ انھوں نے مجھے کہا کہ تُو تو کتا ہے، تو بادشاہ کے ساتھ بیٹھے گا؟ میں نے کہا: جس طرح وہ تمھارے نزدیک معزز ہے میں اپنی قوم میں اس سے کہیں زیادہ معزز ہوں۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس بات پر بھی اس نے مجھے جھڑک دیا اور کہا کہ وہیں بیٹھ جاؤ، پھر اس کی گفتگو کا میرے لیے ترجمہ کیا گیا۔ اس نے کہا:

((يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا، وَأَعْظَمَ النَّاسِ شَقَاءً، وَأَقْذَرَ النَّاسِ قَذَرًا، وَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا، وَأَبْعَدَهُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَمَا كَانَ مَنَعَنِي أَنْ آمُرَ هٰؤُلَاءِ الْأَسَاوِرَةَ حَوْلِي، أَنْ يَنْتَظِمُوْكُمْ بِالنُّشَّابِ، إِلَّا تَنَجُّسًا بِجِيَفِكُمْ لِأَنَّكُمْ أَرْجَاسٌ، فَإِنْ تَذْهَبُوْا نُخَلِّيْ عَنْكُمْ، وَإِنْ تَأْبَوْا نُرِكُمْ مَصَارِعَكُمْ))

''اے اہل عرب! تم سب لوگوں سے زیادہ بھوکے ہو اور سب سے زیادہ بد بخت اور سب لوگوں سے زیادہ نجس ہو اور سب سے زیادہ دور تمھارا وطن ہے اور تم ہر قسم کی بھلائی سے دور ہو۔ مجھے اس حکم سے کوئی چیز نہیں روکتی کہ میں اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے جنگجوؤں کو حکم دوں اور وہ تمھیں تیروں میں پرو دیں، سوائے تمھارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردار جسموں کی نجاست کے، کیونکہ تم نرے پلید ہو۔ اگر تم واپس اپنے دیس کو جانا چاہو تو ہم تمھارا راستہ نہیں روکیں گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم تمھیں تمھارے لاشے دکھا دیں گے۔''

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جواباً اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر کہا:

((وَاللّٰهِ مَا أَخْطَأْتَ مِنْ صِفَتِنَا وَنَعْتِنَا شَيْئًا، إِنْ كُنَّا لَأَبْعَدَ النَّاسِ دَارًا وَأَشَدَّ النَّاسِ جُوعًا وَأَعْظَمَ النَّاسِ شَقَاءً وَأَبْعَدَ النَّاسِ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُولًا، فَوَعَدَنَا النَّصْرَ فِي الدُّنْيَا وَالْجَنَّةَ فِي الْآخِرَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَتَعَرَّفُ مِنْ رَبِّنَا مُذْ جَاءَنَا رَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْفَلْجُ، وَالنَّصْرُ، حَتّٰى أَتَيْنَاكُمْ، وَإِنَّا وَاللّٰهِ نَرٰى لَكُمْ مُلْكًا وَعَيْشًا لَا نَرْجِعُ إِلٰى ذٰلِكَ الشَّقَاءِ أَبَدًا، حَتّٰى نَغْلِبَكُمْ عَلٰى مَا فِي أَيْدِيكُمْ، أَوْ نُقْتَلَ فِي أَرْضِكُمْ))

''اللہ کی قسم! تو نے ہماری تعریف وتوصیف میں ذرا برابر غلطی نہیں کی، ہم یقیناً سب سے زیادہ غریب الوطن تھے اور سب سے زیادہ بھوکے تھے اور سب سے زیادہ ظالم (بدبخت) تھے اور سب سے زیادہ ہر قسم کی بھلائی سے دور تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا رسول مبعوث کیا، اس نے ہمارے ساتھ دنیا میں نصرت اور آخرت میں جنت کا وعدہ کیا ہے۔ تو جب سے ہمارے پاس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمیں اپنے رب کی طرف سے مسلسل وسعت ونصرت مل رہی ہے یہاں تک کہ ہم تم تک پہنچ گئے اور ہم، اللہ کی قسم! تمھاری بادشاہت اور تمھاری شان وشوکت دیکھ رہے ہیں، اب ہم اس بدبختی اور بھوک کی طرف ہرگز لوٹ کر نہ جائیں گے۔ حتیٰ کہ جو کچھ تمھارے ہاتھوں میں ہے اس پر غلبہ حاصل کر لیں یا تمھاری سرزمین پر شہید ہو جائیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپہ سالار نے کہا، بھنگیے نے اپنے دل سے تمھاری تصدیق کر دی۔ میں وہاں سے اٹھ پڑا اور یقینا اللہ تعالیٰ کی قسم! میری محنت نے سپہ سالار کو مرعوب کر دیا، سپہ سالار نے ہماری طرف اپنا قاصد بھیجا کہ یا تو تم ہماری طرف نہاوند عبور کر کے آ جاؤ یا ہم عبور کر کے تمھاری طرف آ جائیں۔ سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا تم عبور کرو! تو ہم نے عبور کر لیا۔

جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں: ''اس دن جیسا منظر میں آج تک نہ دیکھ سکا۔ جنگجو لوہے کے پہاڑوں کی طرح آ رہے تھے، انھوں نے آپس میں معاہدہ کیا تھا کہ عربوں سے نہیں بھاگیں گے بلکہ کچھ نے تو ایک دوسرے کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ رکھا تھا، حتی کہ کہیں کہیں سات سات آپس میں بندھے ہوئے تھے اور اپنے پیچھے لوہے کے کانٹے بچھا رکھے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہم میں سے جو بھی بھاگا یہ کانٹے اسے کاٹ دیں گے۔ جب سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اس قدر کثرت دیکھی تو کہنے لگے کہ مجھے آج شکست کے علاوہ کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ بے شک ہمارا دشمن چاہتا ہے کہ وہ سب اکٹھے ہو جائیں اس لیے وہ جلدی نہیں کر رہے لیکن اللہ کی قسم! اگر معاملہ مجھ پر ہوتا تو میں یقیناً ان کے پاس جلدی پہنچ چکا ہوتا۔''

جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں: ''سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کثرت سے رونے والے شخص تھے۔ وہ کہنے لگے: ''یقینا اللہ تعالیٰ تجھے ان جیسے بہت سے لشکروں کا مشاہدہ کروائے گا، لیکن وہ تجھے رسوا نہیں کرے گا اور نہ ہی تیرا موقف جھٹلائے گا۔ اور بے شک اللہ کی قسم! مجھے ان کا مقابلہ کرنے سے ایک چیز مانع ہے، جس کا مشاہدہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ اندھیرے قتال شروع نہ کرتے، جب تک نوافل کا وقت نہ ہو جاتا اور ہوائیں نہ چل پڑتیں اور لڑائی کے لیے عمدہ وقت نہ ہو جاتا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنْ تَقَرَّ عَيْنِي الْيَوْمَ بِفَتْحٍ يَكُوْنُ فِيْهِ عِزُّ الْإِسْلَامِ ، وَأَهْلِهِ وَذُلُّ الْكُفْرِ وَأَهْلِهِ ، ثُمَّ اخْتِمْ لِيْ عَلٰى إِثْرِ ذَالِكَ بِالشَّهَادَةِ))

''اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ آج تو ایسی فتح کے ساتھ میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرما جو اسلام اور اہلِ اسلام کے لیے باعث عزت ہو اور کفر اور اہلِ کفر کے لیے باعث ذلت ہو، پھر اس کے بعد مجھے شہادت عطا فرما۔''

پھر انھوں نے کہا: ''اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تم آمین کہو!'' تو ہم سب نے آمین کہا۔ پھر وہ رو پڑے اور ہم بھی رو پڑے۔

پھر سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں اپنے جھنڈے کو پہلی بار لہراؤں تو تم ہتھیار لینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ پھر لہراؤں تو تم اپنے مدمقابل سے قتال کی تیاری کر لو اور جب تیسری بار جھنڈا لہراؤں تو تم میں سے ہر ایک کے مدمقابل جو دشمن ہوں اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ اس پر ٹوٹ پڑیں۔'' جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوا ہوائیں چل پڑیں تو ہمارے قائد نے تکبیر کہی، ہم نے بھی تکبیر کہی۔ سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو یہ فتح کی ہوائیں ہیں اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تمنا پوری کرے گا اور وہ ہمیں فتح عطا فرمائے گا۔'' پھر انھوں نے جھنڈا لہرایا تو سب تیار ہو گئے، پھر دوبارہ لہرایا، پھر تیسری بار لہرایا تو ہم سب اپنے اردگرد موجود دشمنوں پر یک بارگی جھپٹ پڑے۔ سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر میں شہید ہو گیا تو تمھارے امیر سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہوں گے، اگر حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے تو فلاں امیر ہوں گے، اگر وہ بھی شہید ہو گئے تو فلاں امیر ہوں گے، حتیٰ کہ انھوں نے سات اشخاص گنوائے اور آخری امیر سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ جبیر بن حیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھے کسی ایسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کا علم نہیں جو شہادت یا فتح کے بغیر اپنے اہل خانہ کے پاس جانا چاہے اور وہ ہمارے لیے ثابت رہے۔ ہم صرف لوہے کو لوہے کے ساتھ ٹکرانے کی آوازیں ہی سن سکتے تھے، تا آنکہ بے شمار مسلمان شہید ہو گئے۔''

جب ہمارے دشمنوں نے ہمارے صبر کا مشاہدہ کیا اور انھوں نے ہمارا نا قابل شکست عزم بھی دیکھ لیا کہ ہمارا واپسی کا کوئی ارادہ نہیں تو انھیں شکست ہو گئی۔ پھر ایک آدمی گرتا تو اس کے ساتھ بندھے ہوئے سات آدمی اس کے اوپر گرتے اور وہ سب مارے جاتے اور انھوں نے اپنے پیچھے لوہے کے جو کیل کانٹے بچھائے تھے وہی ان کو قتل کرنے لگے۔ سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ نے پکارا: ''تم اپنے شہسوار آگے بڑھاؤ۔'' تو ہم نے اپنے شہسوار آگے بڑھا دیے۔ ہم انھیں قتل کرنے لگے جب سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کی تمنا (فتح) پوری کر دی ہے تو اچانک ایک تیر ان کے پہلو میں آ کر لگا اور وہ شہید ہو گئے۔ ان کے بھائی معقل بن مقرن رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انھوں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا، جھنڈا پکڑ لیا اور اسے پکڑ کر آگے بڑھنے لگے پھر پکارا: ''اللہ تم پر رحم کرے آگے بڑھو۔'' تو ہم آگے بڑھتے گئے اور دشمنوں کو قتل کرتے گئے اور انھیں شکست پر شکست دیتے گئے۔ جب ہم معرکہ سے فارغ ہوئے اور پورا لشکر ایک جگہ جمع ہوا تو سب نے کہا: ''ہمارے امیر کہاں ہیں؟'' تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ تمھارے امیر ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے فتح کے ساتھ ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک بخشی اور ان کا خاتمہ شہادت پر کیا۔'' تب لوگوں نے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

جبیر بن حیہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے اور ''حاملہ کی چیخ'' کی طرح خوش خبری کے منتظر رہتے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک قاصد کے ذریعے فتح کی خوش خبری لکھ بھیجی۔ وہ جب امیر المومنین کے پاس پہنچا، اس نے آتے ہی کہا: امیر المومنین! ایسی فتح کی خوشخبری وصول فرمائیں جس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی اور شرک اور اہل شرک کو ذلیل فرمایا۔ امیر المومنین نے فرمایا: ''کیا سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ ہی نے تجھے بھیجا ہے؟'' اس نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین! آپ نعمان رضی اللہ عنہ کے لیے اجر کی دعا کریں۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور ''إِنَّا لِلّٰهِ'' پڑھا اور پوچھا، تیرا بھلا ہو! اور کون کون شہید ہوا ہے؟ تو اس نے کہا فلاں اور فلاں اور بہت سے شہداء کا نام لیا۔ پھر کہا: ''اے امیر المومنین! بہت سے ایسے بھی ہیں جن کو آپ نہیں جانتے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ بات ان کے لیے نقصان دہ نہیں کہ عمر انھیں نہیں پہچانتا (جس کے لیے انھوں نے جام شہادت نوش کیا ہے وہ) اللہ تو انھیں بخوبی پہچانتا ہے۔''

[ابن حبان : ٤٧٦٥۔ السنن الکبری للبیهقي : ٩٦/٩ ، ح : ١٨٦٤٦۔ اتحاف الخیرة المهرة : ٢٥٧/٥ ، ح : ٤٦٢٩۔ طبقات المحدثین بأصبهان لأبي الشیخ : ١٥/١ ، ح : ٨۔ الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : ٢٧٩/٢ ، ح : ١٠٨٢۔ مستدرك حاکم : ٢٩٣/٣ ، ٢٩٤ ، ح : ٥٢٧٩ ، ٥٧٨/٣ ، ح : ٦٤٧٢]

شہداء جنتوں کے مہمان اور غازی تمھاری گردنوں کے حکمران بنیں گے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے بڑے بڑے شہروں میں لوگوں کو بھیجا تاکہ وہ مشرکین سے لڑیں۔ چنانچہ (مدائن کا حاکم) ہرمزان مسلمان ہو گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان (تین) مقامات (فارس، اصفہان اور آذربائیجان) میں سے کہاں سے لڑائی شروع کی جائے؟ ہرمزان نے کہا کہ ہاں! اس کی مثال اور مسلمانوں کے دشمنوں کی مثال جو یہاں رہتے ہیں، اس پرندے کی طرح ہے، جس کا ایک سر، دو بازو اور دو پاؤں ہوں، اگر ایک بازو توڑ دیا جائے تو اس کے دونوں پاؤں، ایک بازو اور سر کھڑے ہو جائیں گے اور اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں اور سر کھڑا ہو جائے گا اور اگر سر توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں بھی بے کار ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے اور دونوں بازو بھی اور سر بھی۔ پس سر تو کسریٰ (شاہ ایران) ہے اور ایک بازو قیصر (شاہ روم) ہے اور دوسرا بازو فارس ہے۔ لہٰذا آپ مسلمانوں کو حکم دیجیے کہ کسریٰ پر حملہ کریں۔ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا اور سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر کیا، یہاں تک کہ جب ہم دشمن کے ملک میں پہنچے اور کسریٰ کا عامل چالیس ہزار فوج لے کر ہمارے مقابلے میں آیا۔ اس کا ایک ترجمان کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ تم میں سے ایک آدمی مجھ سے گفتگو کرے۔ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو تیرا جی چاہے پوچھ۔ اس نے کہا تم کون لوگ ہو؟ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

((نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيْدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيْدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوْعِ وَ نَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَالِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِيْنَ۔ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ۔ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتّٰى تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ ، أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيْمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ ، وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ))

''ہم عرب کے لوگ ہیں، ہم سخت بدبختی اور سخت مصیبت میں تھے۔ مارے بھوک کے چمڑے اور کھجور کی گٹھلیوں کو چوسا کرتے تھے اور چمڑے اور بال کی پوشاک پہنتے تھے اور درختوں اور پتھروں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ پس ہم اسی حال میں اسی طرح تھے کہ اچانک آسمانوں کے مالک اور زمینوں کے مالک نے جس کا ذکر عظمت وجلال کے ساتھ بلند ہے، ہماری طرف ہماری قوم میں سے ایک نبی بھیجا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے باپ کو اور جن کی ماں کو ہم جانتے تھے۔ پس ہمارے نبی، ہمارے رب کے رسول ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم سے لڑیں، یہاں تک کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو یا جزیہ دو اور ہمارے نبی ﷺ نے ہمارے پروردگار کا یہ پیغام پہنچایا کہ جو شخص ہم میں مقتول ہوگا وہ ایسی جنت میں جائے گا، جو اس نے کبھی نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے باقی رہیں گے وہ تمھاری گردنوں کے مالک ہوں گا۔''

[بخاري، كتاب الجزية والموادعة، باب الجزية والموادعة مع أهل الذمة والحرب : ٣١٥٩]

مجاہدین کے لیے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز نصیحتیں:

ابو عثمان النہدی بیان کرتے ہیں کہ میں آذربائیجان میں عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، انھوں نے سحیم اور ایک آدمی کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کے لیے تین اونٹ دے کر بھیجا اور انھیں دو برتن دیے جن میں میدے کی روٹیاں اور ان کے اوپر شوربا تھا اور شوربے کے اوپر مکھن لگا ہوا تھا۔ جب وہ مدینہ پہنچا تو بتایا گیا کہ عتبہ کا آزاد کردہ غلام سحیم ایک آدمی کے ہمراہ تین سواریوں پر آیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی، جب وہ آئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ''کیا سونا لائے ہو یا چاندی؟'' دونوں نے کہا: ''کچھ بھی نہیں۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''پھر تم دونوں کے ساتھ کیا آیا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''ہمارے ساتھ کھانا ہے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے کہا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین سواریوں پر آیا ہے!؟ تم جو چیز لائے ہو میرے پاس لاؤ۔'' ان دونوں کو سامان کھولنے کے لیے لایا گیا تو شوربا اور مکھن نکلا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو وہ بالکل نرم اور تازہ تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا تمام مہاجرین اس کھانے سے ہی سیر ہوتے ہیں؟'' انھوں نے کہا: ''نہیں، لیکن یہ چیزیں امیر المومنین کے لیے خاص طور پر بھیجی گئی ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب کو حکم دیا: ''لکھو! اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے عتبہ بن فرقد اور اس کے ہمراہ مومنوں اور مسلمانوں کی طرف۔ تم پر سلامتی ہو۔ بعد ازیں! میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ بعد ازیں! اے عتبہ بن فرقد! کمائی نہ تیری ہے نہ تیرے باپ کی ہے اور نہ تیری ماں کی ہے۔'' تین بار یہی جملہ دہرایا، پھر کہا: ''اما بعد! تو مسلمانوں اور مہاجرین کو اس چیز سے سیر کر جس چیز سے تو اپنے گھر میں سیر ہوتا ہے۔'' یہ جملہ بھی تین بار لکھوایا۔ نیز انھوں نے لکھا کہ تم پیدل چلو، چادریں پہنو، جوتے پہنو، نشانے (Target) پر ہٹ (Hit) کرو۔ موزے اور پاجامے رکھ دو اور ان چھنے آٹے کی روٹی کھاؤ۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ریشم پہننے سے منع کر دیا، نیز لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا اور آپ نے شہادت اور درمیان والی انگلی کو اکٹھا کیا (یعنی دو انگلی چوڑا ریشم بوقت ضرورت) استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ تم میان (پاؤں رکھنے کی جگہ) کاٹ دو اور چھلانگ لگا کر گھوڑے پر سوار ہوا کرو۔

ابو عثمان النہدی بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے عمر رسیدہ آدمی کو دیکھا کہ وہ چھلانگ لگاتا تو گھوڑے کے پیٹ پر گرتا، پھر چھلانگ لگاتا تو گھوڑے کے پیٹ پر گرتا، پھر میں نے اس کے بعد دیکھا کہ عمر رسیدہ شہسوار بھی نوعمر لڑکے کی طرح چھلانگ لگا کر سوار ہوتا۔

[بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث : ٢/٦٣٧ ، ح : ٦٠٨ ، اتحاف الخيرة المهرة : ٥/٤٨ ، ح : ٤٢١٦]

مالِ غنیمت کی تقسیم کا شاندار انداز:

اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ عبداللہ بن ارقم (بیت المال کے نگران) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے۔ بے شک ہمارے پاس فتح جلولاء کے زیورات اور سونے چاندی کے کچھ برتن پڑے ہیں، آپ ان اشیاء کے بارے میں کوئی حکم دینا چاہیں تو غور فرمالیں۔ امیر المومنین نے جواب دیا، جب تو مجھے فارغ پائے تو مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع کرنا۔ پھر ایک دن عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو فارغ دیکھا تو کہا میرے خیال میں آج آپ فارغ ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کھجوروں کے سائے میں ایک چادر بچھاؤ۔ چنانچہ چادر بچھادی گئی، مذکورہ مال لایا گیا اور اس چادر پر ڈال دیا گیا۔ پھر امیر المومنین مال کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور یوں دعا کرنے لگے:

اے اللہ! تو نے اپنی کتاب میں اس مال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ ﴾ [آل عمران: ١٤]

''لوگوں کے لیے نفسانی خواہشوں کی محبت مزین کی گئی ہے، جو عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے ہیں۔''

اور (اے اللہ!) تو نے فرمایا:

﴿ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ﴾ [الحديد: ٢٣]

''تاکہ تم نہ اس پر غم کرو جو تمھارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس پر پھول جاؤ جو وہ تمھیں عطا فرمائے۔''

اے اللہ! جو تو نے ہمارے لیے مزین کر دیا ہے ہم اس پر اپنی خوشی چھپانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہم یہ مال کما حقہ خرچ کریں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین کے پاس ان کے بیٹے کو کوئی اٹھا لایا جسے عبداللہ بن بہیہ کہا جاتا تھا، اس نے اپنے باپ سے کہا، اے ابا جان! آپ مجھے ایک انگوٹھی ہبہ کر دیں۔ امیر المومنین نے فرمایا: ''تو اپنی والدہ کے پاس جا وہ تجھے ستّو پلائے گی۔ عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! آپ نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔'' [كتاب الزهد للإمام أحمد بن حنبل: ١/ ١١٥ و إسنادهٔ حسن لذاته، كتاب الزهد للإمام أبي داؤد: ١/ ٧٥، ح: ٧١، مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٥٧٨، ٣٤٢، ح: ٣٤٤٧٤، ٣٣٦٥١، تاريخ دمشق: ٤٤/ ٣٢٤، ٣٢٥]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسریٰ کے خزانے مجاہدین کے قدموں تلے:

ابو عبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور وہ میرے پہلو میں تھے، ان کے پاس میں نہ آتا کہ میں ان سے پوچھ لوں۔ لہٰذا میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، جہاں بھی ہوئے تو میں نے آپ سے شدید نفرت کا اظہار کیا، میں (سرزمین عرب) سے چل پڑا حتیٰ کہ سرزمین روم کے قریب جزیرۃ العرب کے آخری کنارے پر آ گیا۔ وہاں میں نے سوچا کہ میں اس آدمی کے پاس جا کر دیکھوں تو سہی، اگر وہ جھوٹا ہوا تو مجھ سے مخفی نہیں رہے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو میں اس کا اتباع کرلوں گا۔ میں واپس چل پڑا، جب میں مدینہ پہنچا تو لوگ مجھے دیکھتے تو پکار اٹھتے عدی بن حاتم آ گیا ہے، عدی بن حاتم آ گیا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ اور محفوظ ہو جاؤ'' عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: میں ایک دین کا پیروکار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھ سے زیادہ تیرے دین کے متعلق جانتا ہوں'' دو یا تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے: ''کیا تو اپنی قوم کا سردار نہیں؟'' عدی کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ تو صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو (لوٹ کے مال کا چوتھا حصہ کھاتا نہیں؟'' میں نے کہا، یہ بھی صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے دین کے مطابق یہ تیرے لیے قطعاً حلال نہیں ہے'' عدی کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر گھبرا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ اور محفوظ ہو جاؤ گے۔''

بے شک میں سوچتا ہوں یا بے شک میں دیکھتا ہوں یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَّهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُسْلِمَ خَصَاصَةٌ تَرَاهَا مِنْ حَوْلِي وَتُوشِكُ الظَّعِينَةُ أَنْ تَرْحَلَ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، وَلَتُفْتَحَنَّ عَلَيْنَا كُنُوزُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ ، وَلَيَفِيضَنَّ الْمَالُ أَوْ لَيَفِيضُ حَتَّى يُهِمَّ الرَّجُلَ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ مَالَهُ صَدَقَةً))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”تجھے اسلام لانے سے صرف ہماری وہ مخدوش حالت روکتی ہے جو تجھے میرے اردگرد نظر آتی ہے۔ اور عنقریب ایک مسافر عورت بغیر کسی محافظ کے حیرہ سے بیت اللہ کا طواف کرنے جائے گی اور ہمیں ضرور کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر فتح حاصل ہوگی اور مال اتنی کثرت سے ہوگا کہ صدقہ کرنے والا آدمی پریشان ہوگا کہ اس کا صدقہ کون لے گا۔“

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حیرہ سے محافظ کے بغیر سفر کرنے والی عورت کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے اور میں شہسواروں کے اس پہلے دستہ میں شامل تھا جنھوں نے مدائن میں کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں پر بلہ بولا تھا اور تیسری پیش گوئی یقیناً پوری ہوگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی تھی۔

[ابن حبان : ٦٦٧٩ و إسنادهٔ صحيح، مسند أحمد : ٣٧٧/٤ ، ٣٧٨ ، ح : ١٩٥٩٧ ، مصنف ابن أبي شيبة : ٣٢٤/١٤ ، ح : ٣٧٧٦١ ، دلائل النبوة للبيهقي : ٣٤٢/٥ ، سيرة ابن إسحاق : ٢٦٨/٥ ، زيادات العطاردي أبو عبيدة بن حذيفه ثقة صدوق، حسن الحديث و ثقه العجلي وابن حبان والحاكم بتصحيح حديثه : (٥٦١/٢ ، ح : ٣٩٠٦)]

فتح مصر کے ایمان افروز واقعات:

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری قیادت و امارت میں ایک لشکر روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم اسکندریہ میں جا پہنچے، وہاں شاہان مصر میں سے کسی نے کہا کہ اپنے لشکر میں سے کوئی آدمی ہماری طرف روانہ کرو تاکہ ہم آپس میں بات چیت کرسکیں۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ مذاکرات کے لیے میرے علاوہ کوئی آدمی نہ نکلے، سو میں خود ہی مذاکرات کے لیے نکلا۔ میرے ساتھ میرا ترجمان تھا اور ان کے ساتھ ان کا ترجمان تھا۔ ہمارے مذاکرات کے لیے میز رکھی گئی۔ شاہ مصر نے کہا تم کون لوگ ہو؟ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نے پوچھا تم کون ہو تو میں نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّا نَحْنُ الْعَرَبُ ، وَنَحْنُ أَهْلُ الشَّوْكِ وَالْقَرَظِ ، وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ اللّٰهِ ، كُنَّا أَضْيَقَ النَّاسِ أَرْضًا ، وَأَشَدَّهُمْ عَيْشًا ، نَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ ، وَ يَغِيرُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ بِأَشَدِّ عَيْشٍ عَاشَ بِهِ النَّاسُ ، حَتَّى خَرَجَ فِينَا رَجُلٌ لَيْسَ بِأَعْظَمِنَا ، يَوْمَئِذٍ شَرَفًا ، وَلَا أَكْثَرَنَا مَالًا ، وَقَالَ : أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ ، يَأْمُرُنَا بِمَا لَا نَعْرِفُ ، وَ يَنْهَانَا عَمَّا كُنَّا عَلَيْهِ ، وَكَانَتْ عَلَيْهِ آبَاؤُنَا ، فَكَذَّبْنَاهُ ، وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ مَقَالَتَهُ ، حَتَّى خَرَجَ إِلَيْهِ قَوْمٌ مِنْ غَيْرِنَا ، فَقَالُوا : نَحْنُ نُصَدِّقُكَ ، وَنُؤْمِنُ بِكَ ، وَنَتَّبِعُكَ ، وَنُقَاتِلُ مَنْ قَاتَلَكَ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ ، وَخَرَجْنَا إِلَيْهِ ، فَقَاتَلْنَاهُ ، فَقَتَلَنَا ، وَظَهَرَ عَلَيْنَا ، وَغَلَبَنَا ، وَتَنَاوَلَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهِمْ ، فَلَوْ يَعْلَمُ مَنْ وَرَائِي مِنَ الْعَرَبِ مَا أَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا جَاءَكُمْ حَتَّى يُشْرِكَكُمْ فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ))

''ہم سرزمین عرب کے باشندے ہیں۔ ہم جنگجو اور تیر و تفنگ اور ڈھال والے لوگ ہیں اور بیت اللہ کے متولی ہیں۔ ہم سب لوگوں سے زیادہ تنگ دست اور برے حالات سے دو چار تھے، مردار اور خون تک کھاتے تھے، ہم ایک دوسرے کے مال کی لوٹ مار کرتے اور یوں بہت برے حالات میں زندگی کے دن پورے کر رہے تھے۔ اسی دوران ہم میں سے ایک شخص نمودار ہوا جو اس وقت نہ تو ہم لوگوں میں بہت بڑا تھا اور نہ ہی بہت مال دار تھا۔ اس نے کہا کہ لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں وہ رسول (ﷺ) ہمیں ایسے کاموں کا حکم دیتے تھے، جنھیں ہم نہیں جانتے تھے اور ان کاموں سے ہمیں منع کرتے تھے جو ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہمارے آباو اجداد کرتے تھے۔ سو (شروع شروع میں) ہم نے انھیں جھٹلایا اور ان کی باتیں ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر یہاں تک کہ اس رسول کے پاس ہمارے علاوہ دوسری قوم کے لوگ آئے اور انھوں نے کہا کہ ہم آپ ﷺ کی تصدیق کرتے ہیں، آپ پر ایمان لاتے ہیں، آپ کی پیروی کرتے ہیں اور جو آپ سے لڑے گا ہم اس سے لڑیں گے۔ وہ رسول (ﷺ) ان لوگوں کی طرف ہجرت کر گئے۔ یہ دیکھ کر ہم ان کے تعاقب میں بھی نکلے، ہم نے ان سے جنگیں لڑیں اور انھوں نے ہم سے جنگیں کیں، پھر انھوں نے باقی عربوں سے بھی جنگ کی اور ان پر بھی غالب آ گئے۔ اے شاہ مصر! اگر میرے پیچھے باقی ماندہ اہل عرب یہ بات جان لیں کہ تم کس قدر عیش و عشرت، خوش حالی و فراوانی والی زندگی گزار رہے ہو تو وہ سارے کے سارے تم پر اُمڈ آتے اور تمھارے ساتھ تمھارے مالوں میں بھی شریک ہو جاتے۔''

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری یہ باتیں سن کر وہ ہنسا اور پھر اس نے کہا، یقیناً تمھارے رسول نے تم سے جو کچھ کہا سچ و حق کہا، یقیناً ہمارے پاس ہمارے رسول بھی ایسی ہی تعلیمات لے کر آئے تھے جس طرح تمھارے پاس تمھارے رسول اعلیٰ تعلیمات لے کر آئے ہیں۔ سو ایک عرصہ تک ہم ان کی تعلیمات پر کاربند رہے، یہاں تک کہ پھر ہم میں بادشاہ ظاہر ہوئے (جن کی طبع شاہی پر وہ تعلیمات گراں گزریں) تو انھوں نے اپنی خواہشات پر عمل کیا اور انبیاء و رسل کی تعلیمات کو چھوڑ دیا۔

سو اہلِ عرب! (میری تمھیں یہ نصیحت ہے) اگر تم نے اپنے رسول (ﷺ) کی تعلیمات و احکامات کو پکڑے رکھا تو پھر جو بھی قوم تم سے میدان سجائے گی تم ہی اس پر غالب آ وٴ گے، اگر تم نے بھی وہی انداز زندگی اپنا لیا جو ہم نے اپنایا تھا اور رسول کی تعلیمات کو چھوڑ کر خواہشات نفس کی پیروی شروع کر دی تو پھر تم نہ تو ہم سے بلحاظ نفری زیادہ ہو اور نہ ہی بلحاظ قوت زیادہ ہو۔ (یعنی اس وقت ہم تم پر غالب آ جائیں گے) انھی باتوں پر مذاکرات ختم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس آدمی سے بڑھ کر کسی بھی چالاک آدمی سے بات چیت نہیں کی۔

[صحيح ابن حبان : ٦٥٦٤ و إسناده حسن لذاته۔ مسند أبي يعلى : ١٣/ ٢٨٠، ح : ٧٣٥٣۔ تاريخ دمشق : ٤٦/ ١٥٩، ١٦٠۔ وعمرو بن علقمه بن وقاص ثقة صدوق حسن الحديث و ثقه الترمذي : ٢٣١٩ وابن حبان : ٢٨٠، ٦٤٣٩۔ والحاكم والذهبي : ١/ ٤٥، ح : ١٣٦۔ بتصحيح حديثه وذكره ابن حبان في الثقات : ٥/ ١٧٤۔ و أخرج عنه مالك في المؤطا : ١/ ٤٢٣، ح : ٢٨٤١ وهو ثقة عند الفسوي]

سیدنا معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے فتح اسکندریہ کے موقع پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں دوپہر کے وقت مدینہ منورہ پہنچا اور اپنی اونٹنی مسجد کے دروازے کے پاس بٹھائی، پھر مسجد کے اندر داخل ہوا، ابھی بیٹھا ہی تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے خادمہ باہر آئی۔ اس نے مجھے پردیسی لباس میں تھکا ماندہ دیکھا تو وہ میرے پاس آئی اور پوچھا تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا قاصد معاویہ بن حدیج ہوں۔ وہ واپس گئی اور دوبارہ دوڑتی ہوئی آئی، میں اس کی پنڈلی یا دونوں پنڈلیوں پر اس کے تہ بند (لُنگی) کی سرسراہٹ سن رہا تھا۔ وہ میرے قریب آئی اور کہنے لگی، آپ تشریف لائیں، امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا تو دیکھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے ایک ہاتھ سے اپنی اوڑھنی پکڑے ہوئے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے اپنا تہ بند سنبھالے ہوئے ہیں۔ فوراً استفسار کیا کہ تیرے پاس کیا ہے؟ (یا تم کیا خبر لائے ہو؟) میں نے عرض کیا، اے امیر المومنین! اچھی خبر لایا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اسکندریہ کی فتح عطا فرمائی ہے۔ وہ میرے ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور موذن کو (اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ) کا اعلان کرنے کا حکم دیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے، پھر مجھے حکم دیا کہ اٹھو اور اپنے ساتھیوں کو بتاؤ۔ میں اٹھا اور انھیں بتایا، پھر امیر المومنین نے شکرانے کے دو نفل پڑھے اور گھر چلے آئے۔ قبلہ رُخ ہو کر طویل دعا فرمائی، پھر آپ بیٹھ گئے اور خادمہ سے پوچھا، کیا کھانا ملے گا؟ وہ روٹی اور زیتون کا تیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائی۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''تم کھاؤ۔'' میں نے شرماتے ہوئے کھایا۔ پھر انھوں نے فرمایا: ''تم خوب سیر ہو کر کھاؤ، کیونکہ مسافر کھانا پسند کرتا ہے۔ (یا کھانے کی خواہش رکھتا ہے) اگر میرا ارادہ کھانے کا ہوتا تو میں تمھارے ساتھ کھاتا۔'' معاویہ بن حدیج فرماتے ہیں کہ میں نے شرماتے ہوئے کچھ مزید کھایا، پھر امیر المومنین نے خادمہ سے پوچھا کیا کھجور ہے؟ وہ ایک بڑی تھالی میں کھجور لائی۔ امیر المومنین نے فرمایا، تم کھاؤ۔ میں نے شرماتے ہوئے چند کھجوریں کھائیں، پھر فرمانے لگے: ''اے معاویہ! جب تو مسجد میں پہنچا تو دل میں کیا کہا۔'' معاویہ بن حدیج کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''بے شک امیر المومنین (اس وقت) قیلولہ فرما رہے ہوں گے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''تو نے برا سوچا؟ اگر میں دن کو سوؤں تو رعایا کا نقصان کروں گا اور اگر میں رات کو سوؤں تو اپنا نقصان کروں گا۔ تو اے معاویہ! ان دو حالتوں میں میں کیسے سو سکتا ہوں؟''

[فتوح مصر و أخبارها لابن عبد الحكم : ۱/۹٤ و إسنادهٔ صحيح ، كتاب الزهد للإمام أحمد بن حنبل : ۱/۱۲۲ ، ح : ٦٤٠ و إسناده صحيح]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب
34

شہید کی نمازِ جنازہ

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ))

[بخاري : ١٣٤٤]

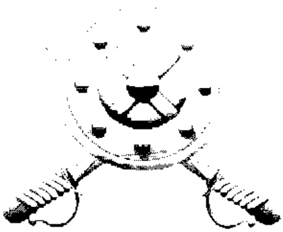

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کی نمازِ جنازہ

شہید کی نماز جنازہ فرض نہیں البتہ پڑھ لیں تو جائز، مسنون اور باعثِ ثواب ہے۔

جو لوگ شہید معرکہ کے جنازہ کو نا جائز قرار دیتے ہیں ان کے سامنے صحیح بخاری کی یہ حدیث ہے۔

نمازِ جنازہ کے عدم جواز کے قائل لوگوں کی دلیل:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ : أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرآنِ ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ)) [بخاري، كتاب الجنائز، باب الصلوة على الشهيد : ١٣٤٣]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے، پھر فرماتے: ''ان میں سے زیادہ قرآن کسے یاد تھا؟'' جب ان میں سے کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کی طرف اشارہ کر کے آپ کو بتایا جاتا تو آپ اسے لحد میں آگے کر دیتے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن ان لوگوں پر گواہ ہوں؟'' اور آپ نے انھیں ان کے خونوں میں لت پت ہی دفن کر دینے کا حکم دیا، نہ انھیں غسل دیا گیا اور نہ ان کا جنازہ پڑھا گیا۔''

شہداء کا جنازہ پڑھنے سے متعلق چند ایک احادیث

شہدائے اُحد کا جنازہ آٹھ (8) سال بعد:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة أحد : ٤٠٤٢]

''رسول اللہ ﷺ نے آٹھ (8) برس کے بعد احد کے شہیدوں پر اس طرح نماز پڑھی گویا کہ آپ زندوں اور مردوں کو الوداع کر رہے ہیں۔''

میت کی طرح جنازہ پڑھنے کی دلیل:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ))

''نبی ﷺ ایک دن نکلے اور آپ نے احد والوں پر اس طرح جنازہ پڑھا جس طرح آپ میت پر جنازہ پڑھتے تھے۔''

پھر واپس آ کر منبر پر آئے اور فرمایا: ''میں پہلے جا کر تمھاری ضروریات کا انتظام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا ہوں اور اللہ کی قسم! اس وقت میں اپنا حوض دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔ یا زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم! میں تمھارے متعلق اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے پر دنیا میں رغبت کرو گے۔'' [بخاري، كتاب الجنائز، باب الصلوة على الشهيد : ١٣٤٤]

شہید معرکہ پر جنازہ پڑھنے کی دلیل:

سیدنا شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَ قَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَ كَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلَى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هَاهُنَا۔ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهُوَ هُوَ؟ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ، ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيْمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ، اَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا وَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذَالِكَ))

[نسائي، كتاب الجنائز، باب الصلوة على الشهداء : ١٩٥٥۔ شرح معاني الآثار للطحاوي : ١/ ٥٠٥، ح : ٢٦٦١]

''ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ پر ایمان لایا اور آپ کا اتباع کیا۔ پھر اس نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو (اس کے قیام و طعام کی) وصیت فرمائی۔ پھر ایک جنگ ہوئی تو نبی ﷺ کو غنیمت میں قیدی ملے۔ آپ نے انھیں تقسیم کیا تو اس دیہاتی کا حصہ بھی رکھا اور اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دے دیا، اس وقت یہ ساتھیوں کے جانور چرانے گیا ہوا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو ساتھیوں نے اس کو اس کا حصہ دیا، اس نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ ساتھیوں نے کہا، یہ غنیمت کا حصہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تقسیم میں تمھیں دیا ہے۔ اس نے وہ مال لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا، یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے تمھارا حصہ دیا ہے۔'' اس نے کہا، میں نے اس وجہ سے تو آپ کی پیروی نہیں کی تھی، میں نے تو آپ کی پیروی اس وجہ سے کی تھی کہ مجھے یہاں تیر لگے اور اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا، تاکہ میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو نے سچ کہا ہے تو اللہ تجھے سچا کر دکھائے گا۔'' پھر اصحاب رسول ﷺ نے تھوڑے عرصے بعد دشمنوں سے جہاد کیا، حتیٰ کہ وہ دیہاتی تیر لگنے سے شہید ہو گیا۔ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا، اسے اسی جگہ تیر لگا ہوا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا، آپ نے پوچھا: ''یہ وہی ہے؟''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ نے عرض کی، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ کے ساتھ سچا معاملہ رکھا تو اللہ نے اسے سچا کر دکھایا۔'' آپ نے اسے اپنے مبارک جبہ میں کفن دیا، پھر اسے آگے رکھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی نماز جنازہ آپ ﷺ نے اونچی آواز میں پڑھائی، آپ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! یہ تیرا (سچا) بندہ ہے، ہجرت کر کے تیرے راستے میں نکلا تھا اور اب (تیرے راستے میں لڑتا لڑتا) شہید ہو گیا ہے اور میں اس پر گواہ ہوں۔''

سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ اور شہدائے اُحد کی نمازِ جنازہ:

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدَةٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّوْنَ وَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَ عَلَيْهِ مَعَهُمْ))

[معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢٩٠، ح: ٢٦٥٧]

''رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم دیا تو انھیں ایک چادر میں لپیٹ دیا گیا، آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نو (۹) تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسرے شہداء باری باری لائے گئے، آپ ﷺ نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے ساتھ ساتھ حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ بھی ادا فرماتے رہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 35

میدانِ جہاد کی دعائیں

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ! سَرِيْعَ الْحِسَابِ ! اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)) [بخاري:٢٩٣٣]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ جہاد کی دعائیں

کفر کے مقابلے میں ثابت قدمی کی دعا:

﴿ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴾ [آل عمران : ١٤٧]

''اور ان کی بات اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ انھوں نے کہا، اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہماری زیادتی کو بھی اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد فرما۔''

کفر پر غلبہ اور نصرت الٰہی کو طلب کرنے کی دعا:

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴾

[البقرة : ٢٨٦]

''اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

کافروں کے ساتھ مقابلہ کرتے وقت صبر و ثبات کی دعا:

﴿ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴾ [البقرة : ٢٥٠]

''اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکروں کے سامنے ہوئے تو کہنے لگے اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور ان کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

رسول اللہ ﷺ بزدلی اور کمزوری سے پناہ مانگتے تھے:

مصعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پانچ باتوں (سے پناہ مانگنے) کا حکم دیا کرتے تھے اور انھیں نبی ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے (کہ رسول اللہ ﷺ بھی ان سے پناہ مانگتے تھے):

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

[بخاري، كتاب الدعوات، باب التعوذ من البخل : ٦٣٧٠]

''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! ذلیل عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ ! آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا))

[مسند أحمد : ٤/ ٣٧١، ح : ١٩٣٢٩۔ مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في الأدعية : ٢٧٢٢]

”یا اللہ! میں عاجزی، سستی، بڑھاپے، بزدلی، کنجوسی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے، تو ہی اسے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا والی اور مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جس میں تیرا ڈر نہ ہو اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔“ راویٔ حدیث سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا ہمیں سکھائی اور ہم تمھیں سکھاتے ہیں۔

مجاہدین کو الوداع کرتے وقت کی دعا:

سیدنا عبد اللہ خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو الوداع کہنا چاہتے تو یوں فرماتے:

((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَ أَمَانَتَكُمْ وَ خَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ))

[أبو داؤد، كتاب الجهاد، باب في الدعاء عند الوداع : ٢٦٠١۔ السنن الكبرى للنسائي : ٦/ ١٣٠، ح : ١٠٣٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں تمھارے دین، تمھاری امانتوں اور تمھارے اعمال کا اختتام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔"

سفر جہاد سے واپس پلٹتے وقت کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس پلٹتے تو پہلے تین مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے، پھر یوں فرماتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)) [بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق : ٤١١٦]

"اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹ کر آ رہے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں کہ اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو اکیلے ہی اس نے شکست دے دی۔"

سواری پر سوار ہوتے اور سفر شروع کرتے وقت مجاہدین یہ دعا پڑھیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لیے جب بھی اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھتے:

((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَ اطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ))

''پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور ہم سے اس کی دوری کم کر دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور مال اور اہل خانہ میں غم ناک منظر دیکھنے سے اور ناکام لوٹنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب واپس آتے تو یہی کلمات کہتے، البتہ ان الفاظ کا اضافہ کرتے:
((آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) ''ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب ہی کی حمد کرنے والے ہیں۔''

[مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذکر إذا رکب دابته ...... الخ: ۱۳۴۲]

کافروں کے قلعوں، فوجی چھاؤنیوں اور ہیڈ کوارٹروں پر یلغار کرتے وقت کے الفاظ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَ إِنْ لَّمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ، فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا ـ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ))

[بخاري ، كتاب الجهاد ، باب دعاء النبي ﷺ إلى الإسلام والنبوة ..... الخ : ٢٩٤٣، ٢٩٤٥]

''رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم پر حملہ کرتے تو اس وقت تک کوئی اقدام نہ فرماتے جب تک صبح نہ ہو جاتی، صبح اگر ان لوگوں میں اذان کی آواز سنتے تو حملہ نہ کرتے اور اگر اذان کی آواز سنائی نہ دیتی تو صبح ہونے کے بعد حملہ کرتے۔ چنانچہ خیبر میں بھی رات کے وقت پہنچے، جب صبح ہوئی تو یہودی اپنی کدالیں اور ٹوکریاں لے کر باہر نکلے (کیونکہ وہ زراعت پیشہ تھے) جب انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو (چیخ اٹھے اور) کہنے لگے، محمد (ﷺ) اللہ کی قسم ! یہ تو محمد (ﷺ) ہیں جو لشکر سمیت آ پہنچے۔ آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ))

''اللہ اکبر! خیبر کی شامت آ گئی۔ ہم جب بھی کسی قوم کے آنگن میں اترتے ہیں تو (کفر سے) ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے۔''

دشمن کے عقوبت خانے یا محاصرے میں پڑھنے والی دعا:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ'' کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب انھیں آگ میں ڈالا گیا، اور محمد ﷺ نے اس وقت کہا جب لوگوں نے کہا: ﴿ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ [آل عمران : ١٧٣] ''بے شک لوگوں نے تمھارے لیے (فوج) جمع کر لی ہے، سو ان سے ڈرو، تو اس (بات) نے انھیں ایمان میں زیادہ کر دیا اور انھوں نے کہا ہمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔'' [بخاري، كتاب التفسير، باب قوله : ﴿ الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا ...... الخ ﴾ : ٤٥٦٣]

صبح و شام پڑھی جانے والی عظیم دعا:

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لے: ﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴾
''مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی تمام پریشانیوں سے نجات دے گا۔

[أبو داوٗد، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح : ٥٠٨١]

معرکہ سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد کی دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ))

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب : ٤١١٤]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور (کافروں کی) فوجوں پر وہ اکیلا غالب آیا، اس کے بعد کوئی چیز اس کے مد مقابل نہیں ہو سکتی۔''

مجاہدین محاصرے میں پھنس جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسی دعا ہے جسے ہم پڑھیں، کیونکہ لوگوں کے کلیجے حلق کو آ گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، پڑھو: ((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ آمِنْ رَوْعَاتِنَا))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’یااللہ! ہمارے عیوب ڈھانپ لے اور ہمیں گھبراہٹ سے امن دے۔‘‘

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پھر ہوا کے ذریعے سے دشمنوں کے منہ پھیر دیے اور اسی ہوا کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دے دی۔

[مسند أحمد : ۳/۳، ح : ۱۱۰۰۲]

دشمن کے زمینی اور فضائی حملے سے محفوظ رہنے کی جامع دعا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح وشام ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے اور کبھی ان کے پڑھنے میں ناغہ نہیں کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَ مِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ أَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) [مسند أحمد : ۲/۲۵، ح : ۴۷۸۴۔ أبو داؤد، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح : ۵۰۷۴۔ نسائي، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الخسف : ۵۵۳۱]

’’اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور میرے خوف اور پریشانی کو امن سے بدل دے۔ اے اللہ! میرے سامنے سے میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے اچانک کسی مصیبت میں ڈال دیا جاؤں۔‘‘

دشمن کے غلبہ سے پناہ کی دعا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ))

[بخاري، كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن والكسل : ٦٣٦٩]

''اے اللہ! میں فکر وغم سے، عجز اور تھک جانے سے اور بزدلی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

دشمن سے مقابلہ کرتے وقت کی دعا:

سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفار کے خلاف غزوۂ احزاب کے دن یوں بد دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ! سَرِيْعَ الْحِسَابِ ! اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة : ٢٩٣٣]

''اے اللہ ! اے کتاب نازل کرنے والے ! جلد حساب لینے والے ! اے اللہ ! ان لشکروں کو شکست دے دے، اے اللہ ! انھیں شکست دے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔''

محاذِ جنگ پر کی گئی دعا فوراً قبول ہوتی ہے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ))

''اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ یا اللہ! اگر تیری مرضی یہی ہے (کہ یہ کافر غالب ہوں تو مسلمانوں کے ختم ہو جانے کے بعد زمین پر) تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔''

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھام لیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! بس کیجیے! تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت آپ یہ آیت پڑھتے ہوئے باہر نکلے: ﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴾ [القمر: ٤٥] ''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے۔'' [بخاري، كتاب المغازي، باب قول الله تعالى : ﴿ إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين ﴾ : ٣٩٥٣]

مجاہد اپنے ٹھکانوں میں پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا پڑھیں :

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دعا پڑھے :

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ذریعے ساری مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے۔''

تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

[مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء...... : ٢٧٠٨]

زمین اور آسمان کی ہر آفت سے بچنے کی دعا :

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ ہر روز صبح اور ہر رات شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے :

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلاَ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ))

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

جو شخص یہ دعا صبح و شام تین مرتبہ پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

[ترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح و إذا أمسى : ٣٣٨٨۔ أبو داؤد، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح : ٥٠٨٨]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قنوت نازلہ کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ نے مسلسل ایک مہینا قنوتِ نازلہ کی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَ بَنِيْ لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَ يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ))

''رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان قبیلوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے دشمن کے خلاف مدد طلب کی (اور ایسے مبلغین کا مطالبہ کیا جو ان کو قرآن مجید اور سنت کی تعلیم دیں)، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ستر (۷۰) انصاری صحابہ کو، جو اپنے زمانے کے قراء کہلاتے تھے، ان کے ساتھ بھیج دیا۔ یہ لوگ دن کو لکڑیاں چن کر لاتے اور رات کو نماز پڑھتے (پڑھاتے) تھے۔ جب یہ قراء بئر معونہ پر پہنچے تو ان قبائل نے عہد توڑ دیا اور (دھوکا دے کر) انھیں قتل کر دیا۔ جب یہ خبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں عرب کے قبائل میں سے مختلف قبائل کے خلاف قنوت نازلہ کی۔''

[بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الرجيع ...... الخ : ٤٠٩٠۔ مسلم، كتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد : ٦٧٧، قبل الحديث : ١٩٠٣]

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد سر اٹھایا تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کے بعد یہ بددعا کی: « اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا » ''اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں شخص پر لعنت فرما۔''

[بخاري، كتاب التفسير، باب ﴿ ليس لك من الأمر شيء ﴾ : ٤٥٥٩]

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ بددعا فرماتے: ''اے اللہ! فلاں اور فلاں (یعنی صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام) پر لعنت فرما'' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ﴾ نازل فرمائی (تو آپ نے بددعا کرنا ترک کر دیا، بعد میں یہ تینوں مسلمان ہو گئے)۔

[بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ ليس لك من الأمر شيء ...... فإنهم ظالمون ﴾ : ٤٠٦٩]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک زخمی ہو گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا۔'' [بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ ليس لك من الأمر شيء ...... الخ ﴾ تعليقًا، قبل الحديث : ٤٠٦٩۔ مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة أحد : ١٧٩١]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور آپ کی پیشانی پر زخم آیا اور خون بہتا ہوا چہرے پر آ گیا تو آپ ﷺ نے خون کو صاف کیا اور فرمایا: ''وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا اور اس کا دانت توڑ دیا، حالانکہ وہ انھیں اللہ کی طرف دعوت دیتا تھا۔'' [مسلم، كتاب الجهاد، باب غزوة أحد : ١٧٩١]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کی قید میں پھنسے ہوئے بھائیوں کے نام لے کر دعا کرنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لیے دعا یا بددعا کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد قنوت کرتے۔ راوی نے بعض اوقات یہ بھی کہا کہ آپ: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کے بعد فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ! اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ))

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مومنوں کو نجات عطا فرما، اے اللہ! مضر والوں پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دے اور انھیں اس طرح قحط سالی میں مبتلا کر دے، جس طرح یوسف علیہ السلام کے دور میں قحط پڑا تھا۔''

آپ ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھتے اور نماز فجر میں بعض اوقات اس طرح بھی بددعا کرتے: ((اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا)) ''اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما۔''

[بخاري، كتاب التفسير، باب ﴿ليس لك من الأمر شيء﴾: ٤٥٦٠]

نوٹ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چند صحابہ کفار کے ہاں قید تھے تو ان کا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازلہ میں ان کی رہائی کے لیے دعا فرمائی۔ لہٰذا اب بھی جو مجاہدین کفر کی قید میں ہیں ان کے نام لے کر قنوت میں دعا کرنی چاہیے۔

دشمن کے لیے قحط سالی کی بددعا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ، وَ يَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَأَتَاهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ))

[بخاري، كتاب الاستسقاء، باب دعاء النبي ﷺ : ١٠٠٧]

''نبی کریم ﷺ نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ ﷺ نے بددعا کی : ''اے اللہ! ان پر سات برس کا قحط نازل فرما، جیسا قحط تو نے یوسف علیہ السلام کے دور میں بھیجا تھا'' تو ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگ چمڑا اور مردار تک کھا گئے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ آخر مجبور ہو کر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ اے محمد (ﷺ)! آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں، اب تو آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے، اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کیجیے۔''

ہنود اور یہود و نصاریٰ کے لیے لعنت کرنا:

سیدنا خفاف بن ایماء الغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یوں دعا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَ رِعْلاً وَ ذَكْوَانَ، وَ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

[مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوة، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات ... الخ : ٦٧٩]

''اے اللہ! بنی لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ (قبائل) پر لعنت فرما، کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، غفار (قبیلہ) کو بخش دے اور (قبیلہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلم کو سلامت رکھ۔"

نوٹ! رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کے شریر اور اسلام کے بڑے بڑے دشمن قبائل کا نام لے کر لعنت فرمائی۔ لہٰذا اب بھی دشمنانِ اسلام مثلاً یہود، ہنود اور صلیبیوں کا نام لے کر قنوت نازلہ میں ان کی تباہی و بربادی کی دعا کرنی چاہیے۔

کافروں کے لیے آگ کے عذاب کی بددعا:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احزاب کے روز رسول اللہ ﷺ نے (مشرکین کے لیے) یوں بددعا فرمائی:

((مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ)) [بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة: ٢٩٣١]

"اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جنھوں نے ہمیں درمیانی نماز (نمازِ عصر) پڑھنے سے روک دیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔"

مجاہدین کے خلاف معرکہ آراء کفار کے لیے سخت عذاب کی دعا:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قنوت نازلہ میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ ...... اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ أَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَ أَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ)) [السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢١٠، ح: ٣١٤٣]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ہم کو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے۔ ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کی آپس میں اصلاح فرما دے، اپنے اور ان کے مشترکہ دشمن کے خلاف ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! اہل کتاب کے ان کافروں پر اپنی لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ اے اللہ! ان کے معاملات میں اختلاف ڈال دے، ان کے قدم اکھیڑ دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرموں سے ہرگز نہیں ٹالتا۔''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فقاہتِ دین اور جہاد فی سبیل اللہ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے اور مسلمانوں میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قتال کرتی رہے گی جبکہ وہ اپنے دشمنوں پر قیامت کے دن تک غالب رہیں گے۔''

[مسلم : ۱۰۷۳/۱۷۵ قبل الحدیث : ۱۹۲٤]

دار الاندلس
4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
مین یونیورسٹی روڈ بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502
010800